بندشیں کیسے لگتی ہیں
مختلف بیماریوں کی
بندش
روزگار کی
بندش
جادو کی
بندش
میاں بیوی میں
بندش
اولاد کی
بندش
رشتوں کی
بندش
عثمان پبلی کیشنز

دور جدید میں ادارہ کی مایہ ناز کتب

کتاب	تفصیل
بندشیں کیسے لگتی ہیں؟ شوکت علی شاکر قادری	بندشیں کیسے لگتی ہیں اولاد کی بندش، روزگار کی بندش، میاں بیوی کی بندش و دیگر بندشیں لگنے کی وجوہات کیا ہیں اور کیوں لگتی ہیں یہ سب اس کتاب میں درج کر دیا گیا ہے۔ قیمت:320 روپے
تحفہ قلندری آٹھ حصے یکجا	تحفہ قلندری عملیات پر جامع کتاب آٹھ حصے یکجا کر کے شائع کر دی گئی ہے۔ جس سے عامل لوگ عملیات میں بے پناہ فائدہ اٹھائیں گے۔ قیمت:660 روپے
تسخیر جنات حاجی شمس الدین	جنات کو تسخیر کیسے کرتے ہیں ہمزاد کو قابو کیسے کرتے ہیں ان دونوں علموں کو ہاتھ میں رکھنے کا علم سیکھئے قدیم ہمزاد اور نئے ہمزاد میں کیا فرق ہے؟ قیمت:240 روپے
پریم بندھن کے 342 عملیات شوکت علی شاکر قادری	بندھن شادی پریم کرنے کے طریقے پریم بندھن کے عملیات محبوب کو کیسے پریم میں پھنسایا جائے تعویذات عشق و محبت میں محبوبہ کو کیسا پیار ہو۔ قیمت 270 روپے
ارتھ شاستر مصنف ارتھ رام شاستر	جسمانی بیماریوں کا علاج ہندو کچھ یوں کرتے تھے جنگلوں میں جا کر ایک پاؤں پر کھڑے ہو جانا پھر دائرہ جنگجو لگا کر بیٹھ جانا کسی درخت پر چڑھ جانا پتھر لکڑی پتے کھانا یہ انکا قدیم علاج کرنے کا طریقہ دیکھئے۔ قیمت 300 روپے

ملک جلال دین ہسپتال، چوک اردو بازار، لاہور

0333-4275783 - 042-37640094 - 0333-4096572

بندشیں کیسے لگتی ہیں

حضرت بابا سائیں معراج دین قادری رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف: شوکت علی شاکر قادری

ہر قسم کی بکس وی پی منگوانے کیلئے اس پتہ پر ہمیں فون کریں اور ایس ایم ایس کریں

عثمان پبلی کیشنز

عثمان پبلی کیشنز، ملک جلال دین ہسپتال، چوک اردو بازار، لاہور

دکان بند ہونے کی صورت میں نیچے والے پتہ پر تشریف لائیں

عثمان پبلی کیشنز، مچھلی منڈی، نزد اردو بازار، لاہور

Email: upublications@yahoo.com upublications@gmail.com

0333-4275783 - 042-37640094 - 0333-4096572

فہرست

انتساب

فیض اللہ اعوان
محمد یونس انجم
عبدالمجید ملتانی
اپنے ماں باپ مرحومین
پروفیسر حکیم محمد عمران گولڈ میڈلسٹ

کے نام

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ ماچھڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

تعریف اس خدا کی جو یکتا ہے جس نے تمام ارض وسماوی کائنات کو تخلیق فرمایا اور سب کا رازق مالک وہی ہے اور اپنی مخلوق کا محافظ بھی وہی ہے۔ خاص طور پر مخلوق انسانی جو اس کو بہت ہی پیاری ہے۔

بندہ ناچیز نے اس معاشرتی ماحول کا بڑے قریب سے مشاہدہ کیا اور کئی دن بڑی سنجیدگی سے سوچ بچار کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کیوں نہ اصل حقائق سے پردہ اٹھا کر عوام الناس اور اپنے قارئین کرام دوست احباب اور دوسرے لوگوں کو آگاہ کروں تو بندہ ناچیز نے اس کتاب کو لکھنے کی کوشش شروع کر دی جس میں کئی دفعہ بندہ کو رکاوٹیں بھی پیش آئیں مگر ارادہ پختہ تھا اور اصل حقائق سے پردہ چاک کرنے کا بے حد جنون تھا۔ جس پر قدرت الٰہیہ نے میری مدد کی۔ اس کتاب کو لکھنے کا ہرگز مقصد نہیں تھا کہ کسی کی شان میں بے ادبی کروں یا کسی کے دل کو ٹھیس پہنچاؤں۔ استغفر اللہ! میری کیا مجال کہ کسی اہل وعلم نیک صفت انسان کی شان میں ایسے لفظ لکھوں۔ میرا تو صرف یہ مقصد ہے کہ آج کل ہر شخص تنگ و پریشان نظر آ رہا ہے۔ مختلف مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ کوئی اپنے کاروبار کی وجہ سے پریشان ہے کوئی بیماری کی وجہ سے پریشان حال ہے، کوئی اپنی اولاد کی نافرمانیوں کی وجہ سے پریشان دکھائی دے رہا ہے۔ کسی کی بیٹی کی شادی نہیں ہو پاتی۔ کوئی اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے پریشان دکھائی دے رہا ہے۔ جب ان تمام وجوہات کے اسباب کو جاننے کی کوشش کی تو معلوم یہ ہوا کہ یہ تو سب رکاوٹیں اور بندشیں جو مختلف دشمن لوگوں اور حاسدین کی طرف سے

لگائی جاتی ہیں بندہ ناچیز نے بہت محنت کر کے ان حقائق سے پردہ اٹھایا ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ کوئی سحر ہے، سفلی جادو وغیرہ۔ ہے یا پھر انسان کی اپنی غلطیاں، کوتاہیاں ہیں جس کی وجہ سے رکاوٹیں اور بندشیں لگ جاتی ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے حقیقت عیاں ہو جائیگی۔ قارئین کرام کی نظر میں اس سے پہلے کوئی ایسی کتاب نہ گزری ہو گی۔ اس کتاب کا ایک ایک ورق آپ کی سوچوں کا محور اور فقدان بنے گا کیونکہ بندہ نے انتہائی سوچ بچار کے ساتھ ساتھ بڑی عرق ریزی کر کے اس کو لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس کتاب کا ایک ایک لفظ ضمیر کو جھنجھوڑے گا اور اس کے اثرات گھیرے میں لیکر سوچ کا محور ہی بدل دیگا۔

قارئین کرام کی خدمت میں یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ مصنف نے اس کتاب کو لکھنے میں بڑی محنت اور ذمہ داری کا مظاہرہ کیا اور اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو جائے اگر کوئی غلطی کتب طفل سے ہو جائے تو درگزر کریں کم از کم ادارہ ہذا کو ضرور غلطی کی نشاندہی کر کے مطلع کریں۔ میں آپ حضرات کا بہت مشکور ہوں گا۔

آخر میں میری ذاتی اپیل اپنے قارئین کرام سے ہے کہ وہ میرے حق میں دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ میرے مرحومین کے گناہوں کو معاف کرے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ (آمین)

آپ کی دعاؤں کا طلبگار

شوکت علی شاکر قادری

سکھ نہر، شالامار ٹاؤن، لاہور

0307-4917497

عرض حال

میں اپنے قارئین کرام کی خدمت میں گزارش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج کا یہ دور بڑا ترقی یافتہ کہلاتا ہے۔ سائنس کی دنیا اگر کہیں تو بجا نہ ہوگا۔ اس دور میں زندگی کے ہر شعبے میں بے پناہ تبدیلیاں اور ترقیاں ہوئی ہیں۔ لوگ آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ چاند پر قدم رکھنے کے دعوے کر رہے ہیں۔ فن اور علوم بھی انتہاء کو پہنچ چکا ہے لوگوں کی زندگیوں میں ایک نیا انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ نفسا نفسی کا عالم بہت انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے ہر شخص دولت، حرص، طمع و لالچ کے چکر میں پھنس کر شاید اپنی عقل و شعور حواس بھی کھو بیٹھا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس دور حاضر میں ہر شخص خوش ہوتا اپنی زندگی کو اچھے طریقے وسلیقے سے گزارتا۔ لوگوں سے پیار محبت کرتا۔ اپنے والدین، بہن بھائیوں، رشتہ داروں، عزیز و اقارب سے پیار محبت کرتا۔ دوستوں سے پیار و محبت سے پیش آتا۔ اخوت بھائی چارہ، خلوص، محبت کے نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی مگر یہاں تو بالکل اس کے برعکس ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ باہمی تعلقات پیار محبت کو نفرتوں، کدورتوں میں بدل دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال دکھائی دے رہا ہے۔ کسی شخص کا کاروبار نہیں ہے۔ اس کو اپنے کاروبار کی فکر لگی ہوئی ہے۔ کسی کو اپنی نافرمان اولاد کی وجہ سے پریشانی لگی ہوئی ہے۔ کوئی اپنی گھریلو ناچاقیوں کی وجہ سے پریشان نظر آرہا ہے۔ کہیں میاں بیوی میں انڈر سٹینڈنگ نہیں ہے دونوں اس وجہ سے پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔ کوئی اپنا کاروبار نہ ہونے کی وجہ سے روتا دکھائی دیتا ہے۔ کوئی اپنے بچوں بچیوں کے مناسب رشتے نہ ہونے کی وجہ سے رات دن اسی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کوئی اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے فکرمند ہے۔ کوئی بیماریوں میں جکڑا ہے۔ وہ روتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کوئی رشتہ داروں میں باہمی تعلقات کشیدہ ہونے کی وجہ سے پریشان حال نظر آرہا ہے۔ ماں باپ اولاد کی نافرمانی کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہیں۔ کوئی غربت کے ہاتھوں تنگ و مجبور ہیں۔ کوئی معاشرہ سے ستایا ہوا نظر

آرہا ہے۔ کہیں رشتہ داروں، بہن بھائیوں میں ناچاقی دیکھنے میں آرہی ہے۔

لڑائی جھگڑے ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ خاندانوں کے خاندان تباہ و برباد ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ آپ جس طرف نظر دوڑا کر دیکھیں گے آپ کو ہر طرف بے سکونی و پریشانیاں ہی پریشانیاں نظر آئیں گی۔ ہر طرف سکون نام کی کوئی چیز نظر نہیں آرہی۔ لوگ خودکشیاں کرتے نظر آرہے ہیں۔ انسانی زندگیوں کیلئے ہر طرف عذاب ہی عذاب نظر آرہا ہے۔ انسانوں کی زندگیاں ناسور بنتی جارہی ہیں۔ روز بروز لوگ نئی نئی مصیبتوں اور مشکلات میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہورہا ہے۔ کیا بندہ پوچھنے کا حق بجانب ہے کہ یہی انقلاب زمانہ ہے۔ جس کی وجہ انسان ذہنی معذور ہوتا جارہا ہے۔ میرا سوال عوام الناس سے یہ ہے کہ کیا یہ کوئی نفسیاتی دباؤ ہیں یا پھر کوئی جادو ٹونے کے اثرات ہیں جو مخلوق انسانی کو مختلف بیماریوں اور پریشانیوں میں جکڑ رہی ہیں۔ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ کیا ان مسائل کا تعلق کہیں جادو ٹونے وغیرہ سے تو نہیں ہے کوئی رکاوٹیں اور بندشیں تو نہیں ہیں۔ تو آیئے اس پر تفصیلی گفتگو کر کے اصل حقائق کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

جادو کسے کہتے ہیں؟

یوں تو جادو کی ہسٹری تو بہت پرانی ہے جو صدیوں سے چلی آ رہی ہے۔ اللہ کے پیارے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کا دور دیکھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ دیکھیں۔ آخرالزماں نبی کا زمانہ دیکھیں۔ حضرت ہاروت ماروت کے بارے میں بھی آپ جانتے ہوں گے۔ جادو کوئی نئی بات یا چیز نہیں ہے۔ ہر زمانے میں اس فن علوم کا ظہور ہوتا ہوا چلا آ رہا ہے اور پھر ہر اقوام کے لوگوں کے عقیدے میں شامل رہا ہے اور پھر مختلف لوگ اس علم کا دعویٰ کرتے چلے آ رہے ہیں اور پجاری لوگ دیوتاؤں کو طاقت کا ذریعہ جادو ہی سمجھتے تھے۔ یورپین ممالک میں جادو کا بڑا زور تھا بلکہ افریقی ممالک میں تو لوگوں کا جادو کے ذریعے سے علاج ومعالجہ کیا جاتا ہے۔

جادو جنوں، دیوتاؤں اور بدروحوں کے ساتھ تعلق وناطہ پیدا کر لینے کا نام ہے۔

دنیا کے بیشتر ممالک جیسے مصر، امریکہ، بنگال، ہندوستان وغیرہ کے اندر بہت سے جادو کے نام سے علم موجود ہیں جس سے کچھ لوگ جنات وشیاطین کی ارواح خبیثہ کو مسخر کر کے ان سے مخلوق انسانی کو ناجائز طور پر تنگ کرنے کا کام لیتے ہیں۔ انسانوں میں فتنہ وفساد کراتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں کو برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انسانوں کو ناحق جسمانی بیماریوں میں مبتلا کرا دیتے ہیں اور پھر بڑے غرور اور تکبر کی باتیں کرتے ہیں کہ یہ دیکھو کہ ہم نے فلاں شخص کا بیڑا غرق کر دیا، فلاں کو نقصان پہنچا دیا۔ لیکن ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جادوگر لوگ شیاطین کے ذریعے انسانی مخلوق کو نقصان تو پہنچا سکتے ہیں مگر جان نہیں لے سکتے جان تو اللہ کی امانت ہے وہ جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔

حاسدین لوگ

بندہ یہ کہنے میں کسی بھی قسم کی کوئی عار محسوس نہیں کرتا اور برملا کہتا ہے کہ یہ مفلس اور حاسدین لوگوں کا کام ہوتا ہے جو دولت کی حرص ولالچ میں آ کر شیاطین سے ایسے ایسے برے کام کراتے ہیں اور اپنی آرزو کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ریاضت کر کے معصوم لوگوں کو نقصان، مختلف طریقوں سے پہنچاتے ہیں اور مظلوموں پر ناحق آفات وبلیات کے ذریعے سے نقصان اور تکالیف پہنچانے میں ہمہ وقت معروف رہتے ہیں۔ ایسے حاسد لوگ کسی دوسرے شخص او چھائی کاروبار وغیرہ کو برداشت نہیں کرتے اور وہ ہر وقت اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ اس کو نقصان کس طریقہ سے پہنچایا جا سکے اور اس کا کام بگاڑا جا سکے۔ پریشانی اور مشکل بیماری میں مبتلا کیا جا سکے۔ ایسے لوگ اپنے حسد اور بغض رکھنے کی وجہ سے انسانی ہوس اور انتقام کا نشانہ بنا رہا ہے اور اسی چکر میں وہ اپنی ہوش وحواس بھی کھو بیٹھتا ہے۔ انتقام اور حسد میں اندھا انسان کسی بھی انسان کو تباہ و برباد کر دینے پر تل جاتا ہے۔

روتے ہیں وہ لوگ جو دکھوں سے بھرے ہوتے ہیں
دکھ دیتے ہیں وہ لوگ جو جان سے پیارے ہوتے ہیں

بندش لگنے کی یہ بھی وجوہات ہو سکتی ہیں:

☆ اپنے رشتہ داروں کے حقوق کو پامال کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ حسن سلوک نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔ صلہ رحمی نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ کسی محتاج کی مالی مدد نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ رشتہ داروں سے محبت پیار نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

حاسدین کی بندش
جو کہ دوسرے کی نظر
سے بھی لگتی ہے

درویش مسلمان فقیر جو ہوتے ہیں وہ اپنے مخصوص انداز میں غربت کی زندگی بسر کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ ان درویشوں کے بے شمار سلسلے ہوتے ہیں ان میں اکثر سیلانی زندگی کے عادی ہوتے ہیں۔

☆ اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ کسی کو ناجائز تکلیف دینے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ کسی کو ایذاء رسانی کی وجہ سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ غیر اخلاقی باتوں اور حرکتوں سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ کسی کی عزت و تکریم نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ حق ہمسایہ کو تکالیف پہنچانے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ برائی کو دیکھ کر نہ روکنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ آداب مسجد کا خیال نہ رکھنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ کسی کی حق تلفی کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ سخاوت صدقہ و خیرات نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ بزرگوں کی بے ادبی بھی بندشوں کا باعث بنتی ہے۔

☆ چھوٹے بچوں پر رحم و شفقت نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ نماز نہ پڑھنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ عدل و انصاف نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ یتیموں کے سر پر ہاتھ نہ رکھنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ عورتوں پر ظلم کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

یہ تمام بندشیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن کر بندشیں لگ جاتی ہیں۔

بندشیں اپنے گھر سے بھی لگ سکتی ہیں:

بندشیں تو اپنے گھر میں سے بھی لگ سکتی ہیں جو اپنی غلطیوں کی وجہ سے انسان لگوا بیٹھتا ہے۔ مگر اس کو معلوم نہیں ہوتا۔

مثلاً انسان اپنے گھر میں ہی کوئی غلطی کرتا ہے بے حرمتی کر بیٹھتا ہے جیسے کہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوک دینے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ ننگے ہو کر کھڑے ہو کر پیشاب یا پاخانہ کر دینے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

☆ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے یا پیشاب یا پاخانہ کر دینے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ رات کو دروازہ دیر تک کھلا رکھ دینے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ بچوں کو رات گئے تک باہر پھیراتے رہنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ رات کو غسلخانہ میں ٹب وغیرہ میں پانی بھرا رہنے دینے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ شمال کی طرف منہ کر کے پیشاب کر دینے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ کسی راستے میں صدقے کی چیز پر سے گزر جانے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ نماز کا نہ پڑھنا ذکر اذکار کا گھر میں نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ حیوانات پر رحم نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ عورتوں پر شفقت نہ سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ اولاد کا حق ادا نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ ماں کا حق ادا نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ باپ کا حق ادا نہ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔

ان تمام صورتوں میں اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ تمام رکاوٹیں بندشوں کا باعث بنتی ہیں۔

جان دی ہوئی اسی کی تو ہے
پر حق تو یہ تھا حق ادا نہ ہوا

☆ یہ سب چیزیں اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں جن کی وجہ سے بندشیں [illegible] جاتی ہیں۔
☆ جب باپ بیٹوں کے درمیان کوئی مفاہمت نہ رہے گی ماں بیٹیوں کے درمیان اتفاق نہ ہوگا تو پھر بندشیں لگیں گی۔
☆ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جوانی، تندرستی عطا فرمائی وہ احکام کی پیروی نہیں کرینگے تو بندشیں تو لگیں گی۔
☆ اگر کوئی صدقہ وخیرات نہیں کرتا تو اس پر بندشیں لگیں گی۔
☆ ایسی زبان جو لغو اور فحش بے حیائی کی باتیں کرے گی تو اس پر بندشیں لگیں گی۔ مظلوم

کی بد دعا لو گے تو بندشیں لگیں گی۔

☆ جو سنت کا تارک ہو تو بندشیں لگیں گی۔

☆ جو شخص زانی اور بدکار ہو تو بندشیں لگیں گی۔

☆ جس بڑے کام اور گناہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو گی تو بندشیں لگیں گی۔

☆ اگر مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرنے میں لگے رہو گے تو بندشیں لگیں گی۔

☆ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی اس نے اس کی راہ میں خرچ نہ کیا تو تو بندشیں لگیں گی۔

☆ جب کوئی شرک کرے گا تو بندشیں لگیں گی۔

☆ جو لوگ اللہ کی مخلوق کو پریشان کرتے ہیں وہ بدترین گناہ کرتے ہیں تو بندشیں لگیں گی۔

☆ جب زنانے مرد بن جائیں، عورتیں مرد بن جائیں تو بندشیں لگیں گی۔

☆ راستے کو بند کر کے مخلوق خدا کو پریشان کرنے سے بندشیں لگیں گی۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کام نہیں کرتے دنیا کو خوش کرنے کیلئے کرتے ہیں تو ان پر بندشیں لگیں گی۔

☆ جو شخص کسی کے مرنے پر اپنے منہ پر طمانچے مارتا ہے تو وہ بھی بندش میں آجاتا ہے۔

☆ جو لوگ نیک اور بد میں تمیز نہیں کرتے وہ بھی بندش کی زد میں آسکتے ہیں۔

☆ غرور تکبر اور نافرمانی شیطان کی فطرت ہے جو کرے گا وہ بھی بندش میں پھنس جائے گا۔ ظلم اور لوٹ مار کرنے والے پر بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ غریبوں کی خطاؤں پر درگزر نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ صلہ رحمی نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ بدکاری کے عمل سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ گناہوں سے مزید اجتناب نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ دوسروں کی بھلائی نہ چاہنے والوں پر بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ برے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ خلق خدا کو ملتے وقت زبان درازی کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ اللہ کا ذکر نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ اللہ کی زمین پر فساد کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ زنا اور علت لوط میں مبتلا ہونے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ اپنے والد کی نصیحت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ اللہ پر توکل نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ ناپ تول میں کمی کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ مکاری اور بدخلقی سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ بدعہدی، مکروفریب کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ بددیانتی، خیانت، دھوکہ، عہد شکنی سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ چوری اور خیانت کی وجہ سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ فضول باتوں کا سننا نفس کیلئے خطرہ ہے اس سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ کسی پر لعن طعن کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ زبان کی لغزش قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے اس لیے بندش لگ سکتی ہے۔

☆ حقیر سے حقیر دشمن کو نہ دھتکاریں ورنہ بندش لگ سکتی ہے۔

☆ حاجت مند غرباء کو ٹھکرا دینے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ پرہیزگاری نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ بری بات روح کو گھائل کر دیتی ہے جس کی وجہ سے بندش لگ سکتی ہے۔

☆ آہستہ نہ بولنے، نگاہ کو نیچی نہ رکھنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ دنیا ایک سبز باغ ہے جو دل کو لبھاتی ہے اس کو نہ چھوڑنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ خدا پر یقین رکھتے ہوئے بھی دوسروں سے مانگنے سے بندش لگ سکتی ہے۔

☆ کسی کی غیبت سننے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ بدترین کھانا وہ ہے جو حرام ہو اس سے نہ بچنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ اگر تمہارا بھائی تم سے منہ پھیرے تو تم آگے بڑھ کر شفقت کرو ورنہ بندش لگ سکتی ہے۔
☆ جو حق سے تجاوز کر جاتا ہے اس پر بندش لگ سکتی ہے۔
☆ شر کے قریب جانے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ سائل کو کچھ نہ دینے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ شرم وحیا اختیار نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ فاسق فاجر سے محبت رکھنے سے بندش لگ سکتی ہے۔
☆ غصہ وہ آندھی ہے جو عقل کا چراغ بجھا دیتی ہے اس سے نہ بچنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ جس میں مروت نہیں اس پر بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ جو خود کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے اس پر بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ ہر صبح کا آغاز اللہ کے ذکر سے کرو ورنہ بندش لگ سکتی ہے۔
☆ کھانے میں عیب نکالنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ خلاف سنت کام کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ یہ بھی تکبر ہے کہ دوسروں کو حقیر سمجھے اور خود کو پارسا سمجھے ایسا کرنے سے بندش لگ سکتی ہے۔
☆ ہنسی اور قہقہے کبیرہ گناہ ہیں ان کے کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ والدین کے چہروں کو محبت سے نہ دیکھنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ خود پسندی کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ جس میں حسد اور بغض ہو اس پر بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ جھوٹی قسم اٹھانے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ جو شخص دوسروں کے غم پر غمزدہ نہیں ہوتا اس پر بندش لگ سکتی ہے۔
☆ کمزوروں پر رحم نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ دنیادار کے ساتھ شیطان چمٹا رہتا ہے جس کی وجہ سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ قسمت خدا پر راضی نہ ہونے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ مکاروں سے اپنے آپ کو نہ بچانے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

☆ دھوکہ دینے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ عہد شکنی کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ ناپ تول میں کمی کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ نام بگاڑنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ گالی گلوچ کرنے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ بزرگوں کی بزرگی کا خیال نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ کسی کی چغلی بخیلی کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ کسی پر تہمت لگانے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ جھوٹ بولنے کی وجہ سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ یتیموں کے سر پر ہاتھ نہ رکھنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ یتیموں کا مال کھانے سے بھی بندشیں لگ سکتی ہیں۔
☆ ہمسایوں کا خیال نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ خیانت کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ حقوق العباد کی پاسداری نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ اللہ کی زمین پر فساد برپا کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ اللہ کی ناشکری کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ صلہ رحمی نہ کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ مظلوم کی بد دعا سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ کسی شخص کو برائی سے یاد کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ مخلوق خدا پر ظلم کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ خواہشات فانی رکھنے والے پر بھی بندش لگ سکتی ہے۔
☆ لوگوں کی دل آزادی کرنے سے بھی بندش لگ سکتی ہے۔

انسان

انسان میں یہ نظام بڑا پیچیدہ اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ انسانی دماغ جو عصبی نظام کا مرکز ہے کھوپڑی کے استخوانی ڈھانچے میں سب محفوظ ہے اور اس کا سلسلہ ریڑھ کی ہڈی تک پہنچتا ہے۔ دماغ اور ریڑھ کی ہڈی ٹیلیفون کے مرکزی کرے Tele phone exchange سے مشابہہ ہے۔ جہاں برابر پیغامات کی آمدورفت جاری رہتی ہے۔ دماغ سے لوگوں کے بارہ جوڑے شاخوں کی صورت میں ریڑھ کی ہڈی سے جسم کے دھڑ ہاتھوں اور پیروں تک جاتے ہیں۔ میں یہاں پر آپ سے گزارش کرتا چلوں کہ میرا انسانی جسم کے بارے میں لکھنا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ میں یہاں کوئی میڈیکل لائن اختیار کرنے اور آپ کو کروانے کیلئے لکھ رہا ہوں۔ یہ بات ہرگز میرا مقصد نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنا نقطہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی کسی بھی وجہ سے انسانی جسم کے کسی حصے کے اعضاء میں خرابی پیدا ہو جائے تو پھر بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ یہ قدرتی امر ہے چاہے کسی بھی وجہ سے ہو کبھی کبھی ایسے بھی دیکھنے اور سننے میں آتا ہے کہ انسان بڑا سخت بیمار ہے۔ ہسپتال میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود بھی اس کی بیماری کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ حالانکہ میڈیکل کے اصولوں کے مطابق تمام ٹیسٹ بھی کیے گئے مگر کچھ پتہ نہیں چل رہا تو پھر ڈاکٹر یا تو کہتے ہیں کہ دعا کرو یا کسی بزرگ کے پاس لے جاؤ، دعا وغیرہ کراؤ۔ تو یہ صورت سفلی بھی ہو سکتی ہے۔ ہر دس آدمیوں میں سے ایک آدمی غیبت کا شکار ہوتا ہے۔

ہر بیس میں سے ایک عصبانیت کا مریض ہوتا ہے۔

52 فیصد لوگ ذہنی امراض کا شکار ہوتے ہیں۔

علامات درج ذیل ہیں:

- ☆ طبیعت کا بوجھل پن۔
- ☆ مریض میں چڑچڑاپن۔
- ☆ مریض میں تھکاوٹ۔

☆ مریض میں ذہنی کھچاؤ۔
☆ مریض کا صحیح طور پر کام نہ کرنا۔
☆ مریض کی یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔
☆ مریض میں شکوک وشبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔
☆ مریض کو نیند نہیں آتی۔
☆ مریض پریشان اور فکر مند رہنے لگتا ہے۔
☆ مریض کے بازو اور گردن کے عضلات تنے رہتے ہیں۔
☆ مریض کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔
☆ مریض کو سر درد اکثر رہتا ہے۔
☆ مریض کا دم گھٹتا ہے۔ مریض کو ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔

اگر ہم کسی نارمل انسان کی زندگی کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ بڑا خوش وخرم زندگی گزار رہا ہے اور کبھی کبھی مایوس بھی ہو جاتا ہے اگر مایوسی طول پکڑ جائے تو پھر وہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اثرات

خوراک کی کمی کی وجہ سے بہت سی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔
موجودہ جسمانی بیماریاں مزید پیچیدہ ہو جاتی ہیں۔
مریض میں خودکشی کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔

فعلیاتی علامات یہ ہوتی ہیں:

☆ معدہ صحیح طور پر کام نہیں کرتا۔
☆ پیٹ میں گیس ہو جاتا ہے۔
☆ بدہضمی رہتی ہے۔
☆ سر میں اکثر درد رہتا ہے۔

☆ جسم کے مختلف حصوں میں درد رہتا ہے۔

☆ مریض کو نیند نہیں آتی۔

☆ مریض کو بھوک کم لگتی ہے۔

☆ مریض کو اکثر قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔

☆ مریض کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے۔

☆ مریض روزمرہ کے فیصلے صحیح نہیں کر سکتا۔

ذہنی اختلال کے مریض اور عصابیت کے مریض ایسے مریضوں کو اپنے افعال پر کنٹرول نہیں رہتا اور نہ ہی وہ اپنے اردگرد کے ماحول سے باخبر ہوتے ہیں وہ اپنی دیکھ بھال نہیں کر سکتے۔ معاشرتی طور پر ان کا ناطہ ختم ہو جاتا ہے اور ان کا رویہ تشدد آمیز ہو جاتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایسے مریضوں کا تعلق صرف اپنی ہی ذات سے ہوتا ہے۔

☆ ایسے مریض کوئی کام کر کے اپنی روزی نہیں کما سکتے۔

☆ ایسے مریضوں کا دنیا کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔

☆ ایسے مریض عجیب قسم کے ابہام کا شکار ہو جاتے ہیں۔

☆ ایسے مریضوں کے خیالات بے معنی ہوتے ہیں۔

☆ ایسے مریض دوسروں کے نقصانات پر بڑے خوش ہوتے ہیں۔

☆ ایسے مریض گم سم بیٹھے رہتے ہیں۔

☆ ایسے مریضوں کو اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور ڈاکٹروں سے بڑی نفرت ہوتی ہے بلکہ ان کو اپنا دشمن سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

☆ ایسے مریض کی سب سے بڑی ہیجانی جذباتی بے حسی ہے۔

☆ ایسے مریض پر کسی عزیز کی بھی فوتیدگی کا اثر نہیں ہوتا۔

☆ ایسے مریض کوئی کام نہیں کرتے۔ ٹکٹکی باندھ کر کھڑے رہتے ہیں۔

☆ ایسے مریض دوسروں سے بات نہیں کرتے۔

☆ ایسے مریض دوسروں پر بلاوجہ حملہ کر دیتے ہیں۔

☆ ایسے مریض چیخنا چلانا شروع کر دیتے ہیں۔

آسیبی علامات

یہ ایسی آسیبی علامات ہوتی ہیں جن کو لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں جن کو آپ کی خدمت میں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں اس لیے آپ کی سہولت کیلئے تحریر کر دیں تا کہ آپ اس سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

علامت نمبر 1:

اگر آپ کے سر اور کندھوں پر بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔آپ کے ساتھ ساتھ کوئی چل رہا ہے لیکن نظر نہیں آتا کوئی ایسی غیر متعلقہ باتیں سننے میں آئیں تو سمجھ لیں کہ آپ پر آسیبی اثرات ہیں۔

علامت نمبر 2:

اگر آپ کے کپڑے یا آپ کے بال کٹے ہوئے ہوں یا آپ کے گھر میں خون کے چھینٹے آئیں تو سمجھ لیں کہ آپ پر آسیبی اثر ہے۔

علامت نمبر 3:

اگر آپ کے گھر میں آوازیں وغیرہ آئیں یا کسی کے چلنے پھرنے کی آواز آئے یا ہنسنے کی آواز آئے تو سمجھ لیں کہ آپ آسیبی اثرات کی زد میں ہیں۔

علامت نمبر 4:

اگر آپ کے گھر میں خود بخود روشنی ہو جائے یا بجھ جائے یا باہر کا دروازہ کھل جائے یا گھر میں پتھر وغیرہ آئیں تو سمجھ لیں کہ آپ پر آسیبی اثرات ہیں۔

اکیلے بچے پر آسیب دار جگہ پر جانے لگنے والی بندش

انسانی کردار

انسانی کردار کے اندر ہم دوسروں کے کردار اور اعمال کا اندازہ کرتے ہیں اور ظاہر باطن بھی دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ آئینہ کردار میں ذہنوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ باطن و بن اعمال کے بغیر خارجی کردار مملکت ممکن نہیں ہوتا۔ بیرونی کردار اندرونی ذہنی اعمال کا موقع ہے کردار کے مطالعہ سے ہی پتہ چلتا ہے کہ ان سے کوئی عمل نہ ہو۔ مثلاً نہ ہی کوئی محسوس کرے اور نہ ہی کام کرے تو نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلے گا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ہم ذہن اور کردار میں سے کسی کو بھی رد نہیں کرسکتے۔

انسانی جسم میں آنے والی بیماریوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ انسانی زندگی کے سماجی مسائل حل کرنے کا طریقہ، انسان کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانا، انسان کے مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی تدابیر، سماجی مسائل، طب اور کاروباری مسائل اس کے بدانسانی کیفیات، تعلیاتی کیفیات، ڈر خوف اور غصہ غیر طبعی ذہنی عوارض کا معلوم کرنا اور پھر اس کا علاج و معالجہ کرنا۔

پرانے زمانے میں ذہنی عوارض کے مریضوں کو جن بھوتوں کا اثر کہا جاتا تھا۔ پھر جوں جوں وقت بدلتا گیا لوگوں کو ہسپتال میں بھی لے جایا جانے لگا۔ یوں تو ان کی اور بھی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں ان سب کا تعلق کسی نہ کسی اعتبار سے جرم احساس، غیر اخلاقی جنس یا افعال حرکات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دنیا میں شاید ہی اب کوئی انسان ایسا ہو جو ان سے بچا ہو۔

کردار کی عظمت کو رسوا نہ کیا میں نے
دھوکے تو بہت کھائے ہیں مگر دھوکہ نہ دیا میں نے

انسان تو باہمی طور پر زندگی گزار رہا ہے۔ عورت مرد، قرابت داری معاشرتی گروہ وغیرہ اس طرح سے لوگ اعتقادات، دوستی کے رشتوں میں منسلک ہو جاتے ہیں اور سماجی ماحول کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ اگر کوئی معاشرتی طور پر بڑا سلوک کرتا ہے تو اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ اگر کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اس کا بھی ماحول پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً بچے ماں باپ کا کہنا

کیوں نہیں مانتے۔ شاگرد استاد کا کہنا نہیں مانتے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ بچوں کی دنیا الگ ہوتی ہے اور بڑوں کی دنیا الگ ہوتی ہے لیکن ان کے متعلق ماں باپ اور اساتذہ کرام کو بھی جاننا چاہیے۔ امراض اور تشخیص پوشیدہ امراض کو باہر ابھارا جاتا ہے۔ ذہنی اندرونی کیفیات الجھنوں اور پریشانیوں، احساسات کی وجہ معلوم کر کے اس کا علاج کیا جاتا ہے۔

غیبت:

انسانی زندگی میں ہر شخص کی کوئی نہ کوئی خواہشات اور ضروریات ہوتی ہیں ان کو حاصل کرنے کیلئے انسان بڑی کوشش کرتا ہے کہیں وہ اس میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے تو کبھی اس کو ناکامی کا بھی منہ دیکھنا پڑ جاتا ہے۔ تو اس صورت میں انسان کے اندر ایک ایسا کھچاؤ سا پیدا ہوتا ہے ناکامی پر بہت غصہ آتا ہے۔ طیش میں آجاتا ہے اور شدید غصہ کی حالت میں وہ نہ ملنے والی چیز کو تباہ و برباد کرنے پر تل جاتا ہے۔

رکاوٹیں

رکاوٹیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ 1- طبعی رکاوٹیں 2- سماجی رکاوٹیں۔

1- طبعی رکاوٹیں:

طبعی رکاوٹیں وہ ہوتی ہیں جو قدرتی طور پر ہوں۔ انسان کا ان پر کسی بھی قسم کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ مثلاً زلزلہ، طوفان، بارشیں، وبائیں وغیرہ۔ یہ بھی حصول مقاصد میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہیں۔

2- سماجی رکاوٹیں:

کچھ ایسی سماجی رکاوٹیں اور پابندیاں ہوتی ہیں جو رکاوٹ بنتی ہیں۔ انسان معاشرے میں رہتے ہوئے سماجی عضویاتی ضروریات حاصل کرتا ہے مگر کبھی کبھی معاشرتی پابندیوں کی خاطر اپنی خواہشات قربان کرنا پڑتی ہیں۔

ذاتی رکاوٹیں

زندگی میں ہر انسان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کامیابیوں سے ہمکنار ہو لیکن انسان کے اندر ایسی بھی خامیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ کامیابیوں اور اپنی خواہشات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ مثلاً انسان گلوکور بننا چاہتا ہے مگر اس کی آواز اچھی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو پھر انسان کئی اور بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

احساس کمتری کا شکار کیوں؟

جب لوگوں کو مسلسل ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ سخت پریشان ہو جاتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری اب زندگی فضول ہو گئی ہے۔ ان کی بار بار ناکامی اور پریشانیوں کی وجہ سے لوگ لوگوں میں احساس کمتری مزید بڑھ جاتی ہے۔ احساس کمتری انسانی زندگی کیلئے بہت ہی نقصان دہ ہوتی ہے بلکہ یہ ایک بہت ہی زہریلا قسم کا زہر ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ بڑی ہمت و دلیری کیساتھ مقابلہ کریں ایسے لوگوں کو احساس کمتری کو بنیادی کمزوری سمجھتے ہیں۔ جو کسی بھی صورت میں درست نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص بار بار کوشش کرتا ہے اور مقاصد کے حصول کیلئے اس کو ناکامی ہوتی ہے اور کوئی ذریعہ بھی نہ ہو تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے۔

عصبی کمزوریاں کیوں؟

اس موجودہ دور میں لوگوں کے اعصاب، کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ شاید ذہنوں کی غلط پرورش ہوتی ہے۔

کچھ ایسے بھی دماغ ہوتے ہیں جو کشمکش پیدا کرنے والی لہروں کو خارج کرتے ہیں جو کمزور دماغ ہوں تو وہ فوراً ہی ان کو واپس لوٹا دینے میں پھر وہی لہریں اور زیادہ طاقت حاصل کر کے صاف دماغوں پر اثر کرتی ہیں جس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اعصابی کمزوری ہو جاتی ہے۔ خاص کر ایسے لوگ جو ہر وقت پریشانی کے عالم میں اپنی زندگیاں بسر کر رہے

ہوتے ہیں تمام جانداروں میں بھی عصبی نظام ہوتا ہے۔

مرکزی اعصابی نظام

یہ انسانی سوچ احساسات یا جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔ اعصابی نظام کے دو حصے ہیں دماغ اور حرام مغز۔ نسوں رگوں اور دماغ کا نظام جس پر حواس خمسہ، دیکھنا، سونگھنا، چھونا، چھینکنے اور سننے کا دارومدار ہے۔ اسی نظام کے تحت انسان اپنے گرد کی دنیا سے رابطہ پیدا کرتا ہے۔

انسانی جسم میں خرابیوں کا پیدا ہونا:

مالک کائنات نے انسانی جسم کو افضل البشر بنایا اور اس کے تمام جسمانی اعضاء کو بھی اعلیٰ و افضل بنایا۔ جس کا ایک ایک اعضاء بہت ہی اہمیت کا حامل ہے جس میں دل ہے دماغ ہے اور بھی تمام اعضاء ہیں۔ مگر ان کی اہمیت کچھ زیادہ ہی بیان کی جاتی ہے۔ ویسے تو کوئی ایک بھی اعضاء مکمل نہ ہو تو انسان پر بڑا معیوب نظر آتا ہے یا پھر کوئی بھی اعضاء خراب ہو جائے تو انسان بہت سخت پریشان ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بڑی تنگی و تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن حضرات کے پاس یہ مکمل نعمت اعضاء نہیں ہیں اگر کسی کے پاس آنکھ نہیں ہے تو اس سے پوچھیں، اگر کسی کی ٹانگ نہیں یا بازو وغیرہ نہیں ہے تو اس سے اس کی قدر پوچھیں کے مالک کائنات کی کتنی بڑی نعمت ہے۔

دماغ کا خراب ہونا Brain:

دماغ بھی نظام کا مرکز ہے۔ دماغ ایک وسیع ترخلیات کا جال ہے جس کا کام اطلاعات کو جسم کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک پہنچانا ہے۔ انسانی دماغ بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ انسان اس سے سوچ و بچار کا کام لیتا ہے۔ اگر اس میں خرابی پیدا ہو جائے تو پھر انسان بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتا ہے اور پاگل کہلانے لگ جاتا ہے۔ جب انسان کے احساسات دماغ کے اندرونی حصوں میں پہنچتے ہیں اور پھر جو دماغ سے آنے والے عصابی پیغاموں میں ضروری عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں عضلات کا سکڑ جانا چاہیے وہ ارادی یا غیر ارادی ہو۔ ایسی

چیزوں سے جسم کے اندر فاعلی حالتوں میں ایک توازن پیدا ہو کر برقرار رہتا ہے۔انسان کا دماغ جسم کا کنٹرول روم سمجھا جاتا ہے یہ اعصاب کے کروڑوں خلیوں سے مل کر بنتا ہے اس کا تعلق ذہن سے ہوتا ہے۔دماغ کے پیچھے ایسے بھی مراکز ہوتے ہیں جن کا زندگی سے ڈائریکٹ تعلق ہوتا ہے قوت فیصلہ دماغ سے ہی ہوتا ہے۔دماغ کا مرکز یہ سوئی کے نکے سے بھی زیادہ باریک ہوتا ہے۔بھوک، پیاس، دکھ، تکلیف کو کنٹرول کرتے ہیں۔

نروس سسٹم:

نروس سسٹم کا تعلق انسانی جسم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے اور اس کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔اگر انسان کا نروس سسٹم کسی اندرونی یا بیرونی وجہ سے خراب ہو جائے تو اس کی قوت مدافعت بڑی کمزور ہو جاتی ہے تو پھر وہ ذرا ذرا سی بات پر گھبرانے لگ جاتا ہے۔معمولی سے معمولی بات پر بھی وہ پریشان ہو جاتا ہے پھر اس کو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔جسم میں قوت مدافعت کی کمی کی وجہ سے کمزوری محسوس کرنے لگ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ وہم ہیجان کی شدید کیفیت پیدا ہونے لگ جاتی ہے پھر انسان اس پر کنٹرول نہیں کر سکتا کیونکہ ہیجان جو ہوتا ہے خود اختیاری نظام عصبی کے تحت تشکیل پاتا ہے۔

اعصابی نظام کا یہ مطلب ہے کہ جسم کے مختلف حصوں کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے جس کی تمام حرکات وسکنات اور نظم وضبط کو کنٹرول کرتا ہے۔

ہیجان کا ہونا Emotion:

ہیجان کی وجہ سے انسانی جسم کے اندر ایک شدید قسم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو پھر انسان اس کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔ ہیجان لرزہ لرزے اور کانپنے کی بیماری کو کہتے ہیں اور ایک شدید اور تیز حس کا نام ہے۔انسان کے خیالات اور تاثرات جو ہوتے ہیں خیالات جو ہوتے ہیں اس کا تعلق انسان کی بیرونی زندگی سے ہوتا ہے۔تاثرات اور ہیجان انسان کے اندر سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

ہیجان ایک ایسا عمل ہوتا ہے جو انسان کے کنٹرول سے باہر ہے لیکن یاد رہے کہ

اس کے احساسات جو ہوتے ہیں وہ دیرپا ہوتے ہیں اور فعل باقی عمل جو شدید غصے اور خوف کی صورت میں نمایاں ظاہر ہوتا ہے جب شدید غصہ آتا ہے تو پھر سانس پھولنے لگ جاتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے چہرے پر غضب کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جسم میں طاقت نہیں رہتی۔ بے جان جسم بے جان ہو جاتا ہے۔ انسان ہل بھی نہیں سکتا۔ اپنے آپ کو معذور محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں انسان کوئی بھی بڑا عمل کر سکتا ہے۔ غم و غصہ، خوشی وغمی، محبت خوف ان تمام چیزوں سے انسان کو واسطہ پڑ سکتا ہے۔

چیخنا، چلانا، مکرانا، ہنسنا، چونکنا۔ اگر کسی کو خوشی ہوتی ہے تو وہ ہنستا ہے اور جب غمی ہوتی ہے مصیبت آتی ہے تو وہ چیختا چلاتا اور روتا ہے۔ اگر کوئی چیز ہمارے سامنے سے گزر جائے تو ہم چونک پڑتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔

غصہ آنا:

غصہ اس وقت آتا ہے جب کوئی کام انسان کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے۔ غصہ میں کمی ونرمی کردار کی خصوصیت بن جاتا ہے غصہ کی حالت میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

وحشت ڈر اور خوف کیوں آتا ہے؟

انسان کو ہر وقت بلا وجہ خوف آتا رہتا ہے۔ یہ ایک ایسا خوف ڈر ہوتا ہے کہ جب اس سے وجہ پوچھی جائے تو وہ بتانے سے قاصر رہتا ہے جب وہ صورتحال اس کے سامنے آئے جس سے وہ خوفزدہ رہتا ہے تو پھر اس کی یاد آجاتی ہے تو وہ ڈر اور خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر وہ کنٹرول میں نہیں رہتا۔ اس شدید کیفیت کی وجہ سے شخص پر اتنا برا اور گہرا اثر پڑتا ہے کہ اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جسم کانپنے لگ جاتا ہے۔ منہ خشک ہو جاتا ہے، خون کی حرکت تیز ہو جاتی ہے، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب شدت اختیار کر جائے تو اس صورت میں اس کو ہر چیز کو اپنا دشمن سمجھنے لگ جاتا ہے۔

خوابوں کا آنا:

انسان کو جو بھی خواب آتے ہیں وہ نیند کی حالت میں آتے ہیں کیونکہ نیند کی حالت میں بھی انسان کا دماغ خارجی اثرات کو قبول کر لیتا ہے خواب میں طرح طرح کی آوازوں کو سننا، مختلف مناظر کا دیکھنا، شادی بیاہ کا دیکھنا، یا پھر اور کوئی چیزوں کا دیکھنا خوابوں میں ایسے خوفناک مناظر یا چیزوں کو دیکھنا، جنات، بھوتوں اور خطرناک قسم کے جانوروں کو دیکھنا کئی دفعہ انسان سوتے میں ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہوتا ہے تو یکدم خوف سے اُٹھ بیٹھتا ہے۔ ایسے شخص خوف ڈر کے مارے اکثر اوقات رات کو سو نہیں سکتے اور دن کو بھی سہمے رہتے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے آپ کو بیمار اور آسیب زدہ سمجھنے لگتے ہیں۔ خواب بیماری ممنوع خواہشات کا اظہار کرتے ہیں لہٰذا نیند کی حالت میں وہ محرکات اپنا اظہار کرتے ہیں جو بیدار زندگی میں شعور میں داخل نہیں ہو سکتے۔ لیکن کچھ محرکات اپنے پسندیدہ ہوتے ہیں کہ نیند کی حالت میں بھی وہ اپنی اصلی حالت میں شعور میں نہیں آسکتے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ موجودہ دور جو بڑا ترقیاتی دور ہے لوگوں کو مختلف قسم کی پریشانیاں، بیماریاں، احساس کمتری، نروس سسٹم، خوف، ڈر، خواب، ہیجان وغیرہ جو کچھ لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے کیا یہ جادو ٹونہ سفلی بندشیں رکاوٹیں ہیں۔

دوست دشمن کیوں؟

اس دنیا کے اندر ایسے ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو دوست کے روپ میں دشمن ہوتے ہیں۔ ظاہراً وہ دوست معلوم ہوتے ہیں مگر اندرونی طور پر آستین کے سانپ ہوتے ہیں جو موقع ضائع کیے بغیر ایسا ڈستے ہیں کہ انسان کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ مصیبتوں اور مشکلات میں گھر جاتا ہے۔ ایسے لوگ ذرا سی بات پر غصے میں آجاتے ہیں حسد کرتے ہیں اور دلوں کے اندر حسد اور یقین رکھتے ہیں اور ان کے دلوں کے اندر انتقام کی آگ بھڑک جاتی ہے تو پھر وہ انتقام لینے کیلئے ایسے ایسے کام کرتے اور کرواتے ہیں جن کا مقصد لوگوں کو تنگ کرنا ستانا اور پریشان کرنا ہوتا ہے اگر بغض حسد، منافقت کے بد اثرات پر غور کر

خوابوں کا آنا اور خواب میں ڈر جانا

پس تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ عالم انسانیت کو جس قدر مصائب ہیں ان گناہوں نے مبتلا کیا ہے۔ اتنی تباہی و بربادی کسی اور وجہ سے نہیں ہوئی گویا وہ بہت سی برائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

رکھلا دنیا اُتے بندیا ایسا بھن کھلون
کول ہوویں تے لوکی ہسن ٹر جاویں تے رون

خوابوں کا آنا:

جو لوگ خوابوں کی حقیقت سے انکار کرتے ہیں اور اس کو محض بدہضمی، عادی خیالات کا نتیجہ سمجھتے ہیں ایسے نادان لوگ ہی خوب کی اہمیت اور حقیقت سے صرف ایسے مردہ دل نفسیاتی لوگ بے خبر ہیں جن کے دل پتھر کی طرح بے حس ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے تمام عمر کوئی سچا خواب نہیں دیکھا ان کو خوابوں کی حقیقت کا کیا پتہ ہوتا ہے۔ اہل سلف لوگوں نے تو اپنے شاگردوں کو خواب میں بڑے بڑے علوم سکھائے ہیں۔ اگر کسی شخص نے ساری عمر کبھی سچا خواب نہیں دیکھا اور ان کے دلوں میں قلبی واردات میں کچھ بھی اپنی ساری زندگی میں محسوس نہیں ہوا تو وہ کسی روحانی ماہر قلب کے پاس جا کر اپنا علاج کروائیں۔

غور طلب:

انسان کا سفلی عنصر جسم روح کیلئے ایک پوست اور چھلکے کی مانند ہے۔ اس مادی دنیا کے اندر اس کے بولنے چالنے کام کرنے کا مرکب ہے۔ سفلی نطفی ناسوتی جام کا محل پیدائش جو ہوتا ہے۔ انسانی وجود کے مقام اسفل میں ہوتا ہے۔ اس کا تولد و تناسل بھی جو ہوتا ہے۔ انسان کے خبیث زوبل ترین مقام میں ہوتا ہے۔ اس مقام میں شیطان بمعہ اپنے جنود خبیثہ ڈیرے ڈالے رکھتا ہے اور انسان کا خبیثہ نفس امادہ شیطان کے موافق برائی کرنے میں لگا رہتا ہے۔

اس دنیا کے اندر ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو شیطان کے پیروکار بن کر شر کے راستے کو اپنا لیتے ہیں اور مخلوق خدا کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر خوش ہوتے ہیں۔ اس دنیا فانی کے اندر ہوس و لالچ میں آجاتے ہیں پھر ان کو کچھ نظر نہیں آتا ایسے لوگ اندھے ہو جاتے ہیں یہ لوگوں میں نفرتوں کا بیج بو کر بڑے خوش ہوتے ہیں اور وہ حسد بغض اور اپنی

بالادستی کو قائم رکھنے کیلئے کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ ان کے ایسے کاموں سے دوسروں پر کیا قیامت ڈھائے گی اس کا کیا نتیجہ نکلے گا وہ صرف اور صرف اپنی خواہشات کی تسکین کیلئے اور مال و دولت کو حاصل کرنا ہوتا ہے لیکن ایسے لوگ خود بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مفلس اور نادار ہی رہتے ہیں۔

عشق کا دفتر

جس دن سے زمانے نے مادی اور سائنسی ترقی کر لی ہے اور عروج کی طرف قدم اٹھایا ہے پھر ایک ہی طرف رخ کر لیا ہے اس دن سے ہی اخلاقی پستی کا انحطاط شروع ہو گیا ہے۔ لوگ اپنے اصلی اور حقیقی پہلو سے بے پروا اور غافل ہوتے نظر آ رہے ہیں۔

ہر طرف محافل قائم ہیں۔ بد معاشی فسق و فجور کا دور دورہ ہے۔

لوگوں کا شیطانی کھیل کے سوا اور کوئی کام نہیں۔ گو کہ آج زمانہ ترقی کے افلاک پر پہنچ چکا ہے مگر اخلاقی پستی میں متغرق ہوتا چلا جا رہا ہے۔ دنیا کی چند دن کی زندگی کی آرائش و زیبائش کیلئے سامان مہیا کرنا ان کے نزدیک بہت ضروری فعل ہے۔ مگر اس میں افزائش کمال بندوبست ہے مگر کسی کو آخرت کا کچھ فکر نہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اس زمانے سے اخلاقی اور روحانی علوم مٹ گئے ہیں اور صحیح طبیب الارواح اور معالج القلوب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ مذہبی روحانی تلقین کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ انسانی فطرت کے قصاب خانے تو ہیں جہاں کئی سادہ دل لوگوں کو کفر کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ جہاں ضمیر اور فطرت کی عیاری میں لالچ، طمع حرص اور بد اخلاقی کی کھوٹ ملا کر انسانوں کے دلوں پر کفر اور دہریت کی نہریں لگائی جا رہی ہیں ایسے لوگوں نے بگاڑ کر مسخ کر دیا ہے اکثر دل مذہبی اور روحانی لحاظ سے مر چکے ہیں۔ ان میں انسانی حس باقی نہیں رہتی۔ اگر کچھ لوگ زندہ ہیں تو وہ بھی باطنی امراض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی مجال ہی نہیں۔ اگر چہ مادی ترقی اور سائنس بڑی پروان چڑھی لوگ پہاڑوں کی چوٹیاں اور سمندروں کی گہرائیاں ناپتے پھرتے ہیں دریاؤں کے طول و عرض جانتے پھرتے ہیں۔ جہازوں کے ذریعے ستاروں تلک پہنچنے کیلئے بڑے خوش

ہیں اور انسانی عقل دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ انہوں نے کیسی کیسی چیزوں کو مسخر تو کر لیا مگر مردہ دل آج بھی روحانیت کے سامنے حیوانوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔انسان علم حاصل کرنے کیلئے تیار ہو کر اٹھ گیا ہے مگر وہ جب تک عشق کے آفس سے ورق نہیں پڑے گا تب تک جاہل ہے جو لوگ ساری عمر حیوانی زندگی گزار رہے ہیں ان کو ماسوائے کھانے پینے کے اور کوئی زندگی کا مقصد نہیں۔دراصل خدا کے جو سچے بندے ہوتے ہیں وہ لوگوں کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ فیض پہنچاتے ہیں۔

بندہ ناچیز کا اس کتاب کو لکھنے کا مقصد ضرور ہے ویسے بھی کوئی نہ کوئی کتاب لکھنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔اس کتاب کو لکھنے کا یہ ہرگز مقصد نہیں ہے کہ میں کسی کو نقصان پہنچاؤں یا کسی کی تذلیل کروں میں نے تو حقیقت سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی ہے کہ لوگوں کو اصل حقائق سے آگاہی ہو۔

ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو خیر اور شر کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے آگے انسان کی اپنی سوچ و سمجھ ہے کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرتا ہے۔

عاملین کیلئے ضروری قواعد وضوابط

1۔ عاملین کے لیے رزق حلال بہت ضروری ہے سچائی کا ساتھ دینا بہت ضروری ہے۔

2۔ تعویذ لکھنے یا عمل پڑھنے کے وقت نیت کا صاف ہونا ضروری ہے۔ وسواس ہرگز نہیں ہونے چاہئیں۔

3۔ جب بھی کسی عمل کرنے یا تعویذ لکھنے کا ارادہ ہو تو ستاروں، برجوں، ساعتوں کا خیال ضرور رکھیں۔

4۔ اگر محبت کیلئے کوئی عمل کریں یا تعویذ رکھیں تو شروع ماہ جمعہ اشیاء بروز جمعۃ المبارک کے دن ساعت مشتری زہرہ میں لکھیں۔

5۔ اگر دشمن عداوت کیلئے کوئی عمل یا تعویذ لکھیں تو زوال ماہ آخر مہینہ میں بروز ہفتہ یا منگل کے دن ساعت زحل یا مریخ کی ساعت میں لکھیں۔

6۔ عمل کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ ایک ہی جگہ مقرر کرے جگہ کو ہرگز نہ تبدیل کرے۔ عاملین کے لیے ان قواعد وضوابط کرنا بہت ضروری ہوتا ہے ورنہ ان کی کی کوئی محنت رائیگاں جا سکتی ہے۔

بندش نمبر 1: اس دنیا جہان کے اندر ایسے لوگ بھی رہ رہے ہوتے ہیں جو آسیب زدہ ہوتے ہیں ان کو آسیبی بیماری ہوتی ہے ان کی وجہ سے دوسرے لوگ، گھر والے، دوست، احباب، رشتہ دار، عزیز واقارب اس زد میں آجاتے ہیں اور بندش خود بخود لگ جاتی ہے۔

بندش نمبر 2: ایسے حضرات جن کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے گھر آسیب زدہ ہیں ان کے روزمرہ کے ہر کام میں رکاوٹیں اور مشکلاتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں گھر کا سکون اور ماحول برباد ہو جاتا ہے اس طریقے سے بھی بندشیں خود بخود لگ جاتی ہیں۔

بندش نمبر 3: کچھ ایسے لوگ رہائش گاہیں بنا لیتے ہیں کہ ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ مکان کے نیچے قبرستان ہے یا پھر کسی بزرگ کی قبر ہے۔ بے حرمتی کی وجہ سے بندش لگ جاتی ہے اور اس جگہ پر رہنے والے لوگ آئے دن کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔

بندش نمبر 4: بعض ایسے بھی گھر ہوتے ہیں جن میں کوئی نہ کوئی ایسا حادثہ یا واقعہ

رونما ہوا ہوتا ہے جیسے کوئی غیر طبعی موت مر گیا ہو یا کسی نے خودکشی کر لی ہو۔ بعض اوقات عورتیں اپنے گناہوں کو چھپانے کیلئے ایسے کام کر ڈالتی ہیں کہ ایسے گھروں میں خود بخود بندش لگ جاتی ہے۔

بندش نمبر 5: جب کہیں کوئی شخص محلہ میاں یا رشتہ داروں میں فوت ہو جاتا ہے تو عورتیں وہاں پر چلی جاتی ہیں وہاں پر آئی ہوئی کچھ ایسی عورتیں ہوتی ہیں جن کو آسیب کی بیماری ہوتی ہے اس کی وجہ سے ان کے بچے اور وہ خود بندش کی لپیٹ میں آجاتی ہیں۔

بندش نمبر 6: کچھ ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں جن کو عامل بننے کا بڑا شوق ہوتا ہے ان کا کوئی رہبر و راہنما نہیں ہوتا وہ خود ہی عملیات کے شوق میں بغیر کسی سے پوچھے چلہ کشی شروع کر دیتے ہیں یا پھر وہ لوگ دم درود کرنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ان کو اس بارے میں کسی اصول کا پتہ نہیں ہوتا۔ دم درود، علاج و معالجہ شروع کر دیتے ہیں کچھ ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کو آسیبی خلل ہوتا ہے۔ الٹا نام نہاد عامل پر اثر ہو جاتا ہے اور وہ پکڑ میں آجاتا ہے۔ چیزیں اس پر مسلط ہو جاتی ہیں اور بندش کا سبب بن جاتی ہیں۔

بندش نمبر 7: اگر کوئی شخص اپنے بال بچوں سے کسی ویران جگہ یا قبرستان سے گزر رہا ہے اس نے یا کسی نے وہاں پر پیشاب کر دیا یا کوئی اور بچہ بچی کر دی پیشاب وغیرہ کر دیا احتیاط نہیں کی تو وہ بندش کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بندش نمبر 8: بعض دفعہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ رہائشی گھروں میں ایسے پرانے پرانے درخت ہوتے ہیں جن پر جنات کا بسیرا ہوتا ہے۔ ایسے درختوں پر لوگ چڑھ کر ان کا پھل یا پتے وغیرہ یا ان کو کاٹتے ہیں اس جگہ سے ان پر اثر ہو جاتا ہے اور بندش کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کچھ ایسی بھی وجوہات ہوتی ہیں جن سے بندشیں لگ سکتی ہیں مگر ان کے بارے میں اکثر لوگ بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کو ان وجوہات کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا اور وہ پھر اکثر و بیشتر پریشان حال رہتے ہیں کچھ ایسی بھی بندشیں ہوتی ہیں جو خود بخود بھی لگ جاتی ہیں جن کے بارے میں لکھنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ لوگوں کو اس بارے میں آگاہی ہو سکے۔ بعض ایسے لوگ جو بہت حاسد ہوتے ہیں میاں بیوی کے سلوک، پیار محبت، اپنے گھر

میں اچھے طریقے سے رہ رہے ہوتے ہیں نگران کو برداشت نہیں ہوتا حالانکہ میاں بیوی ایک دوسرے پر جان نچھاور کرتے ہیں ان میں کشیدگی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر ایسا ہوتا ہے کہ وہی میاں بیوی ایکدوسرے کی شکل میں دیکھنے کے روادار نہیں ہوتے۔ بالآخر نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح سے حاسد لوگ معصوم بچوں پر جادو اور سحر کے ذریعے سے بندش لگوا دیتے ہیں کہ یہ مخالفین کے یہ بچے آوارہ ہو جائیں لوگوں سے لڑائی جھگڑے کرتے پھریں اور والدین کی نافرمانی کرتے رہیں اس طرح سے پھر والدین کو بھی اپنی حقیقی اولاد سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پھر ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ وہاں والدین جنھوں نے بڑی مشکل سے اولاد کو پالا پوسا ہوتا ہے ان سے بیزار ہو کر گھر سے نکال دیتے ہیں اور ان سے لاتعلقی کر لیتے ہیں۔ بعض ایسے بھی حاسدین ہوتے ہیں کہ ان کو کسی کی اولاد اچھی نہیں لگتی یا پھر وہ انتقام لینے پر تل جاتے ہیں جادو اور سحر کے ذریعے سے عورتوں کی کوکھ پر بندش لگوا دیتے ہیں جس سے عورت کو حمل نہیں ہوتا اور نہ ہی عورت کا اپنے مرد کے ساتھ ہم بستری کرنے کو دل کرتا ہے بلکہ عورت کو اپنے خاوند سے سخت نفرت اور بیزاری ہو جاتی ہے۔

اس طرح سے لوگ مرد حضرات کی مردانگی کو ختم کراتے ہیں وہ مرد عورت کے قابل ہی نہیں رہتا اس طرح سے باہمی محبت اور باہمی تعلقات نفرتوں میں تبدیل ہو کر اکثر لوگوں اور گھرانوں کا سکون تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور بستے بستے گھرانے عداوتوں میں بدل کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ بندش لگ سکتی ہے

اس دنیا میں رہنے والے لوگ ایسے بھی ہیں حسد، مغرور، متکبر، ہٹ دھرم، جنونی ہوتے ہیں ان میں اخلاق محبت اور انسانی بھلائی کا عنصر بالکل ختم ہو جاتا ہے اور قوت برداشت ختم ہو جاتی ہے ان کا زندگی میں ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ میں فلاں شخص کی جائیداد کو ہڑپ کر لوں یا پھر وہ اس سوچ میں لگے رہتے ہیں کہ اس کو میں یہاں سے نکال کر دم لوں اس کا کاروبار ختم کر دوں پھر وہ جادو ٹونے کا سہارا لیکر اپنے ہی عزیز واقارب کو مختلف طریقوں سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ سفلی علوم کے ذریعے سے لوگوں کے رشتوں کی بندش کر دی جاتے ہے۔ اولاً تو رشتے آتے ہی نہیں اگر آجائیں تو وہ پھر ٹوٹ جاتے ہیں اور رشتہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسانوں کیساتھ یہ سب کچھ ہونے والی بیماری ہے یا پھر واقعی پیش آنے والے تماشے جادو ٹونے ہیں کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو ان چیزوں کو بالکل ہی نہیں مانتے اور کچھ لوگوں کی ذہنی کیفیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کو حقیقت تسلیم کرتے ہیں۔

ایذاءرسانیاں:

کچھ ایسی ایذا رسانیاں جو مخلوق خدا کو بذریعہ جادو ٹونہ پہنچائی جا سکتی ہیں ان کے بارے میں لکھنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ لوگوں کو اس کے بارے میں آگاہی ہو سکے۔ کسی شخص کا رزق باندھنے کی کوشش کرنا کہ وہ بھوکا پیاسا مر سکے۔ کسی شخص کی مردانہ قوت کو باندھن دینا کہ وہ اپنی بیوی کے قابل نہ رہے اور ان میں ناچاقی پیدا ہو جائے۔ کسی عورت کی کوکھ کو باندھ دینا تاکہ وہ اولاد نرینہ سے محروم ہو سکے۔ کسی کو ایسی بیماری میں مبتلا کر دینا کہ وہ سسک سسک کر مر جائے۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا کرا دینا تاکہ ان کا گھر اجڑ جائے۔ کسی شخص کی گھریلو زندگی کو برباد کر دینا۔ کسی لڑکے لڑکی کا نکاح باندھ دینا تاکہ وہ کنوارے ہی رہیں۔ غرض ایسے کئی قسم کے لاتعداد سفلی خواہشات کیلئے کام کر کے دوسروں کو نقصان پہنچانا وغیرہ۔

یہ حقیقت ہے کہ بندش لگ سکتی ہے

اس دنیا میں رہنے والے لوگ ایسے بھی ہیں، حسد، مغرور، متکبر، ہٹ دھرم، جنونی ہوتے ہیں ان میں اخلاق محبت اور انسانی بھلائی کا عنصر بالکل ختم ہو جاتا ہے اور قوت برداشت ختم ہو جاتی ہے

بندشیں

درج ذیل بندشیں جو جادو ٹونے کے ذریعے سے لگائی جاتی ہیں۔
بندشوں کا مقصد رکاوٹیں پیدا کرنا ہوتا ہے۔

رزق کی بندش:

سحر کے ذریعہ رزق کی بندش کر دی جاتی ہے تاکہ وہ بھوکا پیاسا مر سکے۔ جب کوئی شخص رزق کی بندش کی زد میں آ جاتا ہے تو پھر وہ پریشان حال ہو جاتا ہے اس کی عقل صحیح طور پر کام نہیں کرتی۔

رشتوں کی بندش:

اس بندش کی وجہ عام طور پر یہ ہوتی ہے کہ کسی عزیز و اقارب نے لڑکی کا رشتہ مانگا۔ انکار کرنے پر بندش لگا دی جاتی ہے کہ اس لڑکی کا کہیں اور بھی رشتہ نہ ہو سکے۔ کوئی آئے بھی تو وہ دیکھ کر انکار کر دے۔

اولاد کی بندش:

اس میں عورت کی کوکھ کو باندھ دیا جاتا ہے جس سے وہ بانجھ پن کا شکار ہو جاتی ہے اور بچہ جننے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتی ہے دیکھنے میں وہ بالکل صحیح و تندرست معلوم ہوتی ہے۔

میاں بیوی کی محبت میں بندش:

اس بندش میں میاں بیوی کے درمیان سحر کے ذریعہ سے نفرت اور پھوٹ ڈلوا دی جاتی ہے جو کہ اپنی گھریلو زندگی ہنسی خوشی گزار رہے ہوتے ہیں اور پھر نتیجہ یہ نکلا ہے کہ

میاں بیوی کی محبت میں بندش جس سے گھریلو زندگی میں ناچاقیاں پیدا ہو جاتیں ہیں

دونوں میاں بیوی کا ہنستا بستا گھر برباد ہو جاتا ہے۔

صحت شیر خوار کی بندش:

اس بندش میں شیر خوار بچے اکثر بیمار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بچے سوکھ جاتے ہیں اس کے بعد وہ فوت ہو جاتے ہیں۔ اس کو سوکھڑے کی بیماری بھی کہا جاتا ہے۔

خوشحالی کی بندش:

یہ بندش سحر کے ذریعے سے مکان پر لگائی جاتی ہے تا کہ وہاں پر نہ رہا جا سکے اور مکان اجڑ جاتا ہے اور شخص معاشی بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے اور پریشانیوں میں ہی جیتا مرتا پھرتا رہتا ہے۔

دلہن کی بندش:

یہ بندش سحر کے ذریعہ سے نئی نویلی دلہن پر لگا دی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے شوہر سے نفرت کرنے لگے اور آپس میں اکٹھے نہ ہو سکیں اختلافات بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ بالآخر طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

دودھ کی بندش:

یہ بندش دودھ دینے والے جانوروں پر لگائی جاتی ہے جیسے بھینس، گائے، بھیڑ، بکریاں وغیرہ۔ ان کا دودھ بند ہو جاتا ہے اور وہ بچہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ اگر کرتی ہیں تو وہ بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے۔

اسقاط حمل کی بندش:

یہ بندش ایسی عورتوں پر لگائی جاتی ہے جو ماں بننے والی ہوتی ہیں۔ عورت کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے یا پھر بچہ پیٹ میں ہی مر جاتا ہے۔ اس طرح سے عورت کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

صحت مرد کی بندش:

یہ بندش مرد کی صحت کو برباد کرنے کیلئے کی جاتی ہے۔ مرد کے جوڑوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ شخص اپنی زندگی میں سخت بیزار ہو جاتا ہے۔

شادی کی بندش:

یہ ایک ایسی بندش ہے کہ شادی شدہ عورتوں کو طلاق دلا کر اس کو اجاڑ دینا پھر اس کے بعد یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ عورت پر کسی مرد سے زندگی جنسی خوشی نہیں گزار سکتی۔

جنسی مرد کی بندش:

یہ بندش اس لیے کی جاتی ہے کہ مرد عورت کے قابل نہ رہے اور نہ مرد بن جائے۔ عورت کے قابل نہ رہے اور نا اتفاقی پیدا ہو کر گھر برباد ہو جائے۔

صحت عورت کی بندش:

یہ بندش اس لیے کی جاتی ہے کہ عورت کی صحت خراب ہو جائے اور اس کے پیٹ اور سر میں پانی پڑ جائے۔

حسن و عورت کی بندش:

یہ بندش وہ لوگ لگاتے ہیں جو کسی عورت سے پیار محبت کرتے ہیں اور وہ انکار کر دیتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ عورت کی شکل خراب ہونے لگ جاتی ہے۔

عزت و توقیر کی بندش:

یہ بندش مرد عورت کو ذلیل و رسوا کرنے کیلئے لگائی جاتی ہے جس کی وجہ سے دونوں کو ایک دوسرے سے اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔

بیوی کی اپنے شوہر سے بندش:

یہ بندش عورت پر لگائی جاتی ہے جو اپنے شوہر سے بڑی محبت کرنے والی ہوتی ہے۔اس کو اپنے شوہر سے شدید نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کو اپنے شوہر کی شکل سے ڈر لگنے لگتا ہے۔

گھریلو ناچاقی کی بندش:

یہ بندش اس گھر میں لگائی جاتی ہے جہاں بڑا سلوک پیار محبت ہو اور گھریلو افراد بڑے ہنسی خوشی زندگی گزار رہے ہوں۔اس بندش سے گھر کے فرد ایک دوسرے سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

سلامتی کی بندش:

یہ بندش اس لیے لگائی جاتی ہے کہ جس شخص سے عداوت دشمنی ہو وہ اکثر بیمار سے ہی اس کی صحت تباہ و برباد ہو جائے۔

سیارگان کی بندش:

یہ بندش بھی انسان کو تکلیف دینے اور پریشان کرنے کیلئے لگائی جاتی ہے۔

ملازمت کی بندش:

یہ بندش بھی انسان کو پریشان اور رسواء کرنے کیلئے دشمن کی طرف سے لگائی جاتی ہے تا کہ اس کو نوکری نہ ملے۔اگر نوکری ہے تو اس کو نوکری سے فارغ کیا جائے۔

جادو ٹونہ کی بندش:

یہ بندش گھر میں حاسد لوگ لگا دیتے ہیں اور گھر کے افراد اکثر بیمار ہی رہتے ہیں۔

ملازمت کی بندش

یہ بندش بھی انسان کو پریشان اور رسواء کرنے کیلئے دشمن کی طرف سے لگائی جاتی ہے تاکہ اس کو نوکری نہ ملے۔ اگر نوکری ہے تو اس کو نوکری سے فارغ کیا جائے۔

حیض کی بندش:

یہ بندش عورت کیلئے لگاتے ہیں کہ حیض بند ہو کر اولاد کے قابل نہ رہے اور اس کی صحت خراب ہو جائے۔

دوکان کی بندش:

یہ بندش دوکان نہ چلنے کیلئے لگاتے ہیں یہ کام حاسد لوگوں کا ہوتا ہے تاکہ وہ بھوکا مریں اور رسوائی کی زندگی بسر کریں۔

کاروبار کی بندش:

یہ بندش کاروبار کو ختم کرنے کیلئے حاسد لوگ لگاتے ہیں۔
کسی شخص کا چلتا ہوا کاروبار یکدم بند ہو جاتا ہے اور نقصان ہو جاتا ہے۔

نکاح کی بندش:

یہ بندش نکاح نہ ہونے کی صورت میں لگاتے ہیں کہ کوئی مرد یا عورت اس رشتہ کو نامنظور کردے اور نکاح سے انکار کردے۔

بندش برائے زبان بندی کی:

یہ بندش ایسے لوگ لگاتے ہیں جو دشمنی رکھتے ہوں یا پھر حاسد لوگ ہوں۔ دشمن بول چال نہ سکے۔

بصارت چشم کی بندش:

یہ بندش کسی دشمن کیلئے لگاتے ہیں تاکہ دشمن کی آنکھوں کی روشنی ختم ہو جائے۔

پسند کی شادی کی بندش:

یہ بندش اس طرح سے لگاتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنی من پسند کی شادی کرنا چاہتے

ہیں مگر کچھ عزیز و اقارب اس شادی کو پسند نہیں کرتے۔

دو خاندانوں کی بندش:

یہ بندش دو خاندانوں میں اس لیے لگاتے ہیں کہ ان کے آپس میں میل جول اچھا نہ رہے اور آپس میں لڑائی جھگڑا ہوتا رہے۔

بندشیں:

بندشیں مختلف طریقوں سے لگائی جاتی ہیں۔ جو حسب ذیل درج کی جا رہی ہیں تا کہ عمل حضرات کو آسانی ہو سکے۔

بندش برباد ظالم شخص:

۱۲۶۳۷۱	۱۲۶۳۵۸	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۷۹
۱۲۶۲۸۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۲۸۴
۱۲۶۳۷۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۷۳
۱۲۶۳۸۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۸۱

طریقہ عمل: یہ جو نقش بنایا گیا ہے اس کو کالے بکرے کے گوشت کی دستی ہڈی لیکر اس پر بروز اتوار سورج نکلنے کے آدھا گھنٹہ پہلے بعد بلیک سیاہی سے لکھیں۔ لکھنے کے وقت منہ میں نیم کا پتہ چبائیں۔ تعویذ لکھنے کے بعد نماز عشاء کے بعد نقش کو اپنے سامنے رکھ کر فلاں بن فلاں جو دشمن ہو اس کا تصور کرے اور سر ننگا کر کے یا قہار دشمن کے نام کے اعداد نکال کر اس کے مطابق پڑھیں۔ اس طرح سے سات دن عمل کریں اور اس کے بعد اس ہڈی کو مٹی کی ہانڈی میں بند کر کے قبرستان میں دفن کر دیں۔ نوٹ: نقش کے نیچے دشمن کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھیں۔

غلبہ دشمن کی بندش:

طریقہ: اگر کسی شخص کو کسی ظالم شخص نے ناجائز طور پر تنگ کرنا شروع کر دیا ہو اور مظلوم

ظالم کے گھر میں ہو تو نماز فجر کے بعد روزانہ 101 بار پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف 11 بار پڑھیں اور اللہ کے فضل و کرم سے مظلوم دشمن کے گھیرے سے نکل کر غالب آ جائیگا۔

قصیدہ بردہ شریف:

تَهْدِیْٓ اِلَیْکَ رِیَاحُ النَّفْسِ نَشْرَ هُمْ فَتَحْسَبُ الدَّهْرَفِیْ الْاَکْمَامِ کُلَّ کَمِیْ۔

بندش بیماری دشمن:

طریقہ عمل: اتوار کے دن نمازِ عشاء کے بعد قبرستان میں جا کر بیٹھ جائیں اور اپنے گرد حصار باندھ لیں۔ ہر روز یا قہار قہر کر یا جبار جبر کر پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ آخری دن کالا سیاہ رنگ کے بکری کی سری ساتھ لے جائیں اور جہاں عمل پڑھتے رہے ہیں وہاں پر ایک گڑھا کھود کر سری کو دبا دیں۔ اس کے بعد واپس اپنے گھر آ جائیں۔ آپ عامل بن جائیں گے۔ پھر جب بھی کبھی یہ عمل کرنا ہو تو سفید کاغذ لیکر اس پر یہ عمل لکھیں اور اس کے نیچے جو شخص دشمن ہو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھیں۔ سات عدد سوئیاں لیکر ہر سوئی پر سات بار عمل پڑھیں اس کے بعد اس عمل کے نقش اور سوئیوں کو مٹی کی کوری ہانڈی لیکر اس میں رکھ کر قبرستان میں دفن کر دیں۔

جب تک ہانڈی کو باہر نہیں نکالا جائے گا دشمن کو آرام نہیں آئیگا۔

بندش برائے آتش عداوت کی:

طریقہ عمل: اس عمل کو کرنے سے پہلے ہر ممکن کوشش اور تدبیر کر کے کہ ظالم شخص راہ راست پر آ جائے اگر تمام تدبیر پر ناکام ہو جائے تو پھر اس عمل کو کرے۔ سات دن زوال یا غروب آفتاب کے وقت دشمن کا تصور کر کے کھیعص حمعسق اس طریقے سے پڑے کہ ک کہہ کر دا ہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی بند کر دے۔ پھر ہ پڑھ کر برابر والی انگلی بند کر دے۔ پھر ی پڑھ کر اس کے برابر والی انگلی بند کر دے پھر ع پڑھ کر اس کے برابر والی شہادت کی انگلی پھر ص پڑھ کر انگوٹھا بند کریں۔ اس طرح ح پڑھ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پھر میم پر اس سے برابر والی انگلی پھر ع پڑھ کر اس کے برابر والی پھر س پڑھ کر اس کے برابر پھر ق پڑھ کر انگوٹھا بند

کر دیں۔ اب دونوں مٹھیاں بند کرنے کے بعد سورہ فیل اس طرح پڑھے۔

اَلَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرمِيْهِمْ ترمِيْهِمْ تَرمِيْهِمْ ترمِيْهِمْ تَرمِيْهِمْ ترمِيْهِمْ ترمِيْهِمْ تَرمِيْهِمْ تَرمِيْهِمْ تَرمِيْهِمْ ترمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ جب ترمیم پر پہنچے تو ہر میم پر اسی ترتیب سے انگلیاں کھولتا جائے۔ جس ترتیب سے انگلیاں بند کی ہیں۔ اس کے بعد سورہ کو پورا کرے اور دشمن کی طرف یا اس کے گھر کی طرف دم کر دیا کرے۔

بندش عمل بغض وعداوت کی:

اگر کسی عورت یا مرد دونوں کے آپس میں ناجائز تعلقات ہوں تو ان کو ختم کرنے کیلئے انتہائی مجرب عمل ہے۔ نقش اور آیت کو لکھ کر دریا میں ڈال دے۔ دونوں طرفین میں جدائی ہو جائے گی۔

۱۹الا ۱۱۱م لذ ۱۱۱ ۱۱۷ ۱۱ کہ صدطط ۱۱۸۸

الطط فلاں بن فلاں علی بغض فلاں بنت فلاں و ۱۱۸ط ۲۳ ۲۵۱۱

اَلْقَارِعَةُ مَاالْقَارِعَةُ وَمَااَدْرٰكَ مَاالْقَارِعَةُ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ط فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه فَهُوَفِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ط وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُه فَاُمُّه هَاوِيَةٌ وَمَااَدْرٰكَ مَاهِيَةْ نَارٌ حَامِيَةٌ ط بِحَقِّ اهيا اَشَرَاهيا وَّبِحَقِّ محمدٍ وّاله اجمعين بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

بندش علیحدگی دو افراد میں:

طریقہ عمل: یہ دو افراد میں علیحدگی کیلئے بندش لگائی جاتی ہے۔

یہ عمل چاند کے شروع پہلے ہی ہفتہ میں منگل کے دن سورج نکلنے سے لیکر آدھا گھنٹہ کے اندر اندر کیا جاسکتا ہے۔

ثابت نمک کی ڈلی لیں اس کی چالیس چھوٹی کنکریاں کرلیں اوران پر یہ دم چالیس مرتبہ پڑھیں پھر یہ کنکریاں دونوں افراد کے گھروں میں آدھی رات میں پھینک دیں پھینکتے وقت فلاں بن فلاں کی جگہ ان کا اوران کی والدہ کا نام لکھیں۔

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ o اَلْبُغْضَ وَالْعَدَاوَةَ

فلاں بن فلاں علی بغض فلاں بن فلاں دائما ابدا o

دشمن کی بیماری کیلئے بندش:

طریقه عمل: دشمن کا پہنا ہوا کپڑا لیکر اس پر لکھیں اور یہی عمل سات دن تک کرتے رہے اور ایک جگہ پر رکھتے جائیں۔ آخری دن تمام لکھے ہوئے نقشوں کو اکٹھا کر کے ایک مٹی کا کوزہ لیکر اس میں بند کریں اور ایسی جگہ دبائیں جہاں آگ جلتی رہتی ہو یا چولہے کے قریب دبادیں مگر خیال رہے کہ بالکل آگ کے قریب نہ دبائیں ورنہ نقش جل سکتے ہیں۔

نوٹ: یہ عمل بروز اتوار شروع کریں۔

۱۴	۱۲	۸	۲۲	۱
۹	۳۲	۱۵	۱۱	۷
۱۸	۲	۶	۲۴	۱۳
۳	۳۰	۱۰	۴	۱۷
۲۵	۵	۱۹	۲۱	۲۰

بربادی دشمن کی بندش:

طریقه عمل: یہ عمل بروز اتوار کو شروع کریں۔ نماز عشاء کے بعد کسی علیحدہ جگہ پر بیٹھ کر کریں۔ یہ عمل چالیس دن تک کریں۔

اس دوران کسی سے ہرگز گفتگو نہ کریں۔ اپنے نیچے سرخ رنگ کا کپڑا یا جانماز بچھا

لیں اور دشمن کا تصور رکھیں۔

سرسوں کے تھوڑے سے دانے لیکر سورہ کوثر کو اس طرح سے پڑھیں جہاں فلاں بن فلاں کا نام آئے وہاں پر دشمن اور اس کی والدہ کا نام تین دفعہ لیں۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرْ	فلاں بن فلاں کو تباہ کر دو
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ	فلاں بن فلاں کو تباہ کر دو
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَالْاَبْتَر	فلاں بن فلاں کو تباہ کر دو

طریقہ عمل: بلی کے دانت یا پھر بندر کے کچھ بال لیں اگر وہ نہ ملیں تو کتے کے دانت یا مچھر کی چھوٹی کے بال ان سب سے کوئی ایک چیز لیکر ان کو جلا کر راکھ بنالیں۔ اس راکھ پر نجس راتوں میں چند نشستوں میں ۴۴۴۴۴ پڑھیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ ہر نشست میں خاک کو اپنے سامنے رکھ کر پڑھیں۔ عمل کے دوران کو گل جلالیں۔ یہ راکھ جس کسی کو کھلا دینگے یا کسی دشمن کے سر میں ڈال دیں گے وہ بے چین ہو جائیگا۔

عمل یہ ھے: احضر واحضر واحضر ویا شمشوس بحق تق

نوٹ: یہ عمل آبادی سے باہر کریں۔

دشمن کا پیشاب بند کرنے کی بندش:

طریقہ عمل: اس عمل کو منگل کے روز ساعت زحل میں دشمن کے پیشاب والی جگہ کی گیلی مٹی لیکر چھچھوندر کی کھال میں ڈالیں اور اس کو مضبوط کر کے باندھ دیں۔ پھر اس پر ایک سو دفعہ دم کریں اور پھر اس کو کسی بھاری وزن کے نیچے دبا دیں۔ دشمن کا پیشاب بند ہو جائیگا۔ یہ عمل کسی جنگل میں جا کر منگل کے دن ناقص النور میں اپنے گرد حصار کر کے بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

کلمات یہ ہیں: یا شدِیدۃ یَاقَھَّارُ یَاقَابِضُ
اَحْضَرُوْ یَاقَوْمَ الْاَرْوَاحِ بِحَقِّ هٰذِهٖ
اَلْاَسْمَاءِ الْعَظِیْمَ

نکاح کی بندش:

طریقه عمل: اگر کسی لڑکے یا لڑکی کے نکاح کو باندھنا ہو بندش لگانی ہو تو اس کے سر کے بال چھ عدد لیکر چھ دفعہ پڑھ کر دم کرتے جائیں اور گرہ لگاتے جائیں یہ عمل اتوار کے دن زوال کے وقت کریں۔ جب یہ عمل ختم ہو جائے تو ان بالوں کو مردار کی پڈی لیکر سیاہ کپڑے میں لپیٹ کر باندھیں پھر ان پر سیاسٹھ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس کپڑے کو پیپل کے درخت کی جڑ میں دفن کر دیں۔

کلمات یہ ہیں: بستم یا غلیموش بحق یا الله

فالج دشمن کی بندش:

اگر کسی ظالم شخص پر فالج کا حملہ کرانا ہو تو دشمن کے سر کے بال لیکر تیرہ دن تک زحل کی ساعت میں 313 بار اسماء پڑھ کر دم کریں پھر ان کو جلا کر رکھ بنالیں پھر کسی کھانے پینے والی چیزوں میں ملا کر کھلا دیں۔ ظالم دشمن مرض فالج میں مبتلا ہو جائیگا۔

عمل یہ ہے۔ اس عمل کو چاند گرہن کے وقت میں پڑھیں اور ایک پاؤں پانی میں رکھیں اور دوسرے پاؤں کو پانی سے باہر رکھیں۔ آپ عامل بن جائینگے اس کے بعد جب بھی ضرورت پڑے اس عمل کو دشمن کے بالوں پر کر لیا کریں۔

الف لام جیم با الف رایا سمخائیل

بِحَقِّ اَلقَاهِرُ زابطش الشدیل انت الذی لا یطاق انتقامه

دشمن کی بیماری کی بندش:

طریقه عمل: یہ نقش دشمن کو بیمار کرنے کیلیئے ہے جو ناجائز طور پر تنگ و پریشان کرتا ہو۔ ایک بکرے کے گوشت کی دستی لیکر اتوار کے دن سورج نکلنے کے کچھ ہی دیر بعد لکھیں اور نقش کے نیچے دشمن اور اس کی والدہ کا نام درج کریں۔

ایک کالے کپڑے کا ٹکڑا لیکر اس کو کالے ہی مرغ کے خون میں تر کر لیں پھر اس نقش کو اس میں لپیٹ دیں جہاں آگ جلتی ہو وہاں دفن کر دیں تو ناجائز طور پر تنگ کرنے

دشمن پر فالج
کی بندش

والا شخص کچھ ہی دنوں کے اندر بیمار ہو جائیگا۔ جبتک یہ دستی نہ نکالی جائیگی شخص کو آرام نہیں آئے گا۔

نقش یہ ہے: اجب روبائیل بحق یا مذل

حح حح ع ۱۳ ص // سلح

مم ر لا ا X سلحح

ع ہ ہ م ۱۲ ح سلحح

دشمن کی تباہی و بربادی کیلئے بندش:

طریقہ عمل: یہ نقش ظالم کی بربادی کیلئے اس کو اتوار کے دن سورج نکلنے کے کچھ ہی دیر بعد اس طرح سے عمل کریں کہ قبرستان کی تھوڑی سی مٹی لیں۔

چوراہے کی مٹی لیں اور جو جگہ ویران ہو اس کی مٹی لیں پھر ان کو ملا لیں پھر اس دشمن اور اس کی والدہ کے نام کے تعداد کے مطابق پڑھیں۔ یہ عمل تین اتوار تک کریں اس مٹی کو دشمن کے مکان یا دوکان میں پھینک دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا اللّٰهُ يَاسَمِيْعُ يَاسَرِيْعُ يَابَاعِثُ يَابَدِيْعُ يَاعَدْلُ يَامُعِيْنُ يَافَعَّالُ

ظالم شخص کو بیمار کرنے کیلئے:

اگر کوئی شخص اتنا ظالم ہو کہ وہ ظلم سے باز نہ آئے تو اس عمل کو بروز منگل آدھی رات کو اٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کریں اور ہر رکعت کے بعد اس حالت میں دشمن کی بیماری کا تصور کر کے سورہ الم ترکیف اکیس بار پڑھیں۔ اس طرح سے تین بار یہ عمل دہرائیں۔ اس طریقہ سے چند یوم کرنے کے بعد دشمن بیمار ہو جائے گا۔

بندش برائے زبان بندی:

اگر کسی ظالم شخص کی زبان بند کرنی ہو اس شخص کا پہننے والا کپڑا لیکر اس میں اس

طرح لکھ کراس کے گھر میں ہی دفن کر دیں تو اس کی زبان بند ہو جائے گی۔

یابدوح یابدوح یابدوح

یابدوح یابدوح یابدوح

یابدوح یابدوح یابدوح

طریقہ عمل: اگر کسی ظالم شخص کی تباہی کرنا ضروری ہو اس طریقہ سے عمل کریں کہ ایک عدد کچی اینٹ لیں پھر اس پر چاقو سے سورہ تبت یدا لکھیں پھر اس کے نیچے دشمن اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر آگے تباہ وخراب لکھیں پھر چار سو چالیس بار اس سورہ کو پڑھ کر اس پر دم کریں پھر اس کو کسی کنوئیں میں پھینک دیں۔ اس عمل کو اتوار کے دن کریں۔

دشمن کی بربادی کیلئے:

یہ عمل اکیس دن کا ہے دشمن کی بربادی کیلئے ہے۔ نماز عشاء کے بعد کسی ویران جگہ پر یہ عمل کریں اور یہ عمل دشمن کے گھر کی طرف منہ کر کے کریں عمل کے دوران تصور دشمن کریں اور روزانہ دو سو چالیس بار پڑھیں۔ دوران عمل کسی سے اس کا ذکر نہ کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے سات بار آیت الکری پڑھ کر اپنے گرد حصار کر لیں یہ عمل کرنے کیلئے کسی آنے جانے والے سے بات چیت نہ کریں اور اس عمل کو جیٹھ منگل کو شروع کریں۔

بسم الله دی کمان بناواں الحمد کے ستے تیر چوں کونٹیاں دے سلطان پکاراں اون وانگویننز الم ترکیف فعل ربك باصحاب الفعیل دی کنك مارن گجے شیر توڑوگا گر توڑو بھانڈے کر دیو لیرولیر

بندش برائے دشمن کو تباہ کرنے کی:

اس عمل کو بعد از نماز عشاء کریں اور عمل کرتے وقت دشمن کو تباہ کرنے کا تصور کریں۔

حسبنا الله و نعم الوکیل ۲۶۴ بار پڑھ کر اور پھر یہ چالیس بار پڑھیں۔

وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ م بالکلندین ط اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِع مَّالَهٗ مِنْ دَافِعٍ

یہ عمل چالیس دن کا ہے۔

دشمن کی زبان بندی کیلئے بندش:

دشمن کے سر کے بال لیں اگر وہ نہ مل سکیں تو پھر کنواری لڑکی کے ہاتھ سے کچا دھاگہ سدیاہ یا نیلے رنگ کا کتوالیں۔ جو دشمن کے قد کے برابر ہو پھر اس شخص کا نام لیکر آیت پڑھ کر سات گرہ دیں یہاں تک کہ ایک گرہ نام لیکر نام پر اور سات گرہ دوسرے نام پر سات دیں پھر اس کو کسی ویران کنوئیں میں پھینک دیں تو دشمن کی زبان بندی ہو گی اور چغلی بخیلی بھی نہ کر سکے گا۔

ونختم علی افواهم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانو یکسبون

بندش برائے اذیت دشمن کی:

اگر دشمن بہت ظالم ہو اور بہت ضروری ہو کہ اس کو اذیت دینا ہے تو پھر چوراہے کی کنکریاں لیکر دم کر کے دشمن کے گھر میں پھینک دے۔

آیت: لو نشاء لطمسنا علیٰ اعینهم

چغل خوروں کی بندش:

اس تعویذ کو اپنے پاس رکھے یا جو چغل خوری کرتا ہو اس کے گھر میں دفن کر دے۔ اللہ کے فضل سے اس چغل خور کی زبان بند ہو جائے گی۔

۸۱۲	۸۱۰	۸۱۸	۸۲۱
۸۱۷	۸۰۶	۸۱۲	۸۱۶
۸۲۲	۸۲۰	۸۱۳	۸۱۰
۸۱۳	۸۰۹	۸۰۸	۸۱۹

بندش برائے دشمن نجات:

اگر کوئی شخص کسی دشمن کے پاس ہے اس کو قبضہ میں رکھا ہوا ہے اس کو چھوڑتا نہیں اور ناجائز ظلم کرتا ہے تو دشمن سے نجات کیلئے یہ پڑھے اور دشمن اس کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائے گا۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى و نِعْمَ النَّصِيْرَ ٥

بندش برائے حاسد:

اگر کسی شخص دشمن کو یا حاسد لوگوں کو جو کسی بھی طرح سے اپنی حرکتوں سے باز نہ آتے ہوں تو درج شدہ آیت کو پڑھ کر دم کرے ان کی زبان بند ہو جائے گی۔

وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ

بندش برائے تباہی دشمن:

اگر کوئی شخص کسی ظالم آدمی سے بہت تنگ ہو تو نمک کی ٹھیکری لیکر اس کی کنکریاں بنالے رات کے وقت اٹھ کر ۱۰۱ مرتبہ صاف کپڑا بچھا کر اس پر بیٹھ کر پڑھے۔ اس کے بعد آگ جلا کر پاس رکھ لے چالیس دفعہ ایک کنکر پر دم کرے اور چالیس دن اس طرح کرے۔ دشمن تباہ و برباد ہو جائے گا۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ فلاں هُوَ الْاَبْتَرُ هُوَ الْاَبْتَرُ هُوَ الْاَبْتَرُ هُوَ الْاَبْتَرُ هُوَ الْاَبْتَرُ

دشمن کا نام ابتر پر لے۔ ابتر لفظ تین مرتبہ پڑھیں۔

بندش برائے نفاق:

جس شخص کو نفاق کیلئے یہ عمل کرنا مقصود ہو تو وہ سہ شنبہ کو بوقت دو مرتبہ غسل کرے اور منہ جنوب کی طرف کر کے بیٹھ جائے۔ رائی یا سرسوں کے دانے اکتالیس جو پہلے سے پاس موجود ہوں ہر دانہ پر اکتالیس بار سورہ الکوثر کو پڑھ کر دم کریں۔ ہر دانہ تھوک کر جب هُوَ الْاَبْتَر پر پہنچے تو کہے فلاں بن ابتر اسی طریقہ سے تمام دانوں پر کرے پھر اس کے بعد دانے کسی جگہ دشمن کے گھر میں ڈالدے۔ کچھ ہی دنوں کے بعد دشمن میں نفاق اور بربادی ہو جائے گی۔

بندش حاسد کی زبان بندی کیلئے:

اگر کسی حاسد کی زبان بندی کرنی ہو تو یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے۔ اس نقش کو لکھ کر مچھلی کے منہ میں رکھ کر اوپر سے سی دیں۔

۲۹	۳۲	۳۶	۲۲
۳۵	۲۳	۲۸	۳۳
۲۴	۳۸	۳۰	۲۷
۳۱	۲۶	۲۵	۳۷

بندش زبان بندی کیلئے:

اگر کوئی شخص اس تعویذ کو لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھے بدی کرنے والے شخص کی زبان بند ہو جائے گی اور وہ تابعدار ہو جائے گا۔

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

بندش برائے دفع دشمن:

ان درج ذیل نقشوں کو کچی اینٹ لیکر اس پر لکھے دشمن اکتالیسویں دن کے اندر اندر برباد ہو جائے گا۔

۷۲۴	۷۱۷	۷۲۲
۷۱۹	۷۲۱	۷۲۳
۷۲۰	۷۲۵	۷۱۸

٨	٩٢٦	٩٢٩	١
٩٢٨	٣	٧	٩٢٨
٣	٩٣١	٩٢٣	٦١
٩٢٥	٥	٤	٩٣٠

بندش ایذا رسانی دشمن کی:

مہینہ کے شروع میں جس شخص سے دشمنی ہو اس کے نام کے اعداد نکال کر نقش مربع پُر کرے اور جس کو بیمار کرنا مقصود ہو تو نقش کو چھٹے خانے سے پر کریں اور جس کو ہلاک کرنا ہو تو آٹھ خانے سے پر کریں۔ سہ شنبہ کے دن کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ درج ذیل آیت دوپہر کے وقت تعداد موافق عددوں کے پڑھیں۔

آیت کے عدد ٢ ٣ ٤٠ ہیں اور اعداد نام دشمن کے جس قدر ہوں ان عددوں میں ادغام کرلیں اور نقش مربع پر کریں۔

فی قلوبھم مرض فزادھم الله مرضا ولھم عذاب الیم۔

٤	٣	٨
٩	٥	١
٢	٧	٦

بندش زبان بندی دشمن:

اگر کوئی بہت ظالم شخص ہو تو تنگ کرنے سے باز نہ آتا ہو تو اس کی زبان بندی کرنا ضروری ہو تو یہ عمل نہایت مجرب ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ

کوری ٹھیکری لیکر درج شدہ آیات کو لکھ کر کسی پرانے کنویں میں پھینک دیں۔

دشمن کی زبان بندی کیلئے بہت مجرم ہے۔

بندش دیگر زبان بندی دشمن:

اگر کسی کی زبان بند کرنا بہت ہی ضروری ہو تو اس عمل کو درج ذیل طریقہ سے کریں بہت اکثیر ہے۔ اس نقش کو زہرہ کی ساعت میں لکھ کر بائیں بازو پر باندھ لیں۔ دشمن کی زبان بند ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۱	۲۰۴	۲۰۹
۲۰۴	۲۰۸	۲۱۰
۲۰۷	۲۱۲	۲۰۵

بندش برائے زبان بندی کی:

یہ نقش واسطے زبان بندی دشمن ہے اگر کوئی دشمن انتہائی ہی بدزبان ہو اس کی زبان بندی مقصود ہو تو اس عمل کو کریں تو اس کی زبان بند ہو جائیگی۔
اس نقش کو لکھ کر دریا یا نہر کے کنارے دفن کر دیں جہاں پانی چلتا ہو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

دولاماوااا عہ

۹۹۹۱ صہصاالاوالہ۹

بستم زبان فلاں بن فلاں

دیگر: اخ ورس داح تسال ووہ لا ہ یا یا غفور یا غفو

اس کو لکھ کر اپنے سیدھے بازوں پر باندھیں دشمن کی زبان بند ہو جائیگی۔

بندش برائے جدائی کی:

اگر دو شخصوں کے درمیان جدائی ڈالنا ضروری ہو تو اس نقش کو مہینے کے شروع میں منگل کے دن ساعت زحل میں تانبے کی تختی پر کندہ کرا کے چولہے میں دفن کر دیں۔ آگ

رشتوں کی بندش تاکہ ازدواجی بندھن نہ ہو سکے

روشن رہے۔

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۱۳	۱۰	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

بندش برائے عداوت جدائی:

اگر کسی دو شخصوں کے درمیان جدائی ڈالنا بہت ضروری ہو تو وہ اس عمل کو کرے۔ دونوں شخصوں کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔

یا تاھر	ذاالبطش	الشدید	انت الذی
ذاالبطش	الشدید	انت الذی	لایطاق
الشدید	انت الذی	لایطاق	انتقامه
انتالذی	لایطاق	انتقامه	یاقاھر

فلاں بن فلاں علی بغض فلاں بن فلاں دونوں کی والدہ کا نام ضرور لکھیں۔

بندش برائے عداوت:

اگر دو فریقوں میں عداوت مقصود ہو تو اس تعویذ کو لکھ کر دھو کر پلانے سے عداوت پیدا ہو جائے گی۔

۹	۸۵	۲۱	۲۲	۲۱	۲۵
۷	۷۵	۹۳	۶۴	ھ	لا
۱۳	۵	ع	لا	ک	۴۲

بندش برائے عداوت:

لیموں کی لکڑی لیکر اس کی قلم بنائیں اور تیل کی سیاہی بنائیں۔ منہ میں سیاہ مرچ رکھ کر بروز منگل ان دونوں کے نام بمعہ ان کی والدہ کے ناموں کے جنکے درمیان نفاق کرانا ہو نقش لکھ کر ۴۲ دن تک جلائیں۔ عداوت اور بغض پیدا ہو جائیگا۔

د	عمہ	نحج لا ح٦	cc	ح	ے
د	٥عمہ	ص	لا ١	٦	لا٣ نحج٦ نحج
	مع	٦	ح لا	٦ح	٣
	دہ ح	٥	٦٠	١٠	
١٥ماشاہ		فلاں بن فلاں البغض والعداوت		بین فلاں بن	فلاں فدونوں جو ماہ دائما ابدا فتد

بندش برائے بغض ونفاق:

اگر کسی کے درمیان بغض و دشمن مقصود ہو تو یہ بہت ہی مجرب ہیں۔ ایک روٹی پکا کر اس کے چودہ ٹکڑے کر کے اس پر یہ نقش ترتیب سے لکھ کر پہلا نقش کتے کو کھلائیں آخری بلی کو پھر دوسرا کتے کو اور تیرھواں بلی کو ایک ہفتہ تک اس طرح کریں تو دشمنی پیدا ہو جائے گی۔ (۱) مجس (۲) حوکار (۳) محسا (۴) حلسہ (۵) ہاہی (٦) سمسمہ (۷) مملو۔ یہ ساتواں بار کتے کو کھلائیں۔

بندش برائے خواری دشمن:

اگر آپ کسی دشمن جو کہ بہت ہی ظالم ہو اس کی خواری چاہتے ہیں تو یہ عمل کریں۔

بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بارطرق

170 بار پڑھے ہر بار دشمن کا نام لیتا جائے۔ تو کچھ ہی عرصہ میں دشمن خوار ہو جائے گا۔

بندش برائے دشمن کی:

آنجور کے چھ ٹکڑے کر کے ہر ٹکرے پر سورہ تبت بغیر بسم اللہ کے ایک بار پڑھے اور دشمن کے گھر میں ٹھیکریاں ڈالدے تو دشمن بیمار ہو جائے گا۔

نیند بندی دشمن کی:

اگر دشمن کی نیند بندی کرنی مقصود ہو تو الو کی آنکھ لیکر دشمن کے سرہانے رکھ دے یا اپنے پاس ہی رکھے تو دشمن کی نیند بند ہو جائے گی۔

بندش برائے دشمن پر غنودگی طاری کرنا:

اگر کسی شخص پر غنودگی طاری کرنا مقصود ہو تو پھر پرانی قبر کی مٹی لیکر اس پر سات مرتبہ آیت پڑھے اور اس مٹی پر دم کرے۔ جس وقت دشمن سویا ہوا ہو اس پر ڈال دے تو اس پر غنودگی طاری ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ۔

بندش برائے دشمن کو بیمار کرنے کی:

اگر کسی شخص کو جو نہایت ہی ظالم ہو، ہفتہ کے دن ساعت زحل میں اس شخص کا پتلا موم سے بنا کر اس کو سیاہی لیکر کالا کر دے۔ اور ہفتہ کے دن کی پہلی ساعت یہ طلسم نیل کے پانی سے کاغذ پر لکھے اور میم کے درمیان اس کو لگا دے۔ پھر اس پتلا کو بمعہ طلسم عورتوں عورتوں کے ماہواری کو جہاں آگ جلتی ہو اس کے نیچے دفن کر دیں تو وہ شخص بیمار ہو جائے گا۔

ے ے ے وہ لعلوہ لا حاصل

و X سعاح ص ے ع ص ے ے ے حا ماعلواصدا یہ یہ ھلہ

بندش برائے بربادی گھر دشمن:

اگر کسی ظالم شخص جو بہت ہی تنگ کرتا ہے جو حد سے زیادہ ظلم کرنے والا ہے تو

اس کیلئے یہ عمل مجرب ہے۔

مسجد سے صفوں کے پچاس تنکے لاکران پر سورہ فیل پچاس دفعہ پڑھ کردم کرے اورجلا کردشمن کے گھر میں ڈالدے۔

بندش برائے عداوت:

یہ نقش عداوت کیلئے بہت ہی مجرب ہے۔ایک لیموں لیکراس پر یہ نقش لکھ کرکسی خاردار درخت جس کے پھل ترش ہوں نیچے دفن کردیں۔

۴	۱۰	۱
۲	۵	۸
۹	درمیان فلاں بن فلاں عداوت شد	۶

نوٹ: جادوگر کی سزا موت ہے جو مخلوق خدا کو ناجائز تنگ کرتا ہے۔

عہد الست

اگر انسان کے اندر خود بھلائی کرنے کا عنصر موجود نہ ہو تو وہ خود بھلائیوں سے محروم ہو تو ظاہر ہے کہ وہ کسی اور کی بھلائی تو نہیں کر سکتا بلکہ ہو گا یہ کہ وہ دوسروں کی بھلائیوں سے شیطان کی طرف جلنے لگ جائیگا اور اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ بھی بھلائی سے محروم ہو جائیں۔ ابو جہل کی مثال لے لیں۔ یہی حال اس کا تھا کہ وہ نبی مکرم شفیع المومنین کو نماز پڑھتے برداشت نہ کر سکتا تھا۔

ناکام لوگ وہ ہوتے ہیں جو بامراد انسانوں پر شیطان کی طرح حسد کرتے ہیں۔ اگر انسان خود کو شیطانی صفات سے بچانا چاہتا ہے تو پھر وہ خود کو کامیاب بنائے اور وفاداری اپنائے۔ جب انسان اللہ پاک سے وفاداری کا عہد کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہمت اور توفیق بھی عطا کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کے نفس کو پائیداری اور صبر کی دولت سے بھی مالا مال کر دیتا ہے۔

ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنی چاہیے کہ ہم کو حسد سے بچالے حسد کی وجہ سے انسان میں شیطانی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ حسد کی ہی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں جب دنیا کی چیزوں میں حسد اور رشک کا یہ حال ہے تو اخروی نعمتوں میں حسد اور شک کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ شیطان تو انسان سے حاسد ہے انسان بھی بعض اوقات حسد میں شیطانی صفات کو اپنا لیتا ہے۔ قرآن مجید ف میں شیطانوں کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک قسم جنی ہوتی ہے دوسری قسم انسی ہوتی ہے۔

شیطان جب خود عاجز آ جاتا ہے تو انسانوں میں سے شیاطین کو اپنی مدد کیلئے بلا لیتا ہے۔ اگر کوئی کسی کو راہ حق سے گمراہ کر دیتا ہے تو وہ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اگر نیکی کرتا ہے تو وہ بڑے رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔

نصیحت:

جب اللہ تعالیٰ انسان کو دولت و مال دیتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی راہ میں کرچ کرے۔ غریبوں کی مدد کرے۔ اچھے کاموں میں خرچ کرے تو اس میں برکت ہوگی اس میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا بلکہ بڑھے گا۔

وہی مال اس کا خدمت گزار ہوگا۔ دنیا میں ناز و نعمت سے زندگی سے بسر کرے اور آخرت میں خوشحالی اور حقیقت الماوکی میں صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کیساتھ ہو گا۔ اگر انسان اس مال و دولت سے اس قدر محبت کرنے لگ جاتا ہے کہ اپنے حقیقی مالک کو ہی بھول جائے جس نے دولت دی ہے تو پھر وہ دیا ہوا مال بھی چھین سکتا ہے۔ دی ہوئی نعمتیں بھی واپس لے سکتا ہے۔ انسان کے حال کو بھی بھول سکتا ہے۔ فقیر اور محتاج بھی کر سکتا ہے۔ رکاوٹیں اور بندشیں بھی لگا سکتا ہے۔

مسٹر بریوسٹر:

امریکہ کے اندر ایک بہت بڑے امیر ترین آدمی تھے اس کی بیوی بھی اتنی ہی خوبصورت تھی کہ اس کے بڑے چرچے تھے۔ میاں بھی بہت دولت مند تھا اور بیوی بھی بہت خوبصورت تھی۔ ایک دن دونوں میاں بیوی اپنے دیہاتی علاقہ میں گئے ایک دن ان کے نوکروں نے دیکھا کہ دونوں میاں بیوی اپنی خوابگاہ میں مردہ پڑے ہوئے ہیں دونوں کی لاشیں گولیوں سے چھلنی ہوئی ہیں لیکن ان کے مرنے کا راز کسی کو معلوم نہیں ہو سکا۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ جو لوگ دولت کے پجاری حسن کے پرستار ہیں ان دونوں کی بے کسی اور بے بسی بھی آپ کے سامنے ہے۔

دنیا کی حقیقت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دن اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ مجھے اپنی دنیا اصلی حالت میں دکھا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے پیارے پیغمبر میں تجھے اپنی دنیا کی اصلی شکل جلد ہی دکھا دوں گا چنانچہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگل کی طرف جا رہے

تھے کہ ان کو دور سے ہی ایک برقعہ پہنے عورت نظر آئی جس کا برقعہ بڑا بیل بوٹوں سے مزین تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اسے خوبصورت قیمتی برقعے کے اندر ضرور کوئی حور ہو گی وہ برقعہ پوش عورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے آ گئی اس عورت نے اپنے چہرے سے نقاب اٹھایا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیکھ کر حیران رہ گئے کہ برقعہ کے اندر سے بوڑھی عورت اور بدصورت ڈراؤنی شکل جس کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ تیری شکل اتنی بدصورت مکروہ ہے اس پر اتنا خوبصورت برقعہ کیوں پہن رکھا ہے اس نے جواب دیا کہ میں تو اس ظاہری خوبصورت لباس سے تو ہی لوگوں کو اپنے اوپر فریفتہ کر لیتی ہوں۔ دراصل میری حقیقی صورت یہی ہے۔ جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا تو اس کا ایک ہاتھ خون سے بھرا ہوا تھا اور اس سے خون ٹپک رہا تھا اور دوسرے ہاتھ پر مہندی لگی ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تیرا ہاتھ خون آلود کیوں ہے تو اس نے جواب دیا کہ جو شخص میرا شوہر بنتا ہے میں اس کو قتل کر دیتی ہوں میں ابھی ابھی ایک شوہر کو قتل کرا کے آئی ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ تیرا دوسرا ہاتھ مہندی سے کیوں بھرا ہے اس نے کہا کہ اب میں ایک دوسرے شخص کی دلہن بن رہی ہوں۔ آپ نے اس سے کہا کہ تیرے نئے شوہر کو تیرے اس خون آلود ہاتھ سے عبرت حاصل نہیں ہوئی اس نے جواب دیا کہ آپ اس بات سے حیران نہ ہوں کہ میں ایک ہی گھر کے اندر ایک بھائی کو ہلاک کر دیتی ہوں اور اسی وقت دوسرا بھائی مجھے اپنانے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے بہت سے سوال و جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئے تو لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دنیا کی اصل حقیقت کھل کر سامنے آ گئی تو نفسانی لوگ اس کے لباس پر مر جاتے ہیں۔

یہ ایک ایسا سبق آموز واقعہ ہے ہو سکتا ہے کہ عقل سلیم رکھنے والے لوگ نیک سعادت مند لوگ اس سے عبرت حاصل کر لیں اور اس خونخوار دنیا کے چنگل سے بچ سکیں۔

گوبسپ بوگیانی

اٹلی میں ایک بہت ہی امیر ترین آدمی گزرے ہیں۔ جن کا نام گوبسپ بوگیانی

تھا۔ جس نے امریکہ میں آ کر بے پناہ دولت اکٹھی کی تھی۔ اس نے اپنی رہائش گاہ میں ایک جھیل بنا رکھی تھی ایک دن اس نے جھیل کے کنارے لگے درخت سے اپنی گردن میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی۔ اس نے خودکشی سے قبل ایک رقعہ لکھ کر رکھ دیا تھا کہ مجھ کو اپنی اس طویل زندگی میں بہت تجربہ حاصل ہوا ہے کہ اگر انسان کو خوشی کی تلاش ہے تو وہ روپے پیسوں میں سے نہیں ملتی۔ میں ایک معمولی مزدور تھا اب کروڑوں کے حساب سے میرے پاس دولت ہے لیکن جب میں مزدور تھا اس وقت مجھے خوشیاں حاصل تھیں اب کروڑ پتی ہوں مگر مجھ سے وہ خوشیاں حاصل نہیں ہیں بہت افسردہ پریشان ہوں اس لیے ایسی زندگی سے موت بہتر ہے۔

اس سے نصیحت آموز سبق یہ ملتا ہے کہ جو لوگ روپے کو ہی ترجیح دیتے ہیں دولت کی عاجزی اور بے اثری کو تو دیکھو۔

سفلی ارواح کا مقام:

ایسی غیبی چیزوں کا روحانی جہانوں میں سب سے نیچے اور ادنیٰ عالم ناسوت کا اسفل ترین جہان ہے جہاں تمام سفلی نوس کا مسکن ہے اس میں جن بھوت شیاطین اور سفلی ارواح رہتی ہیں۔ انسانی وجود میں لطیفہ نفس ان سفلی مخلوق کے ہم جنس اور مشابہہ ہے تو بعض اوقات موقع پا کر جن شیاطین سفلی ارواح میں سے وہ ہم جنس مخلوق داخل ہو جاتی ہے اور اس سے مل کر اپنا اتحاد بنا کر انسان کے وجود میں اپنی رہائش اختیار کر لیتی ہیں جس طریقے سے پرندے اپنے گھونسلے بنا لیتے ہیں اور اپنے گھونسلے میں بآسانی آ جا سکتے ہیں اس طرح یہ بھی روح میں آ جایا کرتی ہیں۔ جن اور شیاطین اور سفلی ارواح کیلئے مسکن بن جاتا ہے جب اس قسم کی کوئی چیز انسانی جسم میں داخل ہوتی ہے تو اس کے تمام جسم دل اور دماغ پر قبضہ کر لیتی ہے اور جو مکان میں رہتا ہے اس کو بے دخل کر دیتی ہے اور پھر وہی چیز اس میں بولتی چلتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں عورتیں مرد آسیب زدہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا جن شیاطین اور سفلی ارواح ان کے وجود پر آسانی سے قبضہ جما لیتی ہیں۔ جن شیاطین اور سفلی ارواض بعض دفعہ بدنی اور عصبی امراض کا موجب بن جایا کرتی ہیں تو پھر وہ بظاہر دواؤں اور علاج

سے صحیح نہیں ہوتے۔ غرضیکہ انسانی جسم ایک برتن کی مانند ہے۔ سفلی روح اس میں حلول کر جاتی ہیں جس طرح برتن کے اندر پانی وغیرہ ڈالنے سے فوراً برتن کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

سچا واقعہ فرحان کا:

فرحان ایک ایسا حسین اور ذہین نوجوان تھا جس سے وابستہ لوگ دن رات خیر کی دعائیں مانگتے تھے اور بوڑھے ماں باپ کا سہارا تھا تو بہنوں کا امین بھی تھا وہ گھر میں چھوٹا ہونے کے باوجود بڑے بھائیوں والے فرض نبھاتا خوبصورتی اور سیرتی کی وجہ سے باہر دوستوں میں بھی عزیز تھا۔ دن رات محنت ان تھک محنت رات کو تھوڑی سی یار دوستوں سے گپ شپ اور سوتے وقت بوڑھے والدین کے پاؤں دباتا یہی اس کی زندگی کے معمولات تھے وہ کسی کو گزند پہنچانے کا سوچتا بھی نہ تھا مگر اسی کے یار دوست جو بچپن سے اس کو ہر بات ہر کام میں اپنے سے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے ان کی برداشت سے باہر تھا کہ ایک غریب والدین کا بیٹا ہونے کے باوجود اپنے چھوٹے سے علاقے میں اس کی بے پناہ عزت تھی جبکہ طیب خود ایک امیر باپ کا بیٹا تھا خوبصورت وہ بھی تھا مگر فرحان کے آگے ہمیشہ اس کی شخصیت دب جاتی اور ایک روز اس نے فرحان سے اس کے کپڑے پہننے کیلئے لئے اور چار چھ دن بعد دھلے ہوئے خوشبوؤں میں بسے واپس کر گیا فرحان کی غلطی کہ اسے ماں کے منع کرنے کے باوجود وہ سوٹ پیکٹ سے نکال کر پہن لیا اور اس کی کائنات گھوم گئی اس نے کام پر جاتے ہی بینک اور دکان سے تمام نقدی نکالی اور ہوا میں اڑا دی جو بچ گئی اسے آگ لگا دی کبھی سڑک کے بیچوں بیچ پاگلوں کی طرح بھاگنے لگا جیسے کوئی چیز اس پکڑ رہی ہو تو کبھی کسی راہ جاتے کو پکڑ کر مار مار کے لہولہان کر دیتا علاقے والے اس کے باپ کی اور بذات خود اس کی نیک نامی کی وجہ سے برداشت کر رہے تھے اور سب کہہ رہے تھے کہ فرحان پاگل ہو چکا ہے بوڑھا باپ اور ماں اس کے پیچھے پیچھے ہوتے اور وہ دوڑ لگا کر کسی بھی گاڑی پر چڑھ جاتا کبھی قبرستان بھاگ جاتا اور درختوں کے پتے توڑ کر کھانے لگتا کبھی قہقہے لگاتا اور کبھی رونے لگتا بڑے بھائی بھی اس کے پیچھے خوار ہوتے رہتے غرضیکہ تمام گھر والوں کا سکون برباد ہو گیا بوڑھا باپ جو کہ خود نیک و پرہیز گار تھا دن رات پڑھائی کرتا مگر کوئی حل

نظر نہ آتا آخر لوگوں کے کہنے پر اسے رسی سے باندھ کر دماغی امراض کے ہسپتال لے جایا گیا جہاں سے بجلی کے جھٹکے دے کر مزید ادھ موا کر دیا جاتا مگر جب وہ جنونی ہوتا تو کسی کے قابو میں نہ آتا جانے اس میں اتنی طاقت اور تیزی کدھر سے آجاتی۔ ادھر ادھر سے علاج اور تعویذ گنڈے کرانے کے بعد اس کی حالت میں تھوڑی بہتری آئی مگر کاروبار گھر اور صحت مکمل طور پر تباہ ہو چکے تھے۔ وہ جو لوگوں کے گھر پالتا تھا اب اس کے بچے کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح ٹیپو جو کہ ذہین و تعلیم یافتہ والدین کی اولاد تھا جن کے گھر اوڑھنا بچھونا ہی تعلیم تھا اور ٹیپو خود ایک سلجھا ہوا زمانے کی چالاکیوں سے پاک ایک ایسا لڑکا جس کا مقصد اچھی تعلیم اور اور اچھا گریڈ ہی رہا اس کے برعکس اس کے چچا کا اکلوتا بیٹا جس کو زندگی کی ہر آسائش کے ساتھ اچھے ٹیوٹر اور پڑھنا لکھنا مناسب اور اچھے سکول و کالج سب میسر تھا ہمیشہ رعایتی نمبروں سے پاس ہوتا میٹرک میں ٹیپو نے پورے بورڈ میں ٹاپ کیا اور انٹر میں بھی اسے تعلیمی وظیفہ حاصل کیا مگر اس کی حاسد چچی نے گھر بلا کر پیار و محبت سے اس کو ایسا تعویذ و گنڈوں سے بنا ہوا حلوہ کھلایا کہ وہ بھی مکمل طور پر پاگل ہو گیا تمام ڈاکٹری ٹیسٹ دوڑ دھوپ سب بے کار گئے اور وہ ذہنی طور پر مکمل پاگل ہو گیا طبیعت ٹھیک ہونے پر بھی وہ پہلے جیسا ہوشیار اور ثابت قدم نہ بن سکا اور پڑھے لکھے ماں باپ کا بیٹا آج اپنی تعلیم بھی پوری نہ کر سکا اور نہ ہی کاروباری معاملات میں آگے بڑھ سکا۔ ماں باپ کو اپنے جوان بیٹے کا اتنا شدید صدمہ لگا کہ جب بھی اس کو پاگلوں جیسی حرکتیں کرتے دیکھتے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

ایک واقعہ فقیر کا:

ایک دفعہ کا واقعہ بیان کرتا ہوں کہ کچھ لوگ ایک بوڑھے کو لیکر آئے کہ اس کو جن بہوت بڑی مدت سے تنگ کرتے ہیں۔ اس کا علاج کریں تاکہ وہ تندرست ہو سکے۔ بعض عامل حاضر تو کر لیتے ہیں مگر پھر ان کو اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے ان کو ڈنڈوں سے مارتے پیٹتے ہیں۔ خیر میں نے بوڑھے شخص کو اپنے سامنے بٹھایا اور دم کیا اور جن حاضر ہو گیا اس بوڑھے کا تمام حلیہ تبدیل ہو گیا۔ اس کا چہرہ انتہائی ڈراونا اور دہشت ناک ہو گیا اور جس

کی طرف بھی دیکھتا وہ گھبرا جاتا۔ بوڑھا تو بڑے شلوک منتر پڑھنے لگا جیسے کوئی بڑا پنڈت ہے۔ وہ مجھ سے ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگا کہ مہاراج کرپا کرو کہ میں ایک ہندو جوگی ہوں مجھ پر مہربانی کرو۔ مجھے کچھ نہ کہو۔ آخر میں نے اس کو جانے کی اجازت دے دی۔ پھر وہ بوڑا شخص ایک لمبی انگڑائی لیکر اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ پھر اس سے پوچھا کہ آسیب کے آنے پر تجھ کو ہوش رہتا ہے اس نے کہا کہ مجھے اس وقت کچھ ہوش نہیں رہتا اور نہ ہی میرا اختیار رہتا ہے۔

حوادثات:

ہمیں ان حوادثات پر بڑی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں دیکھا ہوگا یا کسی بڑے سے سنا تو ضرور ہوگا کہ ایک مکان ہے اس کے اندر سے مختلف قسم کی آوازیں آ رہی ہیں۔ بعض اوقات اندر سے کھٹ کھٹ کی آوازیں آتی ہیں۔ بعض دفعہ بڑی تیز قسم کی ہوا جیسے آندھی ہو کی آواز محسوس ہوتی ہے کیوں اردگرد کے مکانات ہلتے اور لرزتے محسوس ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تو یہ آوازیں انسانی مشابہت رکھتی ہیں۔ باجے، شہنائیاں بجنے کی آوازیں آتی ہیں حالانکہ ان کو بجانے والا کوئی نہیں ہوتا یہ تمام تر حوادث ہوائی ہوتا ہے۔ حالانکہ ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے اور یہ باقاعدہ ہمارے کانوں میں گونج رہی ہوتی ہیں۔

انسان پیدائشی گنہگار نہیں ہوتا:

اللہ تعالیٰ نے انسانی مخلوق کو پیدا فرمایا اور بڑا عظیم احسان بھی فرمایا ہے۔

بیشک وہ انسان دنیا کے کسی بھی مذہب میں پیدا ہوا ہو۔ چاہے عیسائیت میں پیدا ہوا ہو، چاہے بدمت میں پیدا ہوا ہو، چاہے یہودی. کے گھر میں۔ یہ مذہب انسان کو ازلی گنہگار ہونے کا سرٹیفکیٹ دیتے ہیں۔

ان کا نظریہ یہ ہے کہ انسان گناہ کی خاطر اس دنیا میں بار بار مختلف شکلوں میں پیدا ہوتا ہے حالانکہ انسان جب پیدا ہوتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے اور ہر گناہ سے پاک ہوتا ہے۔ انسان دنیا میں آ کر اچھائی برائی کے راستہ کا تعین خود کرتا ہے۔ جیسا کہ ہماری نبی کریم ﷺ

نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اور اس کا ماحول اس کو برے راستوں پر لگا دیتے ہیں۔ کچھ لوگ سننے میں آتے ہیں کہ یہ گناہ تو ہماری قسمت میں ہی لکھا تھا یہ کہنا سراسر غلط ہے بلکہ یہ انسانیت کی توہین ہے انسان اس دار فانی میں جو کچھ اچھا برا عمل کرتا ہے اس کا اپنا ہی کیا دھرا ہوتا ہے۔ جو لوگ جان بوجھ کو غلط کام کرتے ہیں پھر وہ ان کو قسمت سے تعبیر کرتے ہیں وہ بالکل ہی حقائق کے منافی ہیں۔؛

انسان کی زندگی کا آغاز تو انفرادیت یعنی شخصی زندگی سے ہوتا ہے تو لوگوں یا فرد ایک اکائی کی طرح ہوتے ہیں پھر اس کا دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے ایک مرحلہ دوسرے مرحلے کا پیش خیمہ ہوتا ہے آخر کار دائرہ تمام اکائیوں اور دائروں پر اس کے عمل سے حاوی ہو جاتا ہے۔

درسِ اخوت:

مذہب اسلام کے اندر تو قوم قوم پر درسِ اخوت کا ذکر موجود ہے۔ اسلام نے تو نسلی اور جغرافیائی امتیاز کیے بغیر ہی آپس میں بھائی بھائی قرار دیا ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس میں تو کوئی بھی ملکی حدود کی آب و ہوا اور رنگ و نسل حائل نہیں وہ سب ایک ہی ہیں اس کی برابری سب مسلمان ہیں۔

اسلام اونچ نیچ کے امتیاز کی نفی کرتا ہے۔ اسلامی اخوت یعنی بھائی چارے کا ایک نظریہ ہے۔ مسلمان تو ایک واحد جسم کی طرح ہیں اگر جسم کے کسی ایک حصے کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مسلمان تو مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہیں کرتا اس سے جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی اس کو نقصان پہنچاتا ہے۔

آپس میں بغض حسد کینہ ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اسلام میں اخوت کی مثال ہجرت مدینہ ہے۔ ہمارے لکھنے کا مقصد بھی یہی تو ہے کہ ایک دوسرے کے دکھ درد کو اپنا سکیں۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ملک کا ہر پیر و کار جواں بے تاب ہو جائے

زندگی کا نصب العین:

یہ بات زندگی کے نصب العین کے بارے میں بڑا گہرا تعلق رکھتی ہے۔
نصب العین کا سوال ہے کہ دنیا کے اندر انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے؟
یہ تمام تر جدوجہد، محنت ومشقت، کش مکش آخر کیوں اور کس لیے ہے۔ آخر وہ کیا چیز مطلوب ہے جس کی وجہ سے انسان دوڑ رہا ہے یہی مقصود مطلوب کا سوال انسانی زندگی کا عملی رخ اور اس کی رفتار متعین کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کے طریقے اور کامیابی کے وسائل اختیار کیے جاتے ہیں۔

نظریہ امام غزالیؒ:

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ انسانی حقیقت میں دو چیزوں کا نام ہے۔
جسم اور روح اور جس طرح جسم کی ایک خاص صورت اور شکل ہے اسی طرح روح کی بھی ہے۔ پھر جس طرح جسم کی صورت اچھی یا بری ہوتی ہے اور پھر جس طرح ظاہری صورت کے لحاظ سے انسان کو خوبصورت یا بدصورت کہا جاتا ہے روحانی صورت کے لحاظ سے اس کو خوش اخلاق یا بداخلاق کہا جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کے اندر قوت، علم، قوت، غضب، قوت، خواہش اور قوت عدل اگر چاروں قوتیں موجود ہیں تو ان قوتوں کے اعتدال کا حسن خلق ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی کم ہو گی تو وہ نا تمام جس طرح سے کسی شخص کے تمام اعضاء خوبصورت ہوں تو وہ کامل ہوتا ہے ورنہ ناقص۔

فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

کامل ایمان اور حسن اخلاق لازم وملزوم ہیں۔
کامل وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔
نیک ترین وہ شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔
اللہ کے بندوں میں سب سے پیارا وہ شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔
اگر تم لوگوں میں دولت سے آگے نہیں بڑھ سکتے تو اخلاق سے آگے بڑھ جاؤ۔

پیامِ اقبالؒ:

ہر لحاظ سے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری وقدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
ہمسایہ جبریل میں بندہ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشاں
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں قرآن

ضربِ کلیم

قربانی:

کوئی بھی کام کرنے کے لئے شوق ذوق جذبہ ایثار قربانی دینے کا اصول لازمی ہے اگر قربانی نہ دیجائے تو وہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔

قربانی چاہے مال کی ہو۔ چاہے دولت کی ہو یا وقت کی ہو یا پھر جان کی ہو۔ ان تمام صورتوں میں قربانی لازمی ہوگی۔

قربانی اسلامی اصطلاح میں خدا کی راہ میں قربانی دینا اور قربان ہو جانا ویسے تو لوگ اللہ کی راہ میں عیدین کے موقع پر جانور قربان کرتے ہیں۔ مگر جب تک اللہ کی راہ میں سب سے پیاری چیز کی قربانی نہ دی جائے۔ انسان اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا یہ قربانی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے دی جاتی ہے اور اس کا قرب حاصل کرنے کیلئے قربان ہونا پڑتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قربانی دینے کی رسم بڑی قدیم ہے انبیاء علیہ السلام کی تقلید بزرگان دین نے بھی کی ہے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا

ہے کہ انہوں نے بھی بہت قربانی دی انہوں نے تو اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ جنگلوں میں گذارا تھا اور پھٹے اور پرانے کپڑے پہن کر اپنے نفس کی قربانی دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے جنگلوں بیابانوں میں تقوی برضا اللہ پاک حاصل کرتے رہے۔ لیکن آج ہم لوگ اپنی زندگیوں پر نظر ڈال کر دیکھیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اندر قربانی کا جذبہ بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو وہ فقیری کیا ہے

سیرت:

لغت کے لحاظ سے کسی انفرادی شخص کا کریکٹر یا کردار کسی شخص کی سوانح عمری حالات زندگی کو بیان کرنا سیرت کہتے ہیں۔ جیسے کہ حضور نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی آپ کے اقوال اور افعال مبارکہ ہیں۔ جس طرح اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے اور خلفاء راشدین نے توجہ دی اور ان کے راستے اور نقش قدم پر چل کر جس طرح ان کا مقام بلند ہوا ان کو عزت شہرت ملی اور ترقی کی اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہم انہی کے چاہنے والے ہیں انہی کے ماننے والے ہیں ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زندگیوں کو کامیاب بنانے کیلئے ان کے نقش قدم پر چلیں۔ اگر ہم اس پر عمل پیرا ہوں گے تو ہماری ہی عزت ووقار میں اضافہ ہوگا پختہ کردار ہوگا آیئے ہم بھی اپنی سیرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

سیرت اگر نہ ہو تو صورت فضول ہے
خوشبو نہ ہو جس میں وہ کاغذ کا پھول ہے

ضروری وضاحت:

اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ حرام ناپسندیدہ چیزوں کے قریب ہرگز نہ جانا چاہیے ان سے دور ہی رہنا چاہیے اگر ان کے قریب جائیں گے تو پھر اس بات کو ذہن میں

ضرور رکھیں کہ ان کے قریب جانے سے ان کا استعمال ان کو اپنا لینا ضروری ہو جاتا ہے جس طرح ایک چرواہا اپنے جانوروں کو کسی دوسری شخص کے کھیت میں نہیں جانے دیگا تو وہ جانور نہیں جائینگے۔ اور کسی کے کھیت میں نہیں گھسیں گے اگر ان جانوروں کو رسی سے مضبوط باندھ کر رکھے گا تو وہ کہیں ادھر ادھر نہ جاسکیں گے اگر چرواہا جانوروں کو کسی شخص کے کھیت کے قریب لے جائیگا تو پھر وہ جانور کھیت میں جائیں گے اس لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے دل کو قابو میں رکھے تا کہ دوسروں پر بری نظر اور خیال نہ ہو سکے۔

جاہلوں سے کنارہ کشی:

اچھے نیک لوگوں کی یہ حقیقت ہوتی ہے کہ وہ جاہلوں کے منہ نہیں لگتے اگر ان کو کوئی ایسا شخص مل بھی جائے تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ ان سے الجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ ہی لغو کاموں، لغو باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں بلکہ وہ بے حیائی برے کاموں سے ہمیشہ دور ہی رہتے ہیں۔ نیک لوگوں کا یہ کام ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی نیک لوگوں کا لباس پہن لیں تو پھر وہ اسی راستے پر چلتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس سے بدنامی یا رسوائی ہو۔

سبق آموز حکایت:

کسی ایک بزرگ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے کسی دوسرے بزرگ دوست سے ملاقات کیلئے اپنے گدھے پر روانہ ہوئے تو راستے میں انہوں نے کچھ جانوروں کو دیکھا جو اس بزرگ کا ماتم کر رہے تھے جن کو ملنے کیلئے جا رہا تھا۔ گویا ان کا انتقال ہوا تھا۔ جانے والے بزرگ کو بہت افسوس ہوا کہ پیارے دوست کی زیارت بھی نہ ہو سکی۔ اپنے دل میں اس خیال کو لیے ہوئے وہ روانہ ہوئے کہ چلو جنازے میں ہی شرکت ہو جائیگی یا ایصال ثواب ہی کر لیں گے جب وہ بزرگ وہاں پہنچے تو دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کے دوست تو بالکل زندہ ہیں انہوں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ان کے دوست نے کہا کہ میں اس وقت خدا کی یاد سے غافل تھا تو اس نے میری موت کا اعلان کر دیا اور میری موت پر جانور ماتم کرنے لگ گئے۔ جو لوگ یادِ خدا سے غافل ہو کر دوسروں کی طرف رخ کرنے لگ

جاتے ہیں تو یہی کچھ ہوتا ہے۔

اجتناب:

جب انسان اپنے حقیقی مالک کی حقیقی حمد و ثنا اور تعریف اور اس کی یاد میں لگا رہتا ہے تو وہ برے خیالات سے برے کاموں سے بچ جاتا ہے اور جب وہی انسان خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر وہ ابلیس لعین کے شکنجے میں آ جاتا ہے اور اس کے دل کے طرح طرح کے وسواس پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں تو پھر وہ برائی کے کاموں میں لگ جاتا ہے کیونکہ اس کے دل سے خوف خدا مخلوق کی بھلائی کا عنصر بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے تو آجکل لوگ طرح طرح کے جرائم میں ملوث ہو رہے ہیں۔ یہ غفلت کا پردہ ان کو برے کاموں کیلئے آمادہ کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم کو یاد خدا سے غافل نہیں ہونا چاہیے اور مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے ہی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور برے کاموں سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔

پرعزم لوگ:

شریعت پر چلنا کوئی بزدلوں کا کھیل نہیں ہے لالچی لوگوں کا کھیل نہیں ہے۔ یہ نفس کی پیروی کرنے والوں کا کھیل نہیں ہے۔ یہ نفس کے غلاموں کا کھیل نہیں ہے۔ جو نفس کے کہنے لگ کر دوسروں کی سکون اور زندگیاں تباہ و برباد کرنے کے در پے ہیں یہ ان کا کھیل نہیں ہے۔ یہ حرص و طمع کی خاطر لوگوں کو برباد کرنے والوں کا کھیل نہیں ہے۔ یہ حشرات الارض اور ہر رنگ میں رنگ جانے والے بے رنگوں کیلئے یہ کھیل نہیں ہے۔ یہ کھیل تو جوانمرد بہادروں شیروں کا کھیل ہے جو دریاؤں کی روانی سے لڑتے ہیں اور ان کے بہاؤ کو پھیر دینے کی ہمت رکھتے ہیں ہر مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور اسی رنگ میں دوسروں کو رنگ دینے کا عزم اور حوصلہ رکھتے ہیں۔ سچا مسلمان بہادر تو دریا کے بہاؤ کے بہنے کیلئے نہیں بنایا گیا اس کی زندگی کا تو مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے دریا کو اس راستہ پر رواں دواں کرے جو صراط مستقیم ہے ایسے کام تو پرعزم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

آخرت:

اللہ تعالیٰ انسان کو آخرت کی نیت پر دنیا دے دیتا ہے اور دنیا کی نیت پر آخرت نہیں دیتا۔ آخرت کی نیت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ سنت عبادت کی روح اور اس کی ذات ہے جب انسان دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی طلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے تو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں بندگی محبت کرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے اور آخرت اور اللہ کا قرب اور جنت مل جاتی ہے اور ایسے کی دنیا عزت خدمت کرنے لگ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نصیب اچھا کر دیتا ہے کیونکہ تمام چیزوں کا اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے اگر انسان دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے روگردانی کرتا ہے تو خالق و مالک اگر انسان دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے روگردانی کرتا ہے تو پھر اس پر اللہ تعالیٰ غضب کرتا ہے اور آخرت میں بھی دنیا اور دنیا میں سرکشی کرنے لگ جاتا ہے اور مشکل سے ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اس کو وار کرے گی جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو عزت ملے گی۔

جیسا کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا اور آخرت دو سوتنیں ہیں جب تو ایک کو راضی کرے گا تو دوسری تم سے ناراض ہو جائے گی۔

ثابت قدمی:

لوگوں کی زندگیوں میں سب سے نازک موقع وہ آتا ہے جب وہ کسی کامیابی یا کامیابی سے دوچار ہوتے ہیں تو اس وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ مگر وہی اصل موقعہ ہوتا ہے کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ منزل مقصود کی خاطر جو راہ میں رکاوٹیں پیش آئیں خطرات پیش آئیں یا پھر دشمن جو تکالیف پہنچائیں طنز و مزاح ہو تو ان تمام چیزوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ بددل اور پست ہمت ہونے کی بجائے استقلال ثابت قدمی پیدا کرنی چاہیے۔ استقلال اور ثابت قدمی سے ہی ایسے لوگوں کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے اور مشکلات کو ختم کیا جاسکتا ہے اگر یہاں پر ثابت قدمی نہ رہے پاؤں متزلزل ہو جائیں اکھڑ جائیں تو پھر ایسی مشکلات اور مشکلات میں ڈالنے والوں کا سامنا کیسے کیا

غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ غصہ تو بہت بری چیز ہے اور نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔
اگر انسان کو غصہ آرہا ہو تو ہوش و حواس کو قائم رکھنا چاہیے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

جا سکے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ یا اللہ ہمیں ثابت قدم رکھ اور ظالم لوگوں پر ہم کو فتح اور غلبہ عطا فرما۔ ہماری حفاظت کو اپنے ذمہ میں لے لے۔ تو اس طرح سے انسان ناساعد اور کٹھ حالات کا مقابلہ بڑی دل جمی سے کر سکتا ہے۔ انسان کے اندر مصائب کیلئے قوت برداشت پیدا ہو جاتی ہے اور مشکل سے مشکل مراحل کو بھی بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ صبر کشادگی کا راستہ ہے۔ تمام معاملات میں احتیاط سے کام لینا ضروری ہے۔ غفلت انسان کو منزل سے دور کر دیتی ہے ہر خواہش نفس کے پیچھے بھاگنے والا تنکے کی طرح ہوتا ہے۔ شیطان طرح طرح سے انسان کو دھوکے دیتا ہے۔ لیکن انسان پختہ کاری، ثابت قدمی سے ہی وہ اس کے فریب میں نہیں آ سکتا۔ دنیا کی دولت کی جھنکار انسان کو اس کے فریب میں پھنسا دیتی ہے۔ ثابت قدمی بہت بڑی بات ہے۔

انفرادی معاملات:

کسی ظالم شخص سے درگزر کر لینا یا اس کو معاف کر دینا یہ ایک انفرادی فعل ہے اور ان کا تعلق ذاتی معاملات سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ذاتی معاملہ میں درگزر سے کام لینا چاہیے تو لے سکتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب ظالم قصوروار کے دل میں احساس شرمندگی پیدا ہو جائے اور آئندہ کیلئے اصلاح کر لے تو ایسے شخص کو معاف کیا جا سکتا ہے ورنہ آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ معاف نہ کریں۔ بعض اوقات ایسے بھی واقعات ہوتے ہیں کہ بدفطرت لوگ جن پر نرمی کرنے اور معاف کر دینے کا الٹا اثر ہوتا ہے وہ معاف کر دینے کو کمزوری تصور کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کو معاف کرنا بھی اپنے اوپر ظلم ہے۔

اگر درگزر کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاشرے میں استحکام رہتا ہے۔ باہمی حسد، بغض و عناد، عداوت ختم ہو جاتی ہے مگر یہ کام بہادر عالی حوصلے والوں کا ہی ہے۔ ایسے لوگوں کی عزت وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

حقوق العباد کو صحیح ادا نہ کرنا:

اکثر آج کے دور میں دیکھنے میں آ رہا ہے کہ لوگ حقوق العباد کی صحیح ادائیگی نہیں

کرتے۔ لوگ خودغرض نفسانفسی کے چکر میں پھنسے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کسی کو کسی کا بالکل بھائی بھائی کا خیال نہیں کرتا نہ کوئی پڑوسی کا خیال کرتا ہے۔ نہ کوئی رشتہ داروں کا خیال کرتا ہے۔ حالانکہ حقوق العباد کی ادائیگی ہر انسان پر لازم ہے۔ اصل میں یہ تو بندوں کے حقوق ہیں اگر اس فرض کو اچھے طریقے سے ادا کریں تو بڑی سماجی خدمت ہے تو جب ہم لوگ اپنے ماں باپ سے مخلص نہیں اور نہ ہی بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پردیسیوں، محلہ داروں سے مخلص نہیں ان کے دکھ درد میں شریک نہیں ہو سکتے۔ کسی محتاج کی مدد نہیں کرتے تو پھر لامحالہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے کے مترادف ہے۔ اسی لیے تو پھر ہم پر طرح طرح کی مشکلیں مصیبتیں آتی ہیں۔ طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو پھر ہم پریشانی کے عالم میں مارے مارے پھرتے نظر آتے ہیں۔ خدمت خلق حقوق العباد تو انسان کے دل پر فوری اثر کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو عبادت سے خوش کریں۔
رسول کو طاعت سے خوش کریں۔
مخلوق کو خدمت سے خوش کریں۔

ایک نصیحت آموز اور عبرتناک واقعہ:

یہ واقعہ جو بڑا ہی نصیحت آموز سبق ہے۔ اور عبرت ناک ہے۔ ہم سب کیلئے۔ ان واقعہ کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور مبارک کا ہے۔ ایک شخص تھا کہ اس کی وفات کا وقت جب بالکل ہی قریب آیا تو اس کی زبان سے کلمہ شریف جاری نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اطلاع کی گئی تو حضورؐ نے پوچھا کہ کیا اس شخص کی ماں زندہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضور اس کی والدہ زندہ ہے تو حضورؐ پرنور نے اس شخص کی والدہ کو طلب فرمایا۔ جب وہ حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا کہ لکڑیاں جمع کرو اور ان کو آگ لگا دو، پھر اس کے بیٹے کو آگ میں ڈال دو۔ اس بات کو سنتے ہی ماں تڑپ اٹھی اور کہنے لگی کہ اس کو آگ میں نہ ڈالو۔ حضور نے فرمایا اگر تم نے اپنے بیٹے کو معاف نہ کیا تو خدا اسے آگ میں ہی ڈالے گا۔ اس بات کو سن کر ماں نے

بیٹے کو معاف کر دیا اور اس کے بعد اس شخص کی زبان پر سے کلمہ شریف جاری ہو گیا اور وہ اللہ کو پیارا ہو گیا۔

یہ ہم سب کیلئے بڑا عبرتناک اور سبق آموز واقعہ ہے۔ ماں باپ کی نافرمانیاں کرتے ہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم تو طرح طرح کی مصیبتوں میں پھنس گئے ہیں۔ ہمارے کاموں میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ بندشیں لگ رہی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب ماں باپ ناراض ہوتے ہیں تو اللہ پاک بھی ناراض ہوتا ہے۔

نظریہ حیات:

اسلام نے تو زندگی کے ہر شعبے کے متعلق واضح ہدایات دے رکھی ہیں جو کہ ہر مسلمان کو بقدر ضرور معلوم ہونی چاہئیں۔ مسلمانوں کیلئے تو ابتدائی فرائض کا علم ہونا بہت ضروری بلکہ فرض عین ہے تاکہ مشکلات سے آگاہ ہوسکیں یہ ضروری بھی بالکل اس طرح سے ہے جیسے کسی بیمار شخص کو معالج ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے معمار مزدور کی ضرورت ہوتی ہے اس کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے۔ نہ جاننے کی وجہ سے ہی تو ہم لوگ گناہوں کی دلدل میں پھنستے چلے جا رہے ہیں جن سے نکلنا اب بڑا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

آخر یہ کائنات کس مقصد کی تکمیل کی خاطر پیدا کی گئی ہے۔ انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ و نائب بن کر آیا ہے۔ اس کی فلاح و کامرانی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اس ضابطہ حیات کے مطابق زندگی کو بسر کرے اور اپنی خودی کو پالیں اپنی نااہلیوں اور قابلیتوں، بلندیوں اور پستیوں سے روشناس ہوسکیں اگر اچھی تعلیم و ترتیب ہوگی تو وہ ان خوبیوں کو اجاگر کر دے گی اور انسان ان خوبیوں کو بروئے کار لا کر عظیم کارنامے سرانجام دے سکتا ہے ورنہ اچھا ماحول اور اچھی تعلیم و تربیت نہ ملنے کی وجہ سے سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی لیے تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ایسی زندگی بسر کریں جس کی بنیاد قرآن و سنت ہے۔

بقول علامہ اقبالؒ ؎

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

اصلاح کی ضرورت:

یوں تو ہر بالغ و نابالغ کے اندر تعلیم کو حاصل کرنے کا جذبہ اور شوق موجود ہوتا ہے۔لیکن اس کیلئے استاد کا ہونا بہت لازمی ہوتا ہے۔ اگر استاد نہ ہو تو پھر تعلیم کا سلسلہ چل نہیں سکتا۔ استاد ہی کی راہنمائی میں ہی نظام تعلیم کو آہستہ آہستہ آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ صرف کتابی علم نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جسمانی ذہنی قلبی اور روحانی اصلاح بھی ہو جاتی ہے جس سے انسان بڑی عادات کو ترک کر دیتا ہے اور اچھی عادات کو اپنا لیتا ہے جس کی وجہ سے ہر کوئی متاثر ہو سکتا ہے اور وہ طالب علم اپنے استاد اور شاگردوں کے کردار اخلاق مزید متاثر ہو کر اپنے اندر اعلیٰ قسم کے اوصاف و کمالات پیدا کر لیتا ہے جو دوسروں کیلئے مشعلِ راہ بن سکتے ہیں۔ اس لیے طالبعلم کا فرض ہے کہ اس کو جہاں سے بھی علم ملے حاصل کر لے۔ اسی میں انسان کی اصلاح کا راز پوشیدہ ہے۔

اہل علم و ادب کی محفل میں زندگی کا سراغ ملتا ہے
ظلمت دہر سے نکلنے کو جگمگاتا چراغ ملتا ہے

تم بھی اس کو دشمن سمجھو:

انسان کو جسمانی خوراک کا لالچ نہیں کرنا چاہیے۔ جسم فضلوں سے پاک ہوگا تو اسرار نور سے پر ہوگا جسم فضلوں سے خالی ہوگا تو ناپاکی دور ہوگی تو پاکیزگی حاصل ہوگی۔ شیطان تو دنیاوی چیزوں کے فائدے اور مزے بتا کر ان کو کھانے کی ترغیب دیتا ہے اور انسان کو فاکوں سے پکڑ کر حرص اور بری کمالات کی طرف لے جاتا ہے اور وسواس کے ذریعے صحیح راستے سے روک دیتا ہے۔ شیطان نے تو اپنے ہتھکنڈوں سے بڑے بڑوں کا مذاق اڑا دیا ہے لہٰذا اسکو اپنا دشمن ہی سمجھنا چاہیے۔

مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو ایذا دینے والے:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

(پارہ ۳۰ الروج)

ترجمہ: بیشک جنہوں نے ایذاء دی مسلمان مردوں اور عورتوں کو پر توبہ نہ کی ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے۔

تم بھی اس کو دشمن سمجھو:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط

(پارہ ۲۲)

ترجمہ: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے۔ دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے اور اللہ جھٹلانے والوں کو سزا دے گا اور رسولوں کی مدد فرمائیگا کہ دنیا کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ یعنی شیطان تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ گناہوں سے مزہ اٹھاؤ اللہ تعالیٰ حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا۔ لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ وصالح سے روکتا ہے اور گناہ ومصیبت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو اس کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت نہ کرو جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں۔

ظالم کا انجام:

ایک بڑا ظالم شخص تھا وہ غریب لوگوں پر ظلم کرتا ان کی لکڑیاں سستے داموں خرید کر مہنگے داموں بیچتا تھا۔ ایک دن اس کے پاس سے ایک نیک دل شخص کا گزر ہوا اور کہنے لگا کہ تو ایسا شخص ہے کہ تو ہر کسی کو ڈسنے سے باز نہیں آتا۔ تو اتنا ظالم ہے کہ تو الو کی طرح جہاں بھی جاتا ہے وہاں ہی ویرانی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس شخص نے بزرگ کی باتوں پر کوئی توجہ نہ

دی اس نے اسی طرح سے اپنا کام جاری وساری رکھا۔ ایک رات کو اس کی جمع کی ہوئی لکڑیوں کو آگ لگ گئی اور سب جل گئیں اتفاق سے وہی بزرگ شخص اس کے پاس سے گزرا تو وہ لوگوں کو کہہ رہا تھا کہ آگ پتہ نہیں کیسے لگ گئی تو اس بزرگ نے سن کر کہا کہ یہ آگ زخمی دلوں کے دھوئیں سے لگی ہے جن کے دلوں کو تو رنجیدہ کرتا تھا۔ دل کی تو ایک آہ سارے جہان کو پریشان کر دیتی ہے۔

اگر دنیا میں کوئی مظلوم ظالم سے بدلہ نہیں لے سکتا اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی طاقت ایسی نہیں ہے کہ اس سے بدلہ نہ لے گی۔

جوانی کی غلطیاں:

آج کے دور میں لوگ اپنے مقدس رشتوں کا بھی خیال نہیں کرتے ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی ماں سے بڑی سخت بدتمیزی کی۔ ماں بیچاری پریشان ہو کر ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئی اور رونے لگ گئی اور روتے ہوئے یہ کہنے لگی کہ میرے بیٹے شاید تجھے اپنا بچپن بھول گیا کہ تو آج مجھ سے اتنی سختی سے پیش آرہا ہے اگر تجھے وہ وقت یاد ہوتا کہ تو جب میری گود میں تھا اور بڑا مجبور تھا آج تم کو یہ پتہ ہوتا کہ میں نے تجھے کن کن مصیبتوں سے پالا ہے تو تو آج مجھ سے اس طرح ظلم نہ کرتا۔ میں آج بوڑھی ہو چکی ہوں اور تو جوان شیر کی طرح ہے۔ انسان کو جوانی کے نشے میں اتنا بھی بدمست نہیں ہونا چاہیے کہ مقدس رشتوں کا خیال ہی نہ رہے۔ والدین کا ادب واحترام تو ایک بہت بڑا فرض ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں کئی جگہ پر والدین سے حسن وسلوک کا حکم فرمایا ہے جو لوگ والدین کی نافرمانی بے ادبی کرتے ہیں تو وہ پھر طرح طرح کی تکلیفات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا سہارا بننے کی بجائے ان کو تکلیف پہنچائے تو خدا ہی جانتا ہے کہ بوڑھے ماں باپ پر کیا گزرتی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ باپ کا محبت سے ایک بار چہرہ دیکھنے سے حج کا ثواب ملتا ہے۔

انسان جب جوانی کی عمر کو پہنچتا ہے تو وہ جوانی کے نشے میں اپنے آغاز اور انجام

دونوں کو فراموش کر دیتا ہے۔

جن کے سر پر ممتا کی دعائیں ہیں
قسمت والے ہیں جن کی مائیں ہیں

چوروں کو پڑ گئے مور:

اس دار فانی کے اندر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو لوگوں کو مختلف طریقوں سے لوٹنے میں سرگرم رہا یہ اور بات ہے کہ یہ کسی کا اپنا اپنا طریقہ واردات ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک چور کسی شہر میں گیا تو اس نے وہاں سے ایک دوکان سے کچھ کھانے کی چیزیں خریدیں تو اس دوکاندار نے تولنے میں ڈنڈی مار دی اور قیمت بھی پوری ہی وصول کر لی۔ چور نے اس دوکاندار کو دیکھ لیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے بولا کہ اے میرے خدا میرے جیسے معمولی چوروں کو دوزخ میں نہ ڈالنا اس شہر میں تو ایسے ڈاکو موجود ہیں جو دن دہاڑے لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔

چوری کرنا بھی ایک جرم ہے لیکن کم تولنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔

یہ قابل غور بات ہے کہ ان جرائم کے اثرات ایک فرد تک قائم نہیں رہتے بلکہ پورے معاشرے میں پھیل کر ساری قوم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بھی تو اسی جرم کے تحت اللہ تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئی تھی۔

حسد ایک بڑی لعنت ہے:

کسی شخص کو کھاتا پیتا پھلتا پھولتا عزت آبرو میں رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا رنج کرنا اس کے زوال سے خوش ہونے کو حسد کہتے ہیں۔ ایک سپاہی جو بہت ہی نیک اور ایماندار آدمی تھا اس کے ساتھی اس سے بہت حسد کیا کرتے تھے۔ ایک دن بادشاہ نے سپاہی سے پوچھا کہ تیرے ہم منصبوں کی تیرے ساتھ کیا دشمنی ہے۔ اس سپاہی نے جواب دیا کہ اے بادشاہ سلامت کہ باقی تو میرے ساتھ ٹھیک ہیں صرف حاسد ہی ناراض ہیں ان

صرف ایک ہی مقصد ہے کہ میری قربت آپ سے چھن جائے۔ میں آپ سے دور ہو جاؤں تو وہ پھر بڑے خوش ہیں۔ اللہ ایسا نہ کرے۔ میرا تو کردار آپ کے سامنے ہے کہ میں کسی کا دل نہیں دکھاتا کسی کو کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ حاسد یہی کہتا ہے کہ فلاں کی نعمت چھن جائے اگر حاسد مر جائے تو اس مصیبت سے چھٹکارا مل جائے اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ اگر دن کا اندھا سورج کو دیکھ نہ سکے تو اس میں سورج کا کوئی قصور نہیں۔ سچ تو یہی ہے کہ حسد کرنے والا بڑا بیوقوف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہی دُعا مانتا ہے کہ یا اللہ فلاں سے نعمت واپس لے لے۔ اگر وہ یہی دُعا مانگے کہ یا اللہ تو نے اس کو یہ نعمت دی ہے تو مجھے بھی عطا کر دے تو یہ کتنی اچھی بات ہوگی۔

حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

حسد سے دل کو بچانا چاہیے۔

مومن اور حسد ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔

حسد کو چھوڑنے کی دوا ترک کر دینا ہے۔

حسد اور غیبت دونوں بری چیزیں ہیں:

حضرت شیخ سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں مدرسہ نظامیہ میں پڑھتا اور پڑھاتا تھا۔ میرا ایک ساتھی مجھ سے بہت حسد کرتا تھا ایک دن میں نے اپنے استاد محترم سے کہا کہ فلاں شخص میرے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے وہ مجھ سے بڑا حسد کرتا ہے۔ جب استاد محترم نے یہ بات سنی تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ حیرت ہے کہ تو اس کے حسد سے آگاہ ہو گیا ہے کہ وہ حسد کرتا ہے لیکن تم نے اپنے بارے نہیں سوچا کہ تو بھی غیبت کر رہا ہے اگر اس شخص نے دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنایا ہے تو دوسری راستے سے تو بھی وہیں پہنچ رہا ہے۔

کسی کے پیٹھ پیچھے غیبت برائی کرنا بڑا گناہ ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ غیبت سننے اور سننے سے دور رہنا چاہیے کیونکہ غیبت اعمال کو ختم کر دیتی ہے۔

غصہ عقل کو کھا جاتا ہے:

آج کل دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اکثر لوگ لڑائی جھگڑا کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا کرتے نظر آتے ہین ان میں ذرا سی بھی قوت برداشت نہیں ہوتی۔ شاید وہ طاقت سے دل برداشتہ ہو کر ایسا کرتے ہیں۔ گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے ایسا کام کرتے ہیں اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتے تو پھر وہ نقصان کر بیٹھتے ہیں۔

غصہ تو بہت بری چیز ہے اور نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ اگر انسان کو غصہ آ رہا ہو تو ہوش و حواس کو قائم رکھنا چاہیے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ غصہ کے بارے میں قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے کہ غصہ کی حالت میں اس پر قابو پانا ضروری ہے۔ کیونکہ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ وہ شخص برباد نہیں ہوتا جو اپنے غصہ پر قابو پا لے۔

دنیا مین وہی شخص سر بلند کرتا ہے جو غصہ پر قابو پا لے۔

غصہ کبھی کبھی کامل انسان کو بھی بیوقوف بنا دیتا ہے۔

بدتر شخص ہے جس کو غصہ آتا ہے۔

غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہو کر ندامت پر ختم ہوتا ہے۔

غصہ بڑھکتی ہوئی آگ ہے جو اسے پی گیا اس نے اس آگ کو بجھا دیا۔

اور جو نہ پی سکا وہ خود اس میں جل ہو گیا۔

کسی بزرگ نے ابلیس کو فرار ہوتے دیکھا اور وہ بزرگ حضرت جنید بغدادؒ کے پاس آئے تو آپ کو بہت غضب ناک پایا۔ ان بزرگ نے کہا کہ غصہ تھوک دیں کیونکہ غصہ کی حالت میں شیطان غالب آ جاتا ہے۔

حرص و طمع:

ایک شخص بڑی مفلسی کی زندگی گزار رہا تھا وہ اپنے گھر میں روکھی سوکھی روٹی کھا کر گزارا کرتا تھا ایک دن ایک شخص نے اس سے آ کر کہا کہ تم اتنی مفلسی کی زندگی گزار رہے ہو تو تم کو میں ایک بات بتاتا ہوں کہ شہر میں بادشاہ کی طرف سے روزانہ لنگر تقسیم ہوتا ہے وہاں

جایا کرو اور اپنے اور اپنے بال بچوں کیلئے لنگر لے آیا کرو۔ یہ بات سن کر مفلس آدمی اُٹھا اور بادشاہ کے لنگر خانے کی طرف چلا گیا۔ وہاں لنگر تقسیم ہو رہا تھا وہ بھی لائن میں لگ گیا۔ دھکے وغیرہ کھانے کے بعد اس کو کچھ نہ ملا اور کپڑے بھی پھٹ گئے اور ایک ٹانگ بھی تڑوا بیٹھا اور وہ زور زور سے رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے نفس جو تیرے کہے پر چلے اسکا یہی حال ہوا ہے۔ اب اپنے کیے کی سزا بھگت۔ ایسا شخص بڑا بدنصیب ہوتا ہے اس میں کچھ شک نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے گھر کی روکھی سوکھی دوسروں کے پراٹھوں سے بہتر ہوتی ہے۔

خیرات کھانے والے لوگ عزت ونفس سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ہاتھ پھیلانے پر جو چیز آمادہ کرتی ہے وہ حرص طمع ہی ہوتی ہے۔

اگر انسان صابر رہے تو وہ ہر حال میں مطمئن رہتا ہے اور اپنی زندگی باوقار طریقے سے گزارتا ہے۔

جو لوگ حرص طمع کی خاطر طرح طرح کے طریقے استعمال کرتے ہیں آخر ایک دن ان کو سزا مل ہی جاتی ہے۔

بدگوئی:

ایک بہت ہی نیک شخص تھا وہ کبھی کسی کی اپنی زبان سے برائی نہیں کرتا تھا۔ حتیٰ کہ دشمنوں کا ذکر بھی اپنی زبان سے بڑے اچھے طریقے سے کیا کرتا تھا ایک دن وہ فوت ہو گیا تو اس کو کسی نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ سناؤ کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہو رہا ہے اس بات کو سن کر اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آ گئی وہ بولا کہ میں دنیا میں ان باتوں سے بچتا کہ میری زبان سے کسی کے بارے میں کوئی برے الفاظ نہ نکلیں اس وجہ سے یوں میرا معاملہ صحیح رہا۔ بدگوئی، کلامی ایک بہت ہی برا فعل ہے ہر شخص میں عیب تلاش کرنے والا حسد کا شکار ہوتا ہے وہ دوسروں کی ترقی کرتے دیکھ کر اپنے دل کی آگ اس طرح سے ٹھنڈی کرتا ہے اس کے مقابلے میں سب کی بھلائی چاہنے والا ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہے۔

دن اور رات کی ساعتیں

عاملین حضرات کیلئے ان کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے جب بھی کوئی تعویذ وغیرہ لکھیں ان کو مدنظر رکھ کر لکھیں۔ کیونکہ کوئی ستارہ رات میں ہوتا ہے اور وہ اپنے وقت میں تاثیر رکھتا ہے۔

نقشہ یہ ہے:

دن رات	ساعت	ساعت ۲	ساعت ۳	ساعت ۴	ساعت ۵	ساعت ۵
	اول پہر	نقشہ ساعت		دوئم پہر		
شب شنبہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
روز شنبہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد

پہر سوئم

دن رات	ساعت	ساعت	ساعت	ساعت	ساعت	ساعت
شب شنبہ	مشتری	مریخ	مشتری	زہرہ	عطارد	قمر
روز شنبہ	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
یکشنبہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
شب شنبہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد

منحوس تاریخوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے:

طالع کے بروج کے موافق ہر ماہ میں لوگوں کے طالع پر ہے اس تاریخ میں ہر آدمی اپنے نام کے موافق معلوم کرے اور نیا کام کرنے سے پرہیز کرے۔

برج طالع حمل کی	۲_۶_۱۱_۲۰_۲۹
برج ثور کی	۲۸_۲۵_۲۳۴۹

برج سرطان کی	۲_۸_۱۳_۱۸_۲۸
برج اسد کی	۶_۱۱_۱۳_۱۶_۲۱_۲۵
برج سنبلہ کی	۶_۱۱_۱۳_۵
برج میزان کی	۲۲_۲۳_۲۸
برج عقرب کی	۴_۹_۱۳_۱۰_۲۴_۲۸
برج قوس کی	۴_۹_۱۳
برج جدی کی	۷_۲۲_۲۴_۲۵
برج دلو کی	۲_۱۲_۱۷_۲۰
برج حوت کی	۱۳_۱۴_۲۹

نقشہ بخورات: برائے عاملین

نمبر 1: زحل	عود_دال_گوگل
نمبر 2: مشتری	عطر_عنبر_مشک_زعفران_صندل_لوبان
نمبر 3: مریخ	عود_لونگ_لوبان_سفید در_جوز گوگل
نمبر 4: شمس	عود_صندل_سرخ وسفید_عنبر_اگر_شکر_لوبان_سفید عطر_
نمبر 5: زہرہ	عطر_سہاگ_مشک_صندل_سرخ وسفید زعفران_لوبان_پھول
نمبر 6: عطارد	عود_لوبان_نخ_قشور_اسکندر
نمبر 7: قمر	کافور_عطر_لوبان_عود

عامل کو چاہیے کہ عمل کرتے وقت طالب ومطلوب کے طالع کے موافق ان درج ذیل بخورات کی دھونی دینی ضروری ہے۔

اصول

تمدن واخلاق کے دو رہنما اصول ہیں۔

پہلا اصول: خودغرضی کو ترک کرنا۔

دوسرا اصول: کمزور لوگوں کی دستگیری کرنا ہمسائیگی کی ملحوظ خاطر رکھنا۔

آج کے دور میں ہر شخص اس بات کو جائز خیال تصور کررہا ہے جس بات میں اس کو اپنا فائدہ نظر آئے وہی اختیار کر لیتا ہے۔ حقیقت میں اسی خودغرضی نے دنیا کو جہنم کا ایندھن بنادیا ہے اصل میں اپنے فائدہ کرنے سے پہلے دوسروں کا بھی فائدہ سوچنا چاہیے مگر آج اس دور میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دوسروں کے نقصان سے بے پرواہ ہو کر زندگی گزارتے ہیں اپنے تھوڑے فائدہ کیلئے دوسروں کا بڑے سے بڑا نقصان کرنے سے بھی ہرگز نہیں کرتے۔

ہوا میں اڑنا:

بزرگ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور ولی ہونے میں ان کی کرامات سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا حضرت مخدوم جہانیاںؒ فرماتے ہیں کہ ایک ولی کے لیے ممکن ہے کہ وہ ہوا میں اڑے اور پانی پر چلے اس کیلئے زمین وآسمان کی تنابیں کھینچ جائیں۔ لیکن وہ اس وقت تک ولی نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی گفتار کردار رفتار میں اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیروکار نہ ہو۔

وہ ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ایک درویش کے پاس پہنچا۔ تو وہ میرے پہنچنے سے کچھ دیر بعد غائب ہوگیا پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ واپس آیا دیکھا تو اس کی آنکھیں اشکبار تھیں ان سے دریافت کیا کہ تم کہاں چلے گئے تھے تو اس نے جواب دیا کہ میں عالم ملکوت میں چلا گیا تھا میں نے پوچھا کہ تمہاری آنکھیں کیوں اشکبار ہیں انہوں نے کہا کہ لوگوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ دنیا میں غرق ہورہے ہیں اور اپنی خبر کوئی نہیں رکھتے۔ اس لیے میری آنکھیں اشکبار ہوگئیں کہ وہ اپنی چند روزہ کی زندگی میں ہی مردار پر

جان دے رہے ہیں۔ اللہ کے نیک بندوں کا مقابلہ تو نہیں کیا جا سکتا ان لوگوں کے پاس اللہ کی دی ہوئی حقیقی روشنی ہوتی ہے۔

جادوگر لوگ جو ہوتے ہیں ان کے پیچھے شیطانی قوت ہوتی ہے۔ جو ہمیشہ خدائی حقیقی کا مقابلہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ شیطان مردود تو اللہ کی بارگاہ سے ٹھکرایا گیا اور وہ بنی نوع انسان کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہے گا لیکن اہل حق لوگ اس کی لپیٹ میں نہیں آتے۔

نفس کے خلاف لڑنا:

کچھ لوگ تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو باہر کا جو ہمارا دشمن تھا اس کو مار ڈالا ہے اصل میں بات ہے کہ باہر کے دشمن سے زیادہ دشمن اندر کا ہے۔ اپنی باطنوں کا دشمن جو بہت ہی زیادہ بدترین ہے۔ اس دشمن کو مارنا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ نفس تو دوزخ ہے اور دوزخ اژدھا کی مانند ہے جو دریاؤں، سمندروں سے بھی نہیں بھرتا۔ اس کی پیاسیں نہیں بجھتی اس دوزخ میں تو پتھر اور سنگدل انسان داخل ہوں گے۔ اللہ کے سواہ کون ہے جو اس گمان کو کھینچے تو تیر کی طرح سیدھا ہو جا اور اللہ کی کمان سے چھوٹ جا اپنے پیارے نبیؐ کے پیارے اس باطنی جنگ میں لگے ہوئے ہیں اللہ پاک سے وہ قوت چاہتے ہیں جو سمندروں کو چاک کر دے۔ وہ شیر بننا آسان ہے جو دوسرے کو چیر پھاڑ ڈالے۔ ہم تو وہ شیر بننا چاہتے ہیں جو اپنے آپ کو شکست دے دے تا کہ اللہ پاک آپ کی مدد کرے۔ اللہ کا ہی شیر بن جائے اور نفس مغرور کو شکست دے سکیں۔ ایک مومن کے دل میں بھی فاسد خیالات آ سکتے ہیں۔ لہٰذا بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اہل ایمان کا کام ہے کہ وہ بد خیالات سے ڈرتا رہے۔ شیطان کا وہ مذاق اڑاتا ہے جو اپنے آپ کو بہت پارسا سمجھا ہے۔ شیطان بھی بہت اہل علم تھا انسان پر مخفی حالات کھلتے ہیں تو اس کے ماننے والے بڑا واویلا کرتے ہیں جب شیطان کا باطنی عیب تکبر کھلا تو اصلیت ظاہر ہو گئی۔ جب تک انسان کھوٹی پرکھا نہیں جاتا کھرے کھوٹے سب یکساں معلوم ہوتے ہیں۔

نامی بغیر مشقت کوئی نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

ایک واقعہ:

کسی ملک کا ایک بادشاہ تھا جو بہت ہی عادل اور بڑا نیک دل تھا۔ اس کا ایک وزیر تھا جس کا نام شیریکن تھا شیر یگن وہ بھی بڑا ذہین اور عقلمند تھا اور بڑا خدا ترس تھا۔ جب بھی کبھی بادشاہ اس کو کوئی کام کہتا تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا پھر بادشاہ کے حکم پر سنجیدگی سے غور کر کے وہی کام کر دیتا جس کی وجہ سے بادشاہ اس پر بہت خوش تھا اور دوسرے وزیر جو تھے اس سے بڑا حسد کرتے تھے اور اس کی کوئی نہ کوئی خامی کو ڈھونڈنے میں لگتے رہتے تھے۔

ایک دن ان کو پتہ چلا کہ شیر یگن نے غریب لوگوں کو قرضہ اس شرط پر دے رکھا ہے کہ جب بادشاہ مر جائے گا تو پھر واپس کر دینا دوسرے وزیروں نے یہ بات بادشاہ کو بتا دی اور اسے بڑا بھڑکایا کہ دیکھو بادشاہ سلامت شیر یگن نے ایک تو قرضہ دیا اور وہ بھی اس شرط پر کہ بادشاہ مر جائے تو قرضہ واپس کرنا۔ بادشاہ سلامت یہ کتنی دکھ اور حیرت کی بات ہے کہ اس نے قرضہ دینا ہی تھا تو ویسے ہی دے دیتا۔ تمہیں مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ بادشاہ کو یہ باتیں سن کر بڑا غصہ آیا اس نے شیر یگن کو فوری طور پر دربار میں بلوایا اور اس سے بات کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت یہ سب جو آپ کو انہوں نے بتایا وہ صحیح ہے دراصل بات یہ ہے کہ حضور والا میں نے واقعہ قرضہ لوگوں کو اس شرط پر ہی دیا تھا حقیقت میں بات یہ ہے کہ قرضہ اس لیے دیا تھا کہ غریب لوگ خوش ہو جائیں مجھے یہ بھی پتہ تھا کہ وہ قرضہ واپس نہیں کر سکیں گے۔ آپ کے مرنے کے بعد وہ لوگ خوش ہو جائیں گے کہ ہمیں قرضہ تو دیا تھا مگر بادشاہ کے مرنے کے بعد واپس نہیں کر سکیں گے اور خوش ہونگے کہ بادشاہ کیمرنے کے بعد قرضہ واپس نہیں کرنا پڑے گا اور کہیں کہ بادشاہ تو مر گیا لیکن پیسے نہیں لیے۔ تو بادشاہ سلامت قرضہ دینے کا سارا سہرا آپ کے سر ہے۔ بادشاہ یہ بات سن کر بڑا خوش ہوا۔ اُس نے حاسدین وزیروں کو بڑی لعن طعن کی اور حاسدین اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ بادشاہ نے حاسدین کی تنزلی کر دی اور شیر یگن کے عہدہ میں اور ترقی کر دی اس طرح سے حاسدین اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

واقعہ ہاروت ماروت:

اللہ پاک کی ذات پاک بہت بڑی ہے اس کے آگے کسی کی دم مارنے کی کیا مجال ہے۔ شیر کے آگے بھینس کو کیا اطمینان ہو سکتا ہے۔ انسان کے اندر روح کی وجہ سے عقل ہے۔ روح انسان کو مختلف حرفوں کی آواز میں منہ سے خارج کرتی ہے کبھی اچھے الفاظ جو منہ سے نکلتے ہیں وہ دوستی اور صلح پیار محبت کا سبب بن جاتے ہیں اور کبھی ایسے الفاظ بھی نکلتے ہیں جو دشمنی پیدا کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پانی ہی کو فرعون پر بھاری اور خوفناک کر دیا اللہ پاک ہی ہے جو زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ ہاروت ماروت نے تکبر غرور کی وجہ سے مار کھائی ان کو اپنی پاکدائی پر بڑا فخر گھمنڈ تھا۔ جب دنیا کی بدکاری اور گناہ کے کام ان پر ظاہر ہوئے تو وہ ان پر غصے سے اپنے ہاتھ چباتے لیکن آنکھوں سے اپنا عیب نہ دیکھتے، بدصورت نے آئینہ دیکھا غصہ کیا اور منہ پھیر لیا۔ خود میں جب دوسرے لوگوں کے گناہ دیکھا ہے تو غصہ میں آگ بگولا ہو جاتا ہے اس تکبر کو وہ دین کی حفاظت بنا تا ہے لیکن وہ اپنے ہی اندر کے دین ذلیل نفس کو نہیں دیکھتا۔ ہاروت ماروت سے خدا نے فرمایا کہ شکر کرو کہ تم شہوت جیسی چیز سے بچے ہوئے ہو اگر وہ چیزیں تم پر حول دوں تو آسمان تم کو قبول نہ کرے جو پاکدائی تم میں ہے وہ میرے بچانے اور حفاظت کرنے کی وجہ سے ہے ورنہ شیطان تم پر غالب آجاتا۔ اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کونہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جادو بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش میں ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو تو وہ ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا۔ نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ اور بیشک کیا بڑی چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کس طرح انہیں علم ہوتا ہے۔

فراز شاہ وچ ماچسٹر

وجدان کیا ہے؟

وجدان جو ہوتا ہے اس کا تعلق انسان کے باطنی احساسات کیساتھ ہوتا ہے۔ انسان کے باطنی احساسات کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اس کو روکا نہیں جاسکتا۔ اس لیے وجدان جو ہوتے ہیں ان کی محسوسات اعلیٰ درجے پر ہوتی ہیں۔ انسان حواس کو تو معطل کر سکتا ہے مگر وجدان کو معطل نہیں کر سکتا۔

انسان کا اختیار بھی ایک وجدانی چیز ہے بندے کا اختیار بھی معیشت الٰہی کے تابع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایسے راستے بنا دیئے ہیں کہ شیطان ان میں سے دخل اندازی نہیں کر سکتا اگر بندہ ان کو اپنے اکتیار سے چھوڑ دے تو پھر یقینی شیطان کی مداخلت شروع ہو جاتی ہے تو پھر اللہ کی طرف سے انسان پر کسی قسم کا کوئی جبر نہیں۔ انسان اللہ کے بنائے ہوئے راستے پر چلے گا تو شیطان اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

نبی پاک کا فرمان مبارک:

اگر کسی شخص کی اچھی حالت ہو پھر اس کے بعد بری حالت آجائے تو وہ بڑی زبردست تکلیف دہ ہوتی ہے۔ جو شروع ہی میں مفلس ہو وہ اس قدر قابل رحم نہیں ہوتا جس طرح کہ ایک شخص مالدار ہو پھر وہ مفلسی کی حالت میں آجائے جو شخص پہلے عزت دار تھا پھر وہ ذلیل ہو گیا۔

اور وہ عالم جو جاہلوں میں پھنس گیا وہ بہت زیادہ قابل رحم ہوتا ہے۔ ایسے تینوں شخص ہی بڑے قابل رحم ہوتے ہیں کیونکہ عزت کے بعد ذلت ہونے کی وجہ سے وہی تکلیفیں ہوتی ہیں جو بدن کا عضو اگر کٹ جائے تو ہوتی ہے جو شخص ایکبار کسی چیز کا مزہ چکھ لیتا ہے تو پھر اس کو اس کی یاد ستاتی ہے تو یہ تو وہی کرتا ہے جسے اپنے گناہ کا احساس ہو جائے اگر کسی کو احساس ہو جائے کہ وہ راستہ سے بھٹک گیا ہے تو وہ پھر وہی کرتا ہے۔

ضرورتوں کا پورا کرنا:

ایک اللہ کے بڑے نیک بزرگ تھے جب بھی لوگ ان کے پاس آتے تو وہ ان کو

دیکھ کر لوگوں کی ضرورت پوری کر دیتے لوگوں نے ان سے پوچھا کہ حضرت صاحب آپ ان لوگوں کی دل کی بات کو کیسے جان لیتے ہیں تو اس نیک بزرگ نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کا دل جنت کی طرح احتیاج سے خالی ہے اس میں سوائے عشق الٰہی کے اور کچھ نہین ہے۔ ہمارے دل میں جو کچھ ہوتا ہے وہ مانگنے والے کا عکس ہوتا ہے اس طریقے سے ہم آنے والوں کی ضرورت کو جان جاتے ہیں جب انسان کے دل میں گدلا پن نہ رہے گا تب ہی اس میں بیرونی عکس نظر آئین گے بدن بھی تو کیچڑ سے بنا ہوا ہے اس کی صفائی کرنے کیلئے بڑی محنت کرنا پڑتی ہے جب دل کی صفائی ہو جائی گی تو ہر خارجی چیز کا عکس اس مین اس کو نظر آنے لگے گا۔

جب انسان راہ طریقت میں کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو خود دکھا دیتا ہے اگر انسان فناہ کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کو بقا کا راستہ ملتا ہے اور اللہ پاک کی طرف بلندی نصیب ہوتی چلی جاتی ہے۔

اگر انسان کو انجام کی بھلائی پر یقین ہو تو اس کے لیے مقصود کے حصول کیلئے تکالیف آسان ہو جاتی ہین انسان اپنی غفلت کی وجہ سے حقیر اور ادنیٰ حاصل کرنے مین لگا رہتا ہے اور اعلیٰ مقصد کو چھوڑ دیتا ہے اور دنیاوی اسباب کو ہی سب کچھ سمجھ لیتا ہے مگر جو اسباب کے پیدا کرنے والا ہوتا ہے اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ جو لوگ اسباب پیدا کرنے والے پر یقین و اعتقاد رکھتے ہین اسباب ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جاتے ہیں۔

نظر بد کتنی بری چیز ہے:

انسان اپنے آپ کو نہیں دیکھتا وہ دوسروں کو دیکھتا ہے اپنے عیوب کو نہیں دیکھتا۔ دوسرے لوگوں کے عیبوں کو دیکھتا ہے۔ جیسے مور اپنے پیروں کو نہیں دیکھتا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطیوں کوتاہیوں پر نظر رکھے ورنہ اس کی نیکیوں کو نظر لگ جائے گی نظر بد کی بہت بری تاثیر ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ اور قریب ہے کہ کافر لوگ تمہیں اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ چلتے چلتے پھسل گئے حالانکہ کوئی بارش

نظر بد کتنی بری چیز ہے

کچھ نہ تھا حضور کو پھسلنے پر بڑا تعجب ہوا۔وحی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ کسی کافر کی نظر بد اتنی سخت تھی کہ آپ صرف پھسلے اور اگر کوئی اور ہوتا تو ہلاک ہو جاتا۔لوگوں نے حضور کو بتایا کہ اس وادی کے لوگ اپنی نظر بد کی وجہ سے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔

نفس کے قیدی:

کچھ ایسے وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو ہر قسم کی جسمانی وروحانی غذا اللہ کی طرف سے حاصل ہوتی رہتی ہے کچھ ایسے لوگوں کا بھی تذکرہ کر دینا ضروری ہے کہ جو ان کے مقابل لوگ نہیں۔ایک دنیا دور میں مکاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس لیے وہ صحیح راستہ طے نہیں کر سکتا۔اہل اللہ جو ہوتے ہیں ان کا آپس میں بھائی چارہ ہوتا ہے ان لوگوں کی کی ایک دوسرے سے کسی قسم کی بھی کوئی مخالف رنجس نہیں ہوتی۔ان کے لیے تو آخرت کی نعمتیں اور خوشیاں لازوال ہوتی ہیں دنیا دار ہی اپنے نفس کے بندے ہیں نفس جو ہوتا ہے وہ بے وفا ہے اس لیے دنیا دار بھی بے وفا ہی ہوتے ہیں۔نفس کا میلہ جو ہوتا ہے وہ فسق وفجور ہوتا ہے۔دنیا دار جتنا مرضی ذہین اور پڑھا لکھا ہو اگر وہ آخرت سے غافل ہے تو وہ مردہ ہی ہے دنیا دار کو جب بھی کبھی ہدایت نصیب ہوتی ہے تو یوں سمجھ لیں کہ مردہ روح میں جان پڑ گئی ہو۔نفس تو انسان کو دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے اور بڑا یقین دلاتا ہے کہ عمر بڑی لمبی ہے اس دنیا ے مزے لے لو نیکی بعد میں کر لی جائیگی۔

بے عقل وہ آواز تلاش کر جو کبھی نہ گمنام ہونے والی ہو۔اور وہ تو حاصل کر جو کہیں غروب نہ ہونے والا ہو۔

وہ نور تو صرف اور صرف اہل حق لوگوں کے پاس ہی ہے۔

ماں کی برکت سے:

حضرت یزیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر پر گیا تھا جب میں سفر سے واپسی سے اپنے گھر کے دروازے پر پہنچے تو دروازے پر کان لگا کر سنا تو میری والدہ وضو کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں کہ یا اللہ میرے مسافر بچے کو راحت سے رکھنا۔اس کو خوش رکھنا یہ سن کر پہلے تو

بہت روئے پھر دروازہ پر دستک دی تو والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کون ہے تو عرض کیا کہ تیرا مسافر بچہ تو انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ فرمایا کہ تم نے اتنا لمبا طویل سفر کیا ہے کہ روتے روتے میری بصارت ختم ہوگئی اور غم کی وجہ سے کمر جھک گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جس کام کو میں نے بعد کیلئے چھوڑا تھا وہ پہلے ہی ہو گیا اور وہ میری والدہ کی کوشنودی تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو جتنے بھی مراقبے حاصل ہوئے ہیں وہ سب کے سب میری والدہ کی اطاعت فرمانبرداری کی وجہ سے ملے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری والدہ نے پانی مانگا لیکن اتفاق سے اس وقت گھر میں پانی نہ تھا میں نے گھڑا اٹھا کر نہر پر جا کر گھڑا بھر لایا لیکن مجھے دیر ہوگئی اس وجہ سے میری والدہ صاحبہ سو گئیں اور میں رات بھر پانی لیے کھڑا رہا۔ اتنی سردی تھی کہ وہ پانی برتن میں ہی جم گیا۔ جب والدہ بیدار ہوئیں تو میں نے ان کو وہ پانی دیا انہوں نے کہا پانی رکھ دیتے اتنی دیر کیوں کھڑے رہے۔ میں نے عرض کی کہ اس قوت سے کھڑا رہا ہوں کہ آپ کہیں بیدار ہو کر خود پانی نہ پی لیں۔ آپ کو تکلیف نہ ہو۔ یہ سن کر والدہ صاحبہ نے مجھے دعائیں دیں ایک دفعہ والدہ نے حکم دیا کہ دروازے کا ایک پٹ کھول دو لیکن میں رات بھر اسی پریشانی میں رہا کہ معلوم نہیں داہنا پٹ کھولنا ہے یا بایاں۔ پٹ کیونکہ ان کی مرضی کے خلاف کھل گیا تو وہ حکم کی خلاف ورزی ہوگی غرضیکہ یہ تمام مراتب میری والدہ کی وجہ سے ملے۔

حضرت حبیب عجمیؒ:

حضرت حبیب عجمی: کہتے ہیں کہ میرا مکان بصرے کے چوراہے کے پاس تھا ایک دن آپ نے کپڑے نکال کر چوراہے پر رکھ دیئے اور خود نہانے کیلئے چلے گئے۔ اتفاقاً حضرت حسن بصریؒ کا اس طرف گزر ہوا تو انہوں نے آپ کے لباس کو پہچان لیا کہ یہ تو حبیب عجمی کا ہی ہے۔ وہ چھوڑ کر کہیں چلے گئے اگر کوئی اٹھا لے جائے تو پھر کیا ہوگا۔ اس خیال سے آپ کپڑوں کے پاس کھڑے رہے جب حبیب عجمی واپس آئے تو حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا کہ آپ یہاں پر کیوں کھڑے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنا لباس کس کے بھروسے پر یہاں چھوڑ گئے تھے اگر اس کو کوئی اٹھا کر لے جاتا تو۔ انہوں نے جواب دیا

کہ اسی کے بھروسے پر جس نے کپڑوں کی حفاظت کیلئے آپ کو یہاں بھیجا ہے۔ یہ ہے توکل۔

عقلنداں بودیاں اُتے چوکیدار بٹھائے
پتر دروازہ رب سچے دا جتھوں دکھ دل دا مٹ جائے

توکل:

حضرت حسن بصریؒ: شام کو ایسے وقت میں رابعہؒ کے ہاں پہنچے کہ وہ چولہے پر سالن پکا رہی تھیں لیکن آپ کی گفتگو کو سن کر فرمانے لگیں کہ یہ باتیں تو سالن پکانے سے کہیں اچھی ہیں۔ نماز مغرب کے بعد جب ہانڈی کو کھول کر دیکھا تو سالن خود بخود تیار ہو چکا تھا آپ نے اور حسن بصریؒ نے دونوں نے گوشت کھایا۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ایسا لذیذ گوشت میں نے زندگی میں نہیں کھایا۔ یہ تھا توکل۔

حضرت ابراہیم ادھمؒ:

کہتے ہیں کہ میں توکل کر کے ایک جنگل میں چلا گیا تو وہاں پر کئی دن کھانے پینے کو کچھ نہ ملا تو یہ خیال آیا کہ میرے قریب میں ایک دوست رہتے ہیں ان کے پاس جا کر کچھ کھا پی لیتا ہوں لیکن اس وقت یہ تصور آیا کہ اس طرح تو تیرا توکل ختم ہو جائے گا۔ یعنی میرا تو توایک مسجد میں جا کر ورد شروع کر دیا۔ توکلت علی الحی الذی لا یموت۔ یعنی تیرا توکل اس پر ہے جو زندہ ہے اور کبھی مرے گا نہیں اس کے بعد غیب سے ندا آئی کہ اللہ نے متوکلین سے عالم کو پاک کر دیا ہے اور میں نے جب سوال کیا کہ یہ ندا کیسی ہے تو ندا آئی کہ اس کو متوکل تصور نہیں کیا جا سکتا جو دوستوں کے اس کھانے سے انکار کا ارادہ کرے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ:

فرماتے ہیں کہ توکل نام ہے اللہ تعالیٰ پر اعتقاد رکھنے کا کسی سے کچھ مانگنے اور بندہ بن کر مالک کی اطاعت کرنے اور تدابیر و تکبر کے ترک کر دینے اور انس نام ہے خدا کے محبوبوں سے محبت کرنے اور ان کی محبت حاصل کرنے کا جس وقت اولیاء کرام پر غلبہ انس

ہوتا تو ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے اللہ تعالیٰ زبان نوت سے ہمکلام ہے اور غلبہ ہیبت ہوتا ہے تو پھر نور کی بجائے زبان نار سے باتیں ہوتی ہیں اور خدا کے شناکت ہے کہ آگ میں ڈال دینے کے بعد بھی اس کے حوصلے میں کمی نہ آئی۔ اور انس خداوند کی نشانی یہ ہے کہ مخلوق سے کنارہ کش ہو جائے۔

حضرت شیخ ابوبکر کتانی:

فرماتے ہیں کہ توکل نام ہے اتباع علم اور یقین کامل کا پھر فرمایا کہ تو یہ کے وقت درکھل جاتا ہے فرمایا اللہ اپنے بندوں کی حاجت روائی خود کرتا ہے فرمایا کہ ترک نفس اور غفلت پر اظہار کرنا تمام عبادات سے افضل ہے۔

حضرت ابوحمزہ خراسانی:

آپ نے یہ عہد کیا کہ کسی سے کچھ طلب کیے بغیر ہی توکل علیٰ اللہ کے ساتھ سفر کیلئے چل پڑے لیکن روانگی کے وقت آپ کی ہمشیرہ نے کچھ دینار آپ کی گدڑی کی جیب میں ڈال دیئے لیکن آپ نے ان کو نکال کر پھینک دیا چلتے چلتے اچانک ایک کنوئیں میں گر پڑی لیکن ذرا بھر بھی چوٹ نہ آئی۔ لیکن وہ کنوئیں میں مشغول عبادت رہے پھر کسی مسافر نے اس خیال سے اوپر کانٹے بچھا دیئے کہ کوئی اس میں گر نہ پڑے۔ اس صورتحال کو دیکھ کر نفسی نے بہت شور مچایا۔ لیکن آپ بالکل خاموش رہے۔ کچھ دیر بعد ایک شیر نے کوئیں پر سے کانٹے اٹھا کر کنوئیں کے منہ مضبوطی پنجے جما کر پاؤں کنوئیں میں ڈال دیئے لیکن آپ نے فرمایا کہ میں احسان نہیں لینا چاہتا۔ چنانچہ اس وقت بذریعہ الہام حکم ہوا کہ ہم نے ہی شیر کو بھیجا ہے۔ اس کے پیر پکڑ کر اوپر آ جاؤ آپ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاؤں پکڑ کر باہر نکل آئے پھر ندائے غیب آئی کہ ہم نے تیرے توکل کے ذریعے تیری نجات دلا دی۔

حضرت سہیل بن عبداللہ تستریؒ:

حضرت سہیل بن تستریؒ فرماتے ہیں کہ توکل انبیاء کرام کی پسندیدہ چیز ہے۔ اس لیے اتباع ضروری ہے۔

توکل کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے سامنے اس طرح سے رہے جیسے غسال کے سامنے میت پڑے رہتی ہے۔ متوکل کی شناخت یہ ہے کہ نہ تو کسی سے کوئی شے طلب کرے اور نہ بغیر طلب کسی سے کچھ لے بہر حال میں مسرور ہے۔

لیکن توکل بھی اس کو نصیب ہوتا ہے جو دنیا کو چھوڑ کر عبادات اور ریاضت میں مشغول ہو جائے توکل تو ایک ایسی شے ہے جس سے اچھائی کے سواء اور کوئی پہلو نہیں ہوتا۔

فقیری اور مسکینی:

ایک مالدار امیر شخص تھا وہ فوت ہو گیا اور ایک غریب لڑکا تھا اس کا بھی باپ فوت ہو گیا تھا۔ امیر لڑکے کے باپ کی قبر بڑی خوبصورت پتھروں سے بنی ہوئی تھی اور غریب لڑکے کے باپ کی قبر کچی بنی ہوئی تھی۔ امیر لڑکا غریب لڑکے سے بحث کر رہا تھا کہ دیکھ میرے باپ کی قبر تیرے باپ کی قبر سے کتنی پختہ عالیشان ہے۔ تیرے باپ کی قبر کچی ہے اس غریب لڑکے نے اس کی تمام باتیں سن کر کہا تیرا باپ قیامت کے دن ان بھاری پتھروں کے نیچے سے نکل نہیں سکے گا میرا باپ تو اس کچی قبر سے آسانی سے نکل کر جنت میں پہنچ جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ غریب کی موت اس کی راحت کا باعث ہوتی ہے اور امیر مالدار کی موت اس کی ندامت کا باعث ہے اس لیے کہ فقیروں غریبوں کے پاس ہوتا ہی کچھ نہیں اس کی حسرت کیلئے چھوڑ سکیں۔ غریب زمانے کی سختی رہا ہوتا ہے اور امیر دولت چھوڑ کر جاتا ہے جس غریب شخص نے فاقہ کشہ کا دکھ برداشت کیا ہو گا وہ ضرورت کے دروازے پر ہلکا ہی ہو کر جائے گا۔ اور جو دولت میں رہا اس کو یہ چیزیں چھوڑ کر مرنا مشکل ہو گا اگر فقیری اور مسکینی غریبی پر بندہ صبر کرتا ہے تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ ہزاروں اندیشوں، تفکرات سے محفوظ رکھتی ہے حضورؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھنا۔ مسکینی کی حالت میں موت دے اور قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ میرا حشر فرمانا۔

زیادہ کھانے والوں کا حال:

حضرت سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ درویشی کا لباس پہنے ہم چند دوست اکٹھے ہی زندگی گزار رہے تھے ہم میں سے ایک شخص بہت کھاتا پیتا تھا اور بڑا بے صبرا تھا ایک دن ہم کھجوروں کے باغ کی طرف چلے گئے سرخ پکی ہوئی کھجوریں دیکھ کر اس کا جی للچایا اور وہ جلدی سے درخت پر چڑھ گیا اور کھجوریں کھانے لگا ابھی اس نے پیٹ بھر کر کھائیں نہیں تھیں کہ اس کا ہاتھ شاخ سے چھوٹ گیا اور وہ گر کر مر گیا اور باغ کا مالک بھی آ گیا اس نے لاش دیکھ کر پوچھا کہ اس کو کس نے مارا ہے۔ میں نے جواب دیا کے اس کے پھیلے ہوئے پیٹ نے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کا پیٹ اس کے ہاتھوں پیروں کیلئے زنجیر بن جاتا ہے اس کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ ایسے شخص کے پیٹ کو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

خوددار اور درویش:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بادشاہ ختن نے ایک بزرگ کی خدمت میں بہت قیمتی ریشم کا بنا ہوا لباس بڑی عقیدت و احترام کے ساتھ بھیجا، بزرگ نے لباس پہن کر زمین ادب کو بوسہ دیا اور بادشاہ کی اس سخاوت کی بڑی تعریف کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ خلعت کے عمدہ ہونے میں کلام نہیں اس کے مقابلے میں میرا پیوند لگا خرقہ کہیں زیادہ بہتر ہے اس کو پہن کر کسی انسان کے سامنے سر کو جھکانا نہیں پڑتا۔

آج کل لوگوں کی اکثریت ہمیشہ دولت کو ہی سب سے بڑی قوت طاقت خیال کرتی ہے۔ ایسے لوگ دولت کیلئے ہر قسم کی ذلت کو بھی قبول کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں لیکن جو اہل دانش لوگ ہوتے ہیں ان کے قریب اس کی کوئی وقعت نہیں ہوتی ان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہوتی ہے اگر انسان کے اندر کا آدمی زندہ بیدار رہے تو وہ انسان کہلانے کا حقدار ہے ورنہ ان کی حیثیت جانوروں جیسی ہے۔

عزت نفس:

حضرت سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک حاجی صاحب مجھ سے ناراض ہو گئے۔ انہوں نے مجھے گفتگو کے دوران نازیبا الفاظ کہہ دیا اس کے بعد انہوں نے مجھے ایک ہاتھی دانت کا بنا ہوا کنگا بطور تحفہ دیا میرے ذہن میں ان کے نازیبا الفاظ تھے میں نے کنگا ان کے سامنے زمین پر پھینک دیا اور کہا کہ میں وہی ہوں جس کے بارے میں نازیبا الفاظ ہیں۔ آئندہ ایسے الفاظ نہ کہنا۔ اگر میں اپنی محنت سے حاصل؛ کیا ہوا کھارہا ہوں تو وہ اس حلوے سے بہتر ہے جو کسی کا ظلم برداشت کرنے کے بعد حاصل ہو۔ جو شخص تھوڑے پر قناعت کر لیتا ہے وہ سب کو ایک جیسا ہی سمجھتا ہے۔ قناعت اختیار کرنے اور اپنی عزت وقات کی تلقین ہے۔ عام اخلاق کے لوگوں کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر ان کو کہہ لے معمولی سا بھی فائدہ نظر آئے تو وہ گالیاں کھا کر بھی اس فائدہ کو حاصل کر لیتے ہیں شریف انسان جو ہوتا ہے وہ تو قارون کے کزانے کو بھی لات مار دیتا ہے۔

گدھے کا سر:

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ کسی دیہاتی کا گدھا مر گیا تو اس نے اس کا سر کاٹ کر اپنے انگوروں کے باغ میں لٹکا دیا۔ ایک نیک بزرگ آدمی کا ادھر سے گزر ہوا تو انہوں نے گدھے کا سر دیکھ کر کہا کہ یہاں پر تو نے گدھے کا سر اس لیے لٹکایا ہے کہ انگوروں کا باغ نظر بد سے محفوظ رہے گا۔ اے اللہ کے بندے اگر تیرا یہ خیال ہے تو بالکل غلط ہے۔ جو گدھا اپنی خود حفاظت نہیں کر سکا وہ اس باغ کی حفاظت کیسے کر سکتا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جو طبیب خود بیماریوں میں گرا ہوا ہے وہ دوسروں کا خاک علاج کرے گا۔ اصل میں کدا ہی کی شان حقیقی شان حقیقی محافظ تو وہی ہے۔

توہم پرستی ایک ایسی لعنت ہے جو انسان کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ بنتی ہے۔ جس قوم میں یہ مرض جڑ پکڑ جائے اس کا زوال یقینی بن جاتا ہے۔ اس بیماری کا علاج سب سے اچھا یہ ہے کہ اللہ پر کامل ایمان ہو جب یہ عقیدہ ہو تو پھر نہ کوئی فائدہ دے سکتا ہے

اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

روزِ محشر میں سوال:

روزِ محشر میں یہ سوال کیا جائے گا کہ تو نے دنیا میں کیا کیا ہے۔ یہ سوال ہرگز نہ پوچھا جائے گا کہ تیرا حسب ونسب کیا ہے۔

جن لوگوں میں خود کوئی کمال نہیں ہوتا وہ اپنے بڑوں کا نام لیکر اپنی عزت بنانے کی کوشش کرتے ہیں ایسی عزت تو کچھ حیثیت نہیں رکھتی وہ تو ریت کی دیوار کی مانند ہوتی ہے۔ کسی وقت بھی گر سکتی ہے، ایسے رویے نے معاشرے میں کیا کیا خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ بڑے بڑے پیروں فقیروں کی علاؤں کی اولادیں بگڑ گئی ہیں۔

بے عمل تکبر وغرور کے پتلے بنے بیٹھے ہیں اور سادہ لوگوں سے نذرانے وصول کر رہے ہیں جو لوگ ایسے کام کر رہے ہیں ان کو ہرگز نہیں کرنا چاہیے اپنے بزرگوں کے نام کو ہرگز نہ بیچیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں اپنی بقیہ زندگی کو گزارنے کی کوشش کریں۔ اللہ حامی وناصر ہو۔

خدا پر یقین:

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے ایک بادشاہ کے حق میں قصیدہ پڑھا۔ بادشاہ قصیدہ سن کر بہت خوش ہوا اور اس کو ایک بہت قیمتی خلعت پہنا دیا۔ اس خلعت کے دون پر اللہ کا ظفری کڑھا ہوا تھا قصیدہ پڑھنے والے کی نظر اس پر پڑی تو اس کی حالت عجیب ہو گئی اس نے خلقت کو اتار کر پھینک دیا اور دیوانوں کی طرح جنگل کی طرف بھاگ گیا، جنگل میں اس کی ملاقات درویشوں کے ایک گروہ سے ہوئی۔ درویش اس کی زبان سے سارا اصول سن کر بہت حیران ہوئے۔ ایک نے کہا تم بڑے عجیب شخص ہو کہ بادشاہ کے اتنے بڑے قیمتی انعام کو ٹھکرا دیا وہ بولا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ مجھ پر حقیقت آشکار ہو گئی کہ کارساز تو حقیقی اللہ ہی ہے۔ جب تک میں اس راز سے واقف نہ تھا خوف اور اُمید کی ذلت میں مبتلا رہا۔ اب اللہ پر مکمل کامل یقین ہوا تو میرے دل میں نہ بادشاہ کا ڈر خوف ہے

نہ اس سے کوئی امید ہے۔

اصل میں ہمارے مصائب وسائل جو ہیں ان کی خرابی کی وجہ غیر اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ پاک کو چھوڑ کر جو بھی انسان انسان سے امیدیں وابستہ کرتا ہے تو وہیں پریشانیوں میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے۔

تمام پریشانیوں کا واحد حل اور علاج اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ ہی ہے۔

اللہ کے در کے سوالی بنو:

ایک شخص بھیک مانگنے کیلئے گیا تو راستے میں مسجد کا دروازہ کھلا دیکھ کر رک گیا اور صدا لگانے لگا ایک شخص نے دیکھ کر کہا کہ بابا تو احمق ہے یہاں تو کوئی رہتا ہی نہیں جو تجھ کو خیرات دے۔ فقیر نے کہا کہ پھر کس کا گھر ہے اس نے کہا کہ یہ اللہ کا گھر ہے یہ سنتے ہی فقیر پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس نے کہا کہ اگر یہ خدا ہی کا گھر ہے تو اس کو چھوڑ کر آگے جانا بی بیوقوفی ہو گی، میں تو آج تک کسی خدا کے بندے کے دروازے سے خالی ہاتھ نہیں لوٹا یہ تو خدا کا گھر ہے اس دروازے سے کیسے خالی ہاتھ لوٹوں گا۔ اب میں یہاں ہی بیٹھ کر صدائیں لگاتا رہوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر وہیں بیٹھ گیا اور ایک سال تک وہیں بیٹھ کر صدائیں لگاتا رہا اور اس پر ضعف آنے لگا اسی حالت میں ایک دن اس کا دل ڈوب رہا تھا کہ ایک شخص ہاتھ میں چراغ لیکر اس کے سرہانے آیا ابھی وہ زندہ ہی تھا اور وہ خوش ہو کر کہہ رہا تھا کہ جس نے بھی سخی کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے اس کو مایوسی نہیں ہوئی جس بھی شخص اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ کر لیتا ہے وہ اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے۔ البتہ شرط یہ ہے کہ سوالی کا صابر وشاکر ہونا ضروری ہے۔

تلاش لعل اور پتھر:

ایک بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ رات اس نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو اس کے بیٹے کے سر کا تاج جو اس نے پہنا ہوا تھا ایک لعل گر گیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے تجھے اس وقت تک لعل نہ ملے گا جب تک تو ایک ایک پتھر کو خوب توجہ سے نہ دیکھے۔

حقیقت میں بات یہ ہے کہ اے بیٹے آوارہ اور بدچلن لوگوں میں بھی نیک لوگ ایسے ہیں جس طرح پتھروں میں لعل۔ ان کو پرکھنے اور جانچنے ہی سے تلاش کیا جا سکتا ہے جس کو تو اپنی نظر میں حقیر سمجھتا ہے ہو سکتا ہے وہی اللہ کی نظر میں معزز ہو۔ مصیبت زدہ اور دنیا کے ہاتھوں تکلیف اٹھانے والے جنت میں ہوں۔

ایسے لوگ کسی اور دنیا میں پیدا نہیں ہوتے بلکہ اس دنیا میں پیدا کیے جاتے ہیں۔ البتہ تلاش جستجو سے ان کو شناخت کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہی لوگ قیمتی لعل ہوتے ہیں۔

کامل لوگ:

انسان کا دل تو ایک جامع حقیقت ہے اس میں ذات وصفات باری تعالیٰ کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اگر کوئی اپنے دل میں مشاہدہ نہیں کرتا تو وہ اس کی سوچ سمجھ ہے۔ یاد رکھیں اللہ کی ذات پر انسان کے ساتھ ہے لیکن درمیان میں انسان کی فطرت حائل ہے تو ہمیشہ دل میں مشاہدے کی طلب ہونی چاہیے۔ اپنے دل میں اس کے مشاہدے کی کوشش کرنی چاہیے در بدر ڈھونڈتے پھرو۔ انسان کو پراگندہ خیال سے ہر قیمت پر بچنا چاہیے اور یقین کامل کے ساتھ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کی ذات میری شہ رگ سے قریب ہے انسان کو ہمیشہ وہ بات کرنی چاہیے جس کی تائید اس کا عمل کر سکے۔ کیونکہ انسان کے نیک اعمال سے زیادہ بہتر کوئی سفر کا ساتھی نہیں ہے نیک اعمال ہی انسان کے دوست بنیں گے۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کرے جس کے ذریعے سے حقیقت معلوم ہو سکے۔ کامل لوگ تو ہر راز سے واقف ہوتے ہیں جو حقیقت الہیہ ہوتی ہے وہ کامل لوگ جب ذات صفات کا علم حاصل کر لیتے ہیں تو کائنات کی کوئی چیز ان سے کیسے مخفی رہ سکتی ہے۔

عدل وانصاف:

عدل وانصاف ہر کسی کا بنیادی حق ہے کہ اسے انصاف عدل ملے۔ شخص کو ظلم وستم زیادتی سے نجات ملے۔ اگر کوئی ظلم وزیادتی کرے تو اس کو بے لاگ عدل وانصاف مہیا ہو۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں فرمایا تھا کہ تم میں جو لوگ کمزور ہیں وہ

میرے نزدیک طاقتور ہیں جب تک کہ خدا چاہے تو ان کا حق دلا دوں اور جو تم میں سے طاقتور ہیں میرے نزدیک کمزور ہیں جب تک کہ میں دوسروں کے حق وصول کرلوں۔ میں تم میں سے کسی کو ظلم نہیں کرنے دوں گا اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو میں اس کا ایک رخسار زمین پر رکھ کر دوسرے پر اپنا پاؤں رکھ دوں گا حتیٰ کہ وہ حق کے سامنے جھک جائے۔ جب تک معاشرے میں عدل و انصاف نہیں ہوگا ہم ایک دوسرے پر ظلم ستم ڈھانے سے گریز نہیں کریں گے۔ ہمارے روزمرہ کے کاموں میں بندشیں تو لگیں گی۔ ظلم اور نا انصاف اللہ پاک کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں۔

حقوق کی حفاظت:

جب تک ہم لوگ ایک دوسرے کے حقوق نہیں پہچانیں گے اور نہ سمجھیں گے جب تک ایک دوسرے کے حقوق کو غضب کرتے رہیں گے اس کا مال و جائیداد کسی نہ کسی طریقے سے ہتھیانے کی کوشش کرتے رہیں گے ایک دوسرے کی عزت و آبرو نہیں کریں گے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ مسلمان پر ایک دوسرے کا خون مال اور عزت و آبرو حرام نہیں ہم سب کا یہ اولین فرض ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اگر ہم لوگ ایسا نہیں کرتے تو پھر گلہ شکوہ کیسا۔ بندشیں تو لگیں گی۔ کیونکہ سب کچھ جو ہم کر رہے ہیں اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔

جان و مال کا تحفظ:

ایک دوسرے کی جان و مال کا تحفظ ہم سب پر فرض ہے غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ ہم لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑے کرتے ہیں ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک کسی غیر مسلم، کا خون بھی ہمارے خون کی مانند ہے اور اس کا خون بہا ہمارے خون بہا ہمارے خون کی طرح ہے۔ غیر مسلموں کے مال کی حیثیت مسلمانوں کے مال کی مانند ہے یعنی ان کا مال بھی

قابل احترام ہے۔ جس کا چھیننا، چرانا، ضائع کرنا، جلانا وغیرہ ناجائز ہے جس طرح مسلمانوں کے مال کا۔

تو دیکھیں کہ اگر غیر مسلموں کے مال و جان کا تحفظ کرنے کا بھی حکم ہے تو ہم مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کے مال و جان کا تحفظ کرنا چاہیے۔ جب ہم ان باتوں کی پابندی نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی تو ہوگی تو بندشیں تو لگیں گی۔

لوگوں کی بھلائی:

عام لوگوں کی بھلائی کرنا بہت ضروری ہوتا ہے بلکہ ہم سب پر فرض ہے۔ ایک دفعہ اللہ کے رسول نے پانچ باتیں گنوائیں ان میں ایک یہ تھی کہ تم لوگوں کیلئے وہی چاہو جو تم اپنے لیے چاہتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے۔ اس میں تمام لوگوں کی بھلائی کا حکم دیا گیا تمام انسانوں کی بھلائی کیلئے سوچنا چاہیے اور دل میں بھلائی کا جذبہ ہونا چاہیے۔ جب تک تمام انسانوں کی بھلائی کا دل میں جذبہ نہ ہو پورا مسلمان نہیں بنتا۔

اللہ کے نبی کا یہ بھی فرمان مبارک ہے کہ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

یہی ہے عبادت یہی ہے دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انسان

ہمیں خود سوچنا چاہیے کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلتے ہیں۔ اگر نہیں چلتے تو پھر اللہ اور اس کا رسول ناراض ہوں گے تو پھر ظاہر ہے کہ بندشیں لگیں گی۔

وفاداری خیر خواہی تعاون:

دین اس چیز کا نام ہے کہ اللہ اور اس کے رسول مسلمانوں کے احکام اور عوام کی خیر خواہی وفاداری تعاون کیا جائے ہم سب کا حق ہے کہ ایک دوسرے سے ہمدردی کی جائے۔ دل و جان سے خیر خواہی کی جائے اور ہر ممکن تعاون کیا جائے جو لوگ ضرورت سے

وقت ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہر ایک کا حق بنتا ہے کہ شریعت کے مطابق ان حقوق کو بخوشی ادا کرے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے دوسروں کی خدمت کرے۔ حاجتمندوں کی حاجت کو پورا کرے۔ ضرورت مندوں کے کام آئے۔ دکھی لوگوں کے دکھ درد میں شامل ہو۔ ہر ایک سے خیر خواہی تعاون وفاداری کرے۔ اگر ایسا ہم لوگ نہیں کرتے تو پھر سمجھ لینا چاہیے کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت صحیح نہیں کر رہے جس کی وجہ مختلف مشکلات اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی سمجھنی چاہیے تو پھر بندشیں رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

چونکہ ہم اس مسلم معاشرے میں رہتے ہیں اس لیے ہر فرد کا حق بنتا ہے کہ وہ کلمہ حق کہے اور بھلائی کی حمایت کرے اور جہاں کہیں بھی غلط کام ہوتے نظر آئیں ان کو روکنے کی بھرپور کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

اَلْاٰ مِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ (التوبہ ۱۱۲)

ترجمہ: مومن نیکی کا حکم دینے والے بدی سے منع کرنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اسے چاہیے کہ اس کو ہاتھ سے بدل دے اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے روکے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل میں اسے برا سمجھے اور روکنے کی کوشش کرے۔ پھر فرمایا لوگ جب ظلم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو بعید نہیں کہ اللہ ان پر عذاب بھیج دے۔

حضرات محترم یہ بھی ایک ہم پر بڑا اہم فریضہ ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہے۔ اگر ہم اس کو پورا نہیں کرتے تو یہ بھی اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے تو ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک کی ناراضگی مول نہ لیں ورنہ ہم پر رکاوٹیں اور بندشیں یقینی طور پر لگ سکتی ہیں۔

امانت میں خیانت کرنا:

آج کل اس معاشرے میں یہ بیماری بڑی عام پھیلی ہوئی ہے کہ امانت میں خیانت کرنا۔کوئی بھولے سے عزیز رشتہ دار دوست احباب کوئی چیز ہمارے پاس بطور امانت رکھ دیتا ہے تو پھر ہم اس پر بے ایمان ہو جائیں۔اس کو واپس ہی نہ کریں جب وہ مانگتا ہے تو طرح طرح کے بہانوں سے اس کو ٹرخانہ شروع کر دیتے ہیں۔بالآخر ہم انکار کر دیتے ہیں تو نے تو میرے پاس کوئی امانت رکھی ہی نہیں۔جبکہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے امانتیں واپس کر دینے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ہم دنیا کی حقیر چیزوں پر اپنا ایمان خراب کر بیٹھتے ہیں اور غریب لوگوں کا حق کھا جاتے ہیں اور اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنا لیتے ہیں تو اس طرح اللہ اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی نہ ہوگی تو اور کیا ہوگا تو پھر ہماری زندگی کے کاموں میں رکاوٹیں اور بندشیں تو پیدا ہوں گی۔

بہترین لوگ:

ایسے لوگوں کو بہترین لوگوں کا لقب دیا گیا ہے جو اپنے مقاصد اور اصول وقواعد کے لحاظ سے ایک بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو بھلائی اور ہدایت اور رہنمائی کیلئے چنا گیا ہے تاکہ اسلام کا بول بالا ہو سکے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: تم وہ بہترین امت ہو جو نوع انسانی کیلئے نکالا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ والوں کی پارٹی:

تمام کائناتی انسان کے اندر دو ہی پارٹیاں ہیں جن کا آپس میں اصولی اور بے اصولی طور پر جھگڑا رہتا ہے۔ایک پارٹی تو حزب اللہ یعنی اللہ والوں کی پارٹی اور دوسری حزب شیطان یعنی شیطان کی پارٹی۔

شیطان کی پارٹی میں خواہ باہمہ اصول ومسلک کے اعتبار سے کتنے ہی اختلافات ہوں قرآن ان سب کو ایک سمجھتا ہے اس کے برعکس اللہ کی پارٹی والے خواہ نسل اور وطن زبان تاریخی روایات کے اعتبار سے باہمہ کتنے ہی مختلف ہوں آباؤ اجداد میں باہمی خونیں عداوتیں کیوں نہ رہی ہوں جب وہ خدا کے بنائے ہوئے طریق فکر میں متفق ہو گئے تو ان کے رشتے حبل اللہ سے جڑ گئے اور اس نئی پارٹی میں داخل ہونے سے ان کے تمام تعلقات حزب شیطان سے کٹ گئے۔

یہی تو حزب اللہ امت اس سلسلہ ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

أُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ط (المجادلہ ۱۹)

ترجمہ: وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں اور جان رکھو شیطان کی پارٹی اخر کار نامراد رہنے والی ہے۔

امت اسلامیہ:

اللہ تعالٰی نے اپنے پیارے آخر الزمان نبی حضرت محمد کی امت کو جو نصیحتیں اور رحمتیں اور فضائل سے نوازا ہے اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ دوسری امتوں کو فضائل حاصل نہیں ہوئے۔ ان تمام فضائل کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا جا رہا ہے۔

جو درج ذیل ہے۔

قیامت کے امت محمدیہ اسلامیہ کی تعداد تمام امتوں سے زیادہ ہو گی۔ بخاری و مسلم شریف۔

اہل حقیقت کی کل ۱۲۰ قطاریں ہوں گی جن میں ۸۰ قطاریں امت اسلامیہ کی ہوں گی۔ مشکوٰۃ شریف۔

امت اسلامیہ کیلئے ساری زمین کو مسجد اور پاک قرار دیا گیا ہے۔ بخاری و مسلم۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کیلئے اور تمام قوموں کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا۔ بخاری و مسلم۔

یہ امت اسلامیہ کی بادشاہت وحکمرانی مشرق ومغرب تک پہنچ جائیگی۔ مسلم شریف۔

یہ امت عام قحط سے ہلاک نہ ہوگی نہ غیر مسلم اس پر مسلط ہوں گے اگرچہ مسلمانوں کے مقابلہ پر زمین کے تمام کافر جمع ہو جائیں گے۔ (مسلم شریف)

قیامت کے دن سب سے پہلے امت محمدیہ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ مسلم شریف۔ اس امت کو تھوڑی عبادت پر بھی بے شاہ ثواب ملے گا۔

اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے معاملہ میں راضی کردے گا۔ اور اس امت کی پہچان یہ ہوگی کہ پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے سبب سے روشن اور چمکتے ہوں گے۔ مشکوۃ شریف۔

ہمارا مستقبل:

جب تک مسلمانوں کے اندر ایمان کی صفت موجود تھی تو وہ بھائیوں کی طرح رہتے تھے ان کے اندر اتحاد تھا بھائی چارہ تھا ان کا طوطی بولتا تھا لیکن جب مسلمان اپنی ایمانی حرارت کو ختم کر بیٹھے تو پھر وہ زوال کا شکار ہوتے چلے گئے اور اپنا مقام کھوہ بیٹھے اور دوسروں کے غلام بن کر رہ گئے ہیں لیکن اب ہمیں اپنی غلطیوں کو تاہیوں کو دور کرنا ہوگا۔ اپنی صفوں کے اندر اتحاد محبت پیار اخلاق پیدا کرنا ہوگا اور اپنے اندر ایمان کی حرارت کو پھر سے متحرک کرنا ہوگا اور بھائی بھائی بن کر رہنا ہوگا نہ کہ ایک دوسرے کے جانی دشمن یا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کا کوئی بھی وقت ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اگر ہم اخوت اور بھائی چارے کے رشتے میں منسلک ہو جائیں تو ایک ایسی زبردست قوت بن کر ابھر سکتے ہیں کہ بڑے سے بڑا بھی ہمارے مقابلوں میں نہیں آسکتا۔ اس وقت دنیا کے اندر تقریباً پچاس آزاد اسلامی مملکتیں ہیں اور دنیا میں ایک ارب کے لگ بھگ مسلمان لوگ ہیں اگر ہم سب احساس کو ہی اپنا لیں تو ہم جن عذابوں کو اپنے اوپر مسلط کیے ہوئے ہیں اور یہ عذاب اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے ہمیں ان سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے باہمی بغض حسد نہ کیا جائے بغض حسد سے ہر ممکن بچا جائے۔

ایک دوسرے سے بے رخی نہ برتی جائے اپنے بھائیوں پر ظلم نہ کیا جائے اپنے

بھائیوں سے جھوٹ نہ بولا جائے ایک دوسرے کی غیبت چغلی نہ کی جائے اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھا جائے مسلمان بھائی کو بے یارومددگار نہ چھوڑا جائے جب ہمارا مذہب دین ایک ہے تو پھر انتشار، عداوت، بغض، نفرت کیوں۔

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں سے تلواروں کی

علامہ اقبال

احادیث کی روشنی میں:

ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہم کو اخوت اسلامی کا بڑا درس دیا ہے اور اس کی بھرپور ترغیب دی ہے تو آیئے دیکھتے ہیں غور کرتے ہیں ان احادیث پر جو ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں ارشاد فرمائیں۔

☆ اے اللہ کے بندو تم سب آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

☆ تمام مسلمان ایک جسم واحد کی طرح ہیں اگر جسم کے کسی حصے کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

☆ مسلمان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

☆ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

☆ مسلمانوں کی مثال ایک عمارت کی سی ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔

☆ جو کسی مسلمان کی دنیاوی تکالیف میں سے مدد کرے گا تو اللہ قیامت کو اس کی تکالیف

دور کر دے گا تو جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ جو کسی مسلمان کا پردہ رکھے گا اللہ آخرت میں اس کا پردہ رکھے گا۔

☆ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسے چاہیے کہ وہ اسے رسوا نہ کرے نہ جھٹلائے اور نہ ہی ظلم کرے تم ایک دوسرے کیلئے آئینہ کی مثل ہو۔ اپنے بھائی میں کوئی تکلیف کی بات دیکھو تو اس کو دور کرو۔

اللہ کے پیارے نبیؐ نے کتنی پیاری باتیں بتلائی ہیں اگر ہم ان پر عمل کریں تو وہ وجہ نہیں ہے کہ ہم پر کسی بھی قسم کی کوئی مصیبت یا مشکل یا کوئی رکاوٹ یا بندش آسکے۔

دعوت خیر دینا:

ہمارے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم دوسروں کیلئے بھلائی کی بات کریں۔ بھلائی کی دعوت دیں۔ اچھائی کا بول بالا کریں اور خود بھی بھلائیوں کو اختیار کر کے دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ بھلائی کی دعوت دینے اور پھیلانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ اپنے میں سے ایک جماعت کو اس مقصد کیلئے وقف کر دیں جو بھلائی کی دعوت دے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (ال عمران)

ترجمہ: اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے اور یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ اگر ہم بھی اس دعوت خیر میں حصہ لیں تو ہم بھی نجات پانے والوں میں سے بن سکتے ہیں۔

عملی حقیقت:

یہ ایک تاریخی اور حقیقت پر مبنی بات ہے کہ کفر و شرک کی باطل قوتیں جو تھیں ہر دور میں حق یعنی اسلام سے ٹکراتی رہی ہیں ان کا نظریہ یہ تھا کہ اس حق کو نابود کر دیا جائے لیکن

یہ سلسلہ آج بھی چل رہا ہے۔ مگر باطل پرست قوتیں اللہ کے فضل وکرم سے حق پر مسلط نہیں ہوسکیں ورنہ ہی قیامت تک اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوسکیں گی۔ سوال یہ ہے کہ اگر باطل قوتیں اپنے ارادے اور عزائم میں اتنی پختہ ہیں تو مومن حق پرست کا بھی فرض عین ہے کہ وہ بھی حق پرستی کا ثبوت دے چاہے اس کو کتنی ہی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ دنیا میں حق بات پھیلانے اور برائی کو مٹانے کیلئے پوری پوری کوشش کرنے کا ثبوت دینا پڑے گا تو اس کے لیے ایک ہی راستہ نظر آتا ہے کہ تبلیغ اسلام کے ذریعے سے ہی باطل وتوں کو ختم کیا جاسکے ورنہ ہر طرف کفر ہی کفر نظر آنے لگے گا۔ اس وقت تک برائی نہیں مٹ سکتی جب تک مردان حق نیکی کو فروغ دینے اور برائی کا قلع قمع کرنے کی کوشش نہ کریں اور اس کام میں بڑی سی بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہ کریں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انبیاء علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مبلغ اسلام بنا کر بھیجا۔

ہم لوگوں کا بھی حق بنتا ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ اپنا حصہ ڈال کر سنت انبیاء علیہ السلام کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔

یہی وہ راز حقیقی ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ظفر علی خان

نقطہ نظر:

میرا اس کتاب کو لکھنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ضدی ہٹ دھرم لوگوں سے بحث و مباحثہ کروں اور ان سے خواہ مخواہ الجھ کر اپنا وقت ضائع کروں۔ ہم تو وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جو احسن ہو پیار محبت کا طریقہ ہو جس میں فریق کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو نہ کہ وہ طریقہ اپناؤں جس میں کوئی کسی قسم کا تعصب بڑھے اور نہ ہی میرا مقصد کسی کے منہ کو بند کرانا ہے یا خاموش کرانا ہے بلکہ میرا مقصد تو حق کی بات کرنا اور حق کو واضح کرنا ہے۔ میں تو بڑے ادب واحترام سے اپنا نقطہ نظر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی بندہ ناچیز نے اس کتاب کے اندر

بندش کے نام سے جو کچھ بھی تحریر کیا ہے یا بندش سے منسوب باتیں تحریر کی گئی ہیں وہ بالکل صحیح و درست ہیں۔ کوئی مانے یا نہ مانے میرا کام منانا نہیں۔ بلکہ سنانا ہے۔ جو اصل حقائق تھے بندہ ناچیز نے اہل حق، دانا، دانشور، عقلمند حضرات کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہِ الٰہی میں قبول و منظور فرمائے۔

اس معاشرتی زندگی میں ہر شخص پریشان حال نظر آرہا ہے طرح طرح کے مصائب تکلیفیں پریشانیاں اور بیماریاں ہیں لوگ اس زندگی کو دکھوں کی آماجگاہ سمجھتے ہیں لوگ جعلی ڈاکٹروں، حکیموں، جعلی بابوں سے اس قدر بدظن ہو چکے ہیں کہ لوگوں کا ان پر سے اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ میرے محترم عزیز بھائیو، بزرگو، دوستو میرے پاس تو ایک ہی نسخہ ہے اس نسخے کو قرآن شفاء کہتے ہیں۔ اس میں جسمانی روحانی بیماریوں کیلئے مکمل شفاء ہے اس میں ہدایت اور شفاء ہے۔

قرآن رحمت ہے، ماننے والوں کیلئے۔

قرآنی عمل:

☆ کون ہے جو اس پر عمل کر کے فیض یاب نہ ہو۔

☆ کون ہے جس کا مسیحا قرآن ہو مگر وہ شفایاب نہ ہو۔

☆ کون ہے جس کا ہادی قرآن ہو مگر صراطِ مستقیم پر گامزن نہ ہو۔

☆ کون ہے جس کا شفیع قرآن ہو مگر وہ جنت کی بہاروں کا مستحق نہ ہو۔

☆ کون سا گھر ہے جس میں تلاوت قرآن پاک نہ ہو مگر وہ ملائکہ کی رحمت کی آماجگاہ نہ ہو۔

☆ کون سا معاشرہ ہے جس میں دستور قرآن رائج ہو مگر امن اور سکون کا گہوارہ نہ ہو۔

قرآن پاک میں تمام اوصاف کمالات اور فضائل موجود ہیں۔

انسان کو تو ہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

حب رسولؐ

اگر ہم لوگ اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنی زندگیوں کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے دلوں میں محبت، جانفشاری کا جذبہ پیدا کرنا از حد ضروری ہے اگر یہ جذبہ نہ ہو تو پھر ہماری زندگیاں ادھوری رہیں گی بلکہ ہم کامیابیوں سے کبھی بھی ہمکنار نہیں ہوسکیں گے۔

جس طرح سے اصحابہ کرام رجوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین کو رسول اکرمؐ سے محبت و عقیدت ہے وہ تو آپؐ کی عقیدت میں کائنات کی ہر چیز قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اگر حضور علیہ السلام کو ذرا سی بھی تکلیف ہوتی نظر آتی تو وہ تڑپ جاتے تھے۔
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اہل بیت نبویؐ پر کئی دن فاقہ سے گزر گئے تو حضرت عثمانؓ کو پتہ چلا تو وہ یہ سن کر بے چین ہو گئے بلکہ وہ رونے لگ گئے اور اسی وقت کھانے پینے کی چیزیں، گندم، آٹا، کھجوریں گوشت اور اسکے علاوہ نقدی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا اور ساتھ ہی عرض کیا کہ جب بھی اس قسم کی کوئی ضرورت پیش آئے تو عثمان کو یاد فرما لیا کریں۔ ان کو حضور علیہ السلام سے اتنی محبت و عقیدت تھی کہنے لگیں کہ جس ہاتھ سے حضرت عثمانؓ نے حضور نبی کریمؐ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس ہاتھ کی ساری عمر نجاست سے مس نہیں کیا بلکہ نجاست سے الگ رکھا۔ اگر آج بھی ہم حب رسول کو اپنا لیں تو ہم طرح طرح کی بیماریوں مصیبتوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارے قریب سے بھی بڑی چیزیں رکاوٹیں بندشیں گزر نہیں سکتیں۔

جب غزوہ تبوک کے موقع پر عرب خشک سالی کی لپیٹ میں تھا ہر طرف قحط و افلاس کے بادل منڈلا رہے تھے کہ مجاہدین اسلام کو کھانے پینے کی اشیاء کی بڑی قلت اور تکلیف تھی جو اس سے پہلے کبھی نہ تھیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلے کے اونٹ روانہ کر دیئے تو قلت دور ہو گئی جس پر حضورؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا اے میرے پروردگار میں عثمان سے خوش ہو گیا ہوں تو بھی خوش ہو جا۔

برکات نبوت کا اٹھالینا:

جب تک لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھتے ہیں اور اس کے رسول کی پیروی کرتے ہیں جب تک قوم کے اندر پیار محبت اخلاص ہوتا ہے اور قوم متحد رہتی ہے تو پھر وہ ایک نا قابل تسخیر پر عزم واستقلال کا قلعہ ہوتی ہے۔ دشمنان اس کے رعب و دبدبے سے لرزتے اور کانپتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہوتے ہیں ان کے اندر انتشار نفاق پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ اپنوں کا بھی خون کرنے لگ جائیں تو پھر ان پر سے اللہ پاک اپنی برکات اور اپنے پیارے محبوبؐ کی محبتیں رحمتیں اور برکتیں سب کچھ اٹھالیتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور نبی مکرمؐ سے اپنی تنگ دستی کے بارے میں ذکر کیا تو آپؐ نے یہ سن کر حضرت ابو ہریرہؓ کو کھجوروں کا ایک تھیلا عنایت فرمایا اور کہا یہ بھی فرمایا کہ اس تھیلے کو اپنے پاس سنبھال کر رکھنا تم کو جب بھی ضرورت پڑے تو اس میں سے کچھ نکال کر استعمال کر لینا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تھیلے سے فائدہ حضرت عثمان کے عہد تک اٹھاتے رہے۔ لیکن جب حضرت عثمان غنیؓ شہید ہو گئے تو یہ تھیلا بھی گم ہو گیا۔ کیونکہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ تھیلا اس وقت تک تمہارے پاس موجود رہے گا جب تک برکات نبویؐ اٹھا نہیں لی جاتیں۔

اس واقعہ سے ہم لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے کہ جب لوگ اللہ کے قانون اصول کو توڑ کر سرکشی کا راستہ اپنالیں تو پھر تمام برکات وفیوض سے ہاتھ دھونے ہی پڑتے ہیں اور رکاوٹوں اور بندشوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔

اکابرین کی کمی:

ایسے اکابرین جو اسلام کے سچے خدمت گذار اور بے لوث شیدائی تھے اس دار فانی سے کوچ کرتے جارہے ہیں اور ان کی تعداد روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور بہت سے ایسے اکابرین جو اپنی ضعف بزرگی کی وجہ سے عملی کاموں میں حصہ نہیں لے سکتے کیونکہ وہ اس قابل نہیں رہے اب ان کی جگہ نئی نسل لے رہی ہے جن کے اندر اسلام خلوص تو کجا دولت و

مال کی فراوانی ان میں حسد رشک کا مادہ پیدا کر دیا ہے ان کا جذبہ سرد پڑ گیا ہے۔ ذاتی گروہی اور ملی مفادات پر ترجیح دے رہی ہے۔ حدیث پاک اسی بگاڑ کی نشاندہی کر رہی ہے کہ دولت واقتدار کی ہوس تمہارے دین میں فساد پیدا کر دے گی مجھے یہ بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ نیک لوگوں اور اکابرین کی کمی کی وجہ سے دین کے کاموں میں لوگوں کی دلچسپیاں گھٹ رہی ہیں۔

اور ہم پر طرح طرح کے عذاب مسلط ہو رہے ہیں۔ ہم لوگ اپنی غلطیوں کوتاہیوں کو نہیں دیکھتے یہ برملا کہتے پھرتے ہیں کہ ہم پر رکاوٹیں اور بندشیں لگ گئیں۔

روشن انقلاب کی ضرورت:

جس طرح عرب کے صحرانشین لات وہبل کو توڑ کر اٹھے اور پوری دنیا پر رحمت کی گھٹائیں بن کر چھا گئے ایسے لوگوں پر اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے شاید وہی لوگ ان چیزوں کے مستحق تھے شاید اللہ تعالیٰ نے ان سے ہی کام لینا تھا جن کے لوہے نے ہر لوہے کو کاٹ کر رکھ دیا۔ ان کی تہذیب وتمدن اور اخلاق نے ہر دوسری تہذیبوں پر تمدن] رفتح پائی ایسے لوگوں نے تو دنیا سے ظلم بربریت اور فساد کے درختوں کی ایسی جڑیں کاٹیں یہی نہیں انہوں نے تو باغ آدم میں اپنے خون سے صلح اور امن کے درختوں کی آبیاری کی۔ ایسے لوگوں کے متعلق جان کر آج بھی مؤرخ سوال کرتا ہے کہ عرب کے گھوڑوں کی رفتار غیر معمولی تھی یا پھر قدرت کاملہ نے ان کے سامنے زمین کو سمٹنا سکھا دیا۔ وسیع عریض سلطنت کے حکمران ہونے کے باوجود بھی مدینہ شریف کی گلیوں نے اپنے لباس کو پیوند لگا کر گھومتے پھرتے اور لوگوں کی خبر گیری کرتے رہتے۔ چٹیل میدانوں میں بلا تکلف سرہانے اینٹ رکھ کر سو جاتے ایک جوڑا سردیوں کا اور ایک جوڑا گرمیوں کا بعض اوقات تو ایک ہی جوڑا ہوتا جس کو دھو کر پہن لیتے۔ سوال اب یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون نیک بخت لوگ تھے جو یہ کام کرتے تھے۔ جواب یہ ہے کہ وہ دنیا میں بہادر اور جرل پہلوان خدا ترس حکمران حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جو حکمران ہونے کے باوجود بھی نمکین روٹی جو کی اور کھجور ستو لگا کر گزارہ کرتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کے مال میں ہوا میرا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا ایک یتیم کے مال میں متولی

کا۔ اگر ہم لوگ ایسے نیک لوگوں کی اتباع کو اپنالیں تو پھر ہم بھی اللہ کے نیک بندوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور مصیبتوں، رکاوٹوں بندشوں سے بچ سکتے ہیں یہ ایک انقلاب تھا روشن انقلاب جو قدرت کاملہ نے عرب کی ریت کے ذرں کو تاروں کی چمک عطا کر کے اوران کو دنیا کے تاریک گوشوں میں بکھیر دیا تا کہ وہ، وشن ہو سکیں کہ جس نے مسلمانوں میں ایسا جوش وجذبہ ولولہ عزم و استقلال، ہمت، حوصلہ، دلیری، اخلاق، عدل وانصاف، دیانتداری پیدا کر دی اللہ تعالی کے دست وبستہ دعا گوہوں کہ اے میرے اللہ ہم سب کو بھی چمک عطا فرمادے۔ (آمین)

ارشادنبویؐ: کہ اگر مرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمرؓ ہوتے۔

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

اقبالؒ

خدمت خلق کا جذبہ:

ہر انسان کے اندر خدمت خلق کا جذبہ ہونا چاہیے۔ خدمت خلق سے ہی انسان کی بھلائی ہوتی ہے اسی کی وجہ سے ہی انسان اللہ کے قرب کو حاصل کرسکتا ہے اوراس کی زندگی کا مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے اگر یہ جذبہ خدمت خلق نہ ہو تو پھر انسان اپنی زندگی کا مقصد حاصل نہیں کرسکتا۔ بلکہ اس کی زندگی ادھوری رہ جاتی ہے خدمت خلق کرنے سے بھی انسان اللہ کے نزدیک برگزیدہ بن سکتا ہے۔ یہاں پر میں ایک واقعہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر فاروقؓ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگوں کی خدمت کرتے تھے اوران کے کام آتے تھے۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا تو یہ جذبہ اور بھی بڑھ گیا تو لوگوں کی خدمت میں ہر وقت کمر بستہ رہتے۔ اہل محلہ کے لوگوں کے اکثر کاموں کا ذمہ آپ نے لے رکھا تھا تو جب آپ خلیفہ مقرر ہوئے تو محلہ کی لڑکیوں نے عرض کی کہ اب ہماری بکریاں کون دوہا کرے گا تو آپ نے فرمایا کہ خلاف خدمت خلق میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ مدینہ شریف کے اطراد میں ایک نابینا عورت رہتی تھی حضرت عمرؓ صبح سویرے ہی اٹھ کراس کے گھر جا کر اس کی خدمات سرانجام دیا کرتے تھے کچھ دنوں کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص ان

سے پہلے آکر ضعیف عورت کا کام کر جاتا ہے تو لہٰذا ایکدن حضرت عمرؓ معلوم کرنے کیلئے چھپ کر بیٹھ گئے تو دیکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اس عورت کا کام کر جاتے ہیں۔

الغرض ہم لوگ بھی اس کام کو اپنا لیں۔ اپنے محلہ کے لوگوں کے کام کر دیا کرے۔ غریب و ناتواں لوگوں کی خدمت کر دیا کریں تو یقیناً اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوش ہوں گے اور ظاہری و باطنی بیماریوں سے محفوظ رہیں گے اور آنے والی رکاوٹوں اور بندشوں سے بھی دور رہیں گے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک تم اپنا سب کچھ علم کو نہیں دے دیتے علم بھی تم کو اپنا کوئی حصہ نہیں دے گا تمام علوم جو ہوتے ہیں وہ براہ راست اللہ تعالیٰ تک پہنچا دینے والے ہی ہوتے ہیں یا پھر اس کی راہ پر چلنے میں مددگار ہوتے ہیں لیکن اس میں نیت کا صاف ہونا اور عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھنے والے کو تو پھول کی ہر پتی اور گھاس کے ہر تنکے میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آسکتا ہے یہاں پر ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ علوم کوئی بھی اس کے لیے استاد کی راہنمائی ضروری ہوتی ہے۔ جب تک طالب علم کی اپنی استعداد پختہ نہ ہو جائے اس کو استاد کی راہنمائی پر ہی اعتماد کرنا لازمی ہوتا ہے تاکہ اس کا ذہن پریشان اور دیگر خیالی کا شکار نہ ہو جائے۔ البتہ ایک وقت ضرورت آتا ہے کہ جب ہر مسئلے میں اس کی اپنی ایک تحقیق ہوگی اور وہ اس کو اختیار کرے گا لیکن اس وقت تک ہر استاد کی رائے پر چلنا اور اس کی رائے کو فوقیت دینا بہت ضروری ہوتا ہے ورنہ اس کو علم جیسی دولت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کوئی بھی علم حاصل کرنے کیلئے استاد کی راہنمائی بہت ضروری ہوتی ہے۔ علم ہی انسان کو زمین کی پستیوں سے نکال کر آسمان کی بلندیوں تک لے جاتا ہے۔

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ٥ العلق

ترجمہ: وہی ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًاط

ترجمہ: اور اللہ نے وہ سب کچھ تمہیں سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے۔

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روح انسانی

(اقبالؒ)

علم تو عاجزی انکساری پسند کرتا ہے بلکہ علم تو عاجزی وانکساری کا نام ہے۔ علم ایسے دل میں ہرگز گھر نہیں کر سکتا جس میں غرور تکبر ہو۔ علم سیکھنے والے طالب علم کا فرض بنتا ہے کہ وہ علم کی قدر کو پہچانے اور اس کی خاطر عاجزی وانکساری کو اپنائے اور علم سکھانے والے استاد سے بالکل نرمی اور عاجزی سے پیش آئے اس کا ادب واحترام اپنے اوپر لازم سمجھے۔ عزت احترام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ اہل عقل لوگ کہتے ہیں کہ علم جہاں سے بھی ملے حاصل کرلو۔ یا جس سے بھی ملے لے لو۔ اگر ایک شخص کو بہت شدت کی پیاس لگی ہوئی ہے اس کی زبان حلق سے باہر نکل رہی ہے وہ نہیں دیکھے گا کہ گلاس سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا پھر مٹی کا ہے اس کو تو ہر حال میں پانی چاہیے۔ علم محنت مشقت کے بغیر نہیں مل سکتا۔ پس حصول علم کیلئے ضروری ہے کہ دل بیدار ہو، دماغ حاضر ہو اور توجہ لازم ہو ورنہ علم نہیں مل سکتا۔ اس ضمن میں حضرت ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ میرے استاد محترم جب تک زندہ رہے میں نے ان کے مکان کی طرف کبھی پاؤں نہ پھیلائے تھے۔ ہم کو یہ سبق ملتا ہے کہ جس نے علم کو حاصل کرنے کیلئے اپنے استاد محترم کی عزت کی اس کو علم بھی ملا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت وشہرت بھی عطاء فرمائی۔ کہتے ہیں کہ معلم کی حیثیت تو علم کی بارش کی سی ہوتی ہے اور علم حاصل کرنے والے کی زمین کی جو بارش کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور بارش سے فیض یاب ہوتی ہے استاد کا تو اتنا بڑا حوصلہ ہوتا ہے کہ شاید ہی اور کسی کا ہو وہ اپنے شاگردوں کو کامیاب ہوتے دیکھ کر بڑا خوش ہوتا ہے حقیقت تو یہی ہے کہ استاد کے طالبعلموں پر بڑے احسانات ہوتے ہیں استاد ہی حیوان سے انسان بناتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی پاک ہے۔ کہ جو شخص تم پر احسان کرے تم اس کا صلہ دو ورنہ کم از کم اپنے استاد کیلئے دعائے خیر ضرور کرو۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(اقبالؒ)

رشتہ داروں کے حقوق کے بارے میں:

جس معاشرے میں ہم لوگ رہ رہے ہیں اس میں رشتہ داروں کو بڑی اہمیت ہے۔خاندانوں کے بعد قرابت داری معاشرے کا دوسرا بڑا اہم جز ادارہ ہے اور یہ دائرہ بڑا وسیع ہے کیونکہ اسلام میں تمام مسلمان لوگ بھائی بھائی ہیں۔ جو لوگ ایک دوسرے سے تعلق واسطہ بنا لیتے ہیں اسلام ان سب کو ہمدردی خیر خواہی کی تلقین کرتا ہے۔اسی کی وجہ سے جو لوگ ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں ہوتے رشتہ داریوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ کسی نے لڑکی کا رشتہ کر دیا کسی نے لڑکے کا رشتہ طے کر دیا اس طرح سسرال کے تعلق سے ایک دوسرے کے رشتہ دار بن گئے اگر یہی رشتہ دار ایک دوسرے کے حقوق کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں تو پورے خاندان میں محبت اور اپنائیت کی فضاء قائم ہو جائیگی بلکہ نفرت بھی پیدا ہو جائے گی۔ جب نفرت پیدا ہو جائے گی تو پھر نوبت لڑائی جھگڑوں تک ہی محدود نہیں ہو گی خاندانوں کا سکون تباہ و برباد ہو جائے گا۔خاندان اجڑ جائینگے۔قرآن وسنت تو رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہے اور بار بار صلہ رحمی پر زور دیتا ہے اور اچھا سلوک کرنے کی ہدایت کرتا ہے اور بوقت ضرورت مالی امداد کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث مبارک ہے کہ حضرت ابوطلحہ اپنا ایک باغ صدقہ کرنا چاہتے تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنے رشتہ داروں میں بانٹ دو۔ جب ہم لوگ اس کے برعکس کام کرتے ہیں تو پھر مختلف قسم کی تکالیف اور پریشانیاں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے پکڑ میں آجاتے ہیں۔تو پھر ہم ماہرین عملیات کو ڈھونڈنے لگ جاتے ہیں کہ ہم پر تو مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ ہمارے کاروبار برباد ہو گئے ہیں کچھ کر دہم پر تو رکاوٹیں اور بندشیں تک لگ چکی ہیں۔ارے نادانوں یہ تو تمہیں اپنے کیے کی سزا ملی ہے جو نافرمانی کی وجہ سے مل رہی ہے اب بھی توبہ کر لیں اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں:

ہمسایہ یعنی پڑوسی کے بارے میں رب کائنات نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ

وَالجَارِ ذِی الْقُرْبٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ والصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ (النساء)

ترجمہ: اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقاء پہلو یعنی پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ احسان کرو۔

ہمسایوں کی تین قسمیں اس آیت مبارکہ کی رو سے بیان کی گئی ہیں۔

پہلی قسم: وہ پڑوسی جو رشتے دار بھی ہوں۔

دوسری قسم: غیر رشتے دار پڑوسی۔ خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔

تیسری قسم: وہ ہے جن سے عارضی طور پر تعلقات قائم ہو جائیں۔

اسلام اپنے قائم کردہ معاشرے میں ساتھ رہنے والے قریب رہنے والوں سے ہمدردی، بھائی چارہ پیار و محبت، الفت و خیر خواہی کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور ان میں ایسے تعلقات قائم کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ اچھے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ مصیبت میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر انسان کی زندگی کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اسلام نے تو غیر مسلم ہمسائے کا حق بھی بتا دیا ہے۔ بلکہ اسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ چاروں طرف کے چالیس گھر وہ ہمسائی ہوتے ہیں ہمسایوں سے نیک سلوک کرنا چاہیے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہمسائے سے نیک سلوک کرو گے تو پورے ایماندار بن جاؤ گے۔ ایک دفعہ کسی شخص نے حضور پُر نور رحمۃ للعالمینؐ سے پوچھا کہ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں ہمسایہ سے اچھا سلوک کر رہا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا معیار تو یہ ہے کہ جب تیرے ہمسائے کہیں کہ تو نیک کام کر رہا ہے تو پھر سمجھ لے کہ تو نیک ہی کام کر رہا ہے اور جب تو ان کو کہتا ہوا سنے کہ تو برا کام کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ تو واقعی برا کام کر رہا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ دو عورتیں تھیں جن میں سے ایک رات بھر نمازیں پڑھا کرتی تھی اور دن کو روزے رکھتی تھی صدقہ و خیرات بھی بہت کرتی تھی مگر وہ زبان

کی بڑی تیز تھی اور پڑوسیوں کو بڑا ستاتی تھی۔ لوگوں نے اس کا حال حضور کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا اس میں کوئی نیکی نہیں اس کو دوزخ کی سزا ملے گی۔ پھر صحابہ کرام نے دوسری عورت کے بارے میں عرض کیا جو صرف نماز پڑھ لیتی اور کبھی معمولی صدقہ خیرات کر دیتی مگر کسی ہمسایہ کو ستاتی نہ تھی۔

تو آپ نے فرمایا یہ عورت جنتی ہوگی۔

تو اس سے ہمیں یہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ ہمسایہ کے کتنے حقوق ہیں۔ اگر ہم لوگ ان کی خلاف ورزی کریں گے تو یہ تمام تر اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں۔ تو پھر اللہ پاک ناراض نہیں ہوگا تو پھر کیا ہوگا۔

پھر رکاوٹیں اور بندشیں نہیں ہوں گی تو کیا رحمتیں ہوں گی۔

ذرا خود سوچیں۔

اللہ تعالیٰ کو عبادت سے خوش کریں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطاعت سے خوش کریں۔

اللہ کی مخلوق کو خدمت سے خوش کریں۔

سماجی حالات:

ہم لوگوں کی سماجی حالت کچھ ایسی ہو چکی ہے کہ بس اللہ ہی حافظ ہے۔ اس پر بات کرنے کو دل نہیں چاہتا مگر کیا کروں اپنے فرض کو نبھاتے ہوئے اس پر بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ بلکہ اپنا حق سمجھتا ہوں کہ ہم اپنی سماجی حالت پر تھوڑی بہت گفتگو کر سکیں۔

- ☆ کیا ہم میں بھائی چارے کی فضاء قائم ہے۔
- ☆ کیا ہم ایک دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں۔
- ☆ کیا ہم ایک دوسرے سے بلاوجہ نفرت اور کدورتیں نہیں رکھتے۔
- ☆ کیا ہم کسی غریب کا حق نہیں مارتے۔
- ☆ کیا ہمارے ہاتھوں اور زبان سے محفوظ ہے۔
- ☆ کیا ہم ایکدوسرے سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔

☆ کیا ہم ایک دوسرے کا ناحق خون نہیں کرتے۔
☆ کیا ہم چوریاں نہیں کرتے۔
☆ کیا ہم ڈکیتیاں نہیں کرتے۔
☆ کیا ہم سود نہیں کھاتے۔
☆ کیا ہم شراب نہیں پیتے۔
☆ کیا ہم جواء نہیں کھیلتے۔
☆ کیا ہم شیطان کے پیروکار نہیں بن رہے۔
☆ کیا ہم ایک دوسرے کی جائیدادوں پر ناجائز قبضہ تو نہیں کرتے۔
☆ کیا ہم اپنے گھر والوں کی کفالت اچھے طریقے سے کرر ہے ہیں۔
☆ کیا ہم بت پرستی تو نہیں کرر ہے۔
☆ کیا ہماری مذہبی حالت ٹھیک ہے۔
☆ کیا ہم مہمان نوازی صحیح کرر ہے ہیں۔
☆ کیا ہم اپنی زندگیوں کو سادگی سے گزار رہے ہیں۔
☆ کیا ہم بوڑھوں بچوں اور عورتوں پر ظلم تو نہیں کرر ہے۔
☆ کیا ہم بدعہدی اور بے وفائی سے بچ رہے ہیں۔
☆ کیا ہم صبر سے کام لے رہے ہیں۔
☆ کیا ہم امانت دار ہیں۔
☆ کیا ہم عدل وانصاف کرر ہے ہیں۔
☆ کیا ہم سخاوت کرر ہے ہیں۔
☆ کیا ہم حلم و بردباری سے کام لے رہے ہیں۔
☆ کیا ہم شرم وحیاء سے کام لے رہے ہیں۔
☆ کیا ہم حسن وسلوک کرر ہے ہیں۔
☆ کیا ہم اللہ کی عبادت کرر ہے ہیں۔
☆ کیا ہم رسول کی اطاعت کرر ہے ہیں۔

☆ کیا ہم ظلم وزیادتی تو نہیں کر رہے۔

اگر ہم ان باتوں پر صحیح طریقے سے عمل نہیں کر رہے تو پھر سمجھ لیں آج سے چودہ سو سال پہلے جس طرح عرب کے لوگ جاہلانہ زندگیوں کو گزارتے تھے ہم میں اور ان میں کچھ فرق نہیں۔ اگر ہم عرب کی سرزمین پر آنے والے سرتاج الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت واتباع کے پیروکار بن گئے ہیں تو پھر ہم کو ایسی چیزوں سے بالکل پرہیز اور قطع تعلق ہونا پڑے گا اور اللہ کے پیارے محبوب کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال کر زندگی کو گزارنا ہوگا۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو میرا دعویٰ ہے کہ ہم ہر قسم کی مصیبتوں و رکاوٹوں کی بندش سے بچ سکتے ہیں۔ عرب کے لوگ اسلام سے پہلے تو ایسے تھے۔

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

(حالی)

توہم پرستی کیا ہے؟

آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کے لوگوں میں توہم پرستیوں کا بڑا رواج تھا اور وہ توہم پرستیوں میں مبتلا تھے۔ وہ جنوں، بھوتوں اور خبیث روحوں سے اور بڑے بڑے دیوتاؤں سے بھی ڈرا کرتے تھے۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ لوگ اکثر بیماریوں اور آفتوں کے آنے کی وجہ ان کی ناراضگی کا نتیجہ سمجھتے تھے تو پھر وہ لوگ ان سے بچنے کیلئے طرح طرح کے تعویذ، منتر، ٹوٹکے استعمال کیا کرتے تھے۔ جانور اڑتے تو وہ ان کو بڑا اچھا شگون سمجھ لیتے اگر کوئی مصیبت آجاتی تو وہ گھر کے بڑے دروازے کی بجائے پچھلے دروازے سے داخل ہوتے تھے۔ اگر خشک سالی ہوتی تو یہ ٹوٹکہ استعمال کرتے کہ گائے کی دم میں سوکھی گھاس اور جھاڑیاں باندھ کر آگ لگا دیتے اور پھر ان کو پہاڑوں میں چھوڑ آتے جب کسی شخص کے پاس ایک ہزار سے زیادہ اونٹ ہو جاتے تو ان میں سے سب سے بڑے اونٹ کی آنکھیں پھوڑ دیتے ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے باقی ماندہ اونٹ نظر بد سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ اگر مقتول کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس کی کھوپڑی سے ایک پرندہ نکلتا ہے

جواس وقت تک چلاتا رہتا ہے جب تک انتقام نہ لے لیا جائے ان کا یہ بھی خیال تھا کہ الو کے بولنے سے انسان مر جاتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ جن خرگوش سے ڈرتا ہے تو وہ لوگ جنوں سے بچنے کیلئے خرگوش کی ہڈیاں گلوں میں لٹکا لیتے تھے۔ جب وہ سفر کو جاتے تو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے اس لیے کہ ایسے سفر کبھی بھی ختم نہیں ہوتے۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ ہر انسان کے پیٹ مین ایک سانپ ہوتا ہے جب اس سانپ کو بھوک لگتی ہے تو وہ پسلیوں کی ہڈیوں سے گوشت کھاتا ہے تو یہ ہے توہم پرستی۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو
خوف باطل کیا ہے غارت گر باطل بھی تو

(اقبالؒ)

میرا جہاد یہ ہے:

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اسی طرح اس کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید بھی سب کتابوں میں سے بڑی کتاب ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

وَجَاهِدُو فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جِهَادِهٖ (الحج)

جہاد کا مادہ ہے جس کے معنی کوشش کرنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں جہاد یہ ہے کہ اسلام کی سربلندی کیلئے یہ جائز طریقے کوشش کی جائے۔ جیسے قرآن و سنت کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا۔ زبان سے کوشش کرنا۔ قلم سے اسلام کی خدمت سرانجام دینا کتابوں کے ذریعے اسلام کی کدمت کرنا یہ میرا قلمی جہاد ہے۔ نجانے آج کل جہاد کے کیا کیا معنی نکالے جارہے ہیں جبکہ جہاد تو ہر اس کوشش کا نام ہے جس کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی رضا کا حصول ہو یہ جہاد حق و صداقت کے فروغ جبر کے خلاف اور مظلوم کی حمایت کیلئے ہوتا ہے مہ کہ دنیا کے امن کو تباہ و برباد کرنا ہوتا ہے یہ تو لوگوں کیلئے رحمت ہے نہ کہ لوگوں کے لیے زحمت۔ اسلام ایک فطری دین ہے اس نے فطری ضرورت کا احساس کرتے ہوئے درجہ بدرجہ زبانی طور پر تحریری طور پر مالی و جانی طور پر جہاد کو فرض قرار دیا ہے۔

فتنہ فساد کو مٹانا ظلم کو روکنا عظیم عبادت ہے اس سے امن قائم ہوتا ہے لوگوں کے

جان و مال اور عزت ناموس محفوظ ہو جاتی ہے۔

میرا جہاد تو نفس کے خلاف ہے۔

میرا جہاد تو بالعلم ہے۔

میرا جہاد تو بالمال ہے۔

میرا جہاد تو زبان سے ہے۔

میرا جہاد تو نفس سے ہے۔

میرا جہاد تو قلمی ہے۔

اگر ہم لوگ واقعی اس دین کو برحق سمجھتے ہیں تو پھر آیئے ہمارا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم اس دین اسلام کی بالادستی کیلئے سر توڑ کوشش کریں۔ بیشک اسی میں جان کیوں نہ چلی جائے۔

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

(علامہ اقبالؒ)

ہر قوم و ملت نے ہر زمانے میں تعلیم کے ذریعہ سے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے کہ تعلیم انسان کا بنیادی حق ہے۔ زندگی کی دوڑ میں کوئی فرد یا قوم اس کے بغیر اپنے مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتی جو اس سے غافل ہوگا وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ جو بھی قوم تعلیم کے دور میں پیچھے رہ جائے تو وہ کبھی بھی اپنی دینوی زندگی کی دوڑ میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو دنیا کے ہر میدان میں بلند و برتر دیکھنا چاہتا ہے اور ہدایت بھی کرتا ہے۔ اس دنیا کے اندر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بہترین امت ہونے کا مظاہرہ کرنے کی صداقت، اخلاق، کردار، تقوی طہاعرت جہا کا بول بالا کریں ار ہم سب مل کر علمی جہاد کریں۔ معاشرہ

میں اپنی ذمہ داریں کو محسوس کریں اور معاشرہ میں بہترین افراد پیدا کرلیں ان میں ایک ہی جذبہ پیدا کردیا جائے کہ اسلام کی سربلندی کیلئے مل کر قلمی جہاد کریں اور ایک عالمگیر اصلاحی انقلاب لاسکیں۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

(علامہ اقبالؒ)

ہماری زندگی کا نصب العین:

ہماری زندگی کا نصب العین ایک سوالیہ نشان ہے کہ دنیا کے اندر انسان زندگی کا مقصد کیا ہے؟

انسان اپنی زندگی میں دن رات دوڑ دھوپ میں لگا رہتا ہے محنت و مشقت کرتا ہے۔آخر کس لیے۔آ کر وہ کیا چیز ہے جس کیلئے انسان کو دوڑنا چاہیے اگر انسان صحیح سمت کا رخ اختیار کرلیا تو پھر بہی رخ ہے انسان کی عملی زندگی کا انسان کے دل میں کسی قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور وہ کونسے محرکات ہیں انسان کے عمل اس کی فکر کے تابع ہیں۔ دل و دماغ پر جو عقیدہ حادی ہوگا وہی تو اس کے زیر اثر حرکت کریں گی انسان جو کچھ سوچتا ہے اسی کے مطابق عمل بھی کرتا ہے۔

یہی چیزیں جو اس کے نصب العین کے مطابق انسان کو ایک مخصوص قسم کی عملی زندگی کیلئے ابھارتے ہیں اور انسان ان پر عمل پیرا ہو کر کامیاب زندگی گزارتا ہے اور اس کے تعلقات رشتہ داروں سے، دوستوں سے، عزیزوں سے، ہمسایوں سے اس کے ساتھ رہنے والوں اور بسنے والوں ہونے پر ہی ہماری زندگی کا نصب العین ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

(علامہ اقبالؒ)

شریف انسان:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلیفہ بنا کر بھیجا اور اس کو بلند ترین مقام سے نوازا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو خشکی اور تری میں سواریاں دیں اور ان کو پاک چیزوں سے رزق عطا کیا اور بہت سی ان چیزوں پر جو ہم نے پیدا کی ہیں ان کو ایک طرح کی فضیلت عطاء کی۔

اس کے مقابلہ میں دوسرے تمدنی نظریات یا تو انسان کو حیوان بنا دیتے ہیں جس کا مقصد صرف اور صرف کھانا پینا ہوتا ہے اور زندگی کو گزارنا ہوتا ہے۔

انسان کو اشرف المخلوقات ہے اور نائب خدا ہے ساری کائنات اس کی خدمت میں اللہ تعالیٰ نے لگادی ہے تو پھر انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ دنیا کی تمام چیزوں کو چاہے وہ نظریاتی ہوں، تہذیبی ہوں، اصلاحی ہوں، انقلابی ہوں ان پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرے۔ زمین پر سے ظلم و ستم استحصال جبر و تشدد، فحاشی و بے حیائی، گمراہی کو ختم کرنے کی کوشش کرے تو اس کے بدلے میں زمین اپنے خزانے اگل دیتی ہے اور آسمان سے برکتیں نازل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس اگر کسی قوم میں کوئی گناہ کرتا ہے اور وہ قوم باوجود قدرت رکھنے کے اس شخص کو گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے عذاب مسلط کر دیا جاتا ہے۔

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز سلطانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

(علامہ اقبالؒ)

کافر دم:

اس دنیا فانی کے اندر جو بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تشریف لائے ہیں ان کا ہمیشہ ایک ہی نظریہ رہا ہے کہ انہوں نے زندگی کا ایک بھی لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو کر نہیں گزارہ اور نہ ہی ناشکری کی۔ اللہ پاک نے تو انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ زندگی صحت جوانی مال ومتاع خوراک ثمرات دیئے ہیں جن سے ہم مستفید ہو رہے ہیں اور انہی کے سہارے زندہ رہ رہے ہیں۔ اگر ہم ہوا ہی کی نعمت کو لیں کہ یہ کتنی عظیم نعمت ہے اگر یہ ہم کو نہ ملے تو ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وان تعدنعمت اللہ لا تحصوحا

اور اگر تم میری نعمتیں شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے۔

اور پھر سب سے بڑھ کر ایمان کی دولت ونعمت اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کے ذریعے ہم کو عطاء فرمائی تو پھر ہم کو بھی دن رات اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اللہ پاک کے ان نیک بندوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جو سانس بھی اللہ کی یاد کے بغیر گذر جائے وہ ضائع ہو گیا۔

جو دم غافل سو دم کافر مرشد ایہہ سمجھایا ہو۔

اگر ہم لوگ اللہ پاک کو یاد کریں اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں تو کوئی وجہ بظاہر نظر نہیں آتی کہ ہم پر مصیبتوں اور پریشانیوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں اور روزمرہ زندگی کے کاموں میں رکاوٹیں پیدا ہوں اور بندشیں لگیں۔

والذّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّا الذّكرات اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًاo (الاحزاب)

ترجمہ: اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے والیاں اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

قوتِ برداشت:

اللہ تعالیٰ کو ایسے بندے بہت پسند ہوتے ہیں جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف ہر نظر سے دیکھتا ہے اور ایسے بندوں کو اللہ پاک کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّا اللّٰهَ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ

بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اگر ہم تاریخ کے اوراق کو پڑھ کر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ جتنے بھی اللہ کے نیک بندے بزرگ گزرے ہیں ان کو اسی قدر آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے۔ پھر جب وہ ان آزمائشوں میں پورا اترے ہوں انہوں نے صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا تو ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔

جب انسان صبر کرتا ہے تو پھر انسان کو تکلیف کا احساس نہیں رہتا اور بڑے سے بڑے مشکل حالات میں بڑی دل جمی سے مقابلہ کر سکتا ہے اسے کسی قسم کا غم خوف نہیں رہتا۔ اس کے آگے دنیا کی تمام چیزوں کی کوئی حیثیت رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے جو اس آزمائش پر پورا اترتا ہے تو وہ پھر کندن بن جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ

دنیا میں رہتے ہوئے صبر کرنے کی عادت ڈالو کیونکہ اس سے دنیا کی تکلیفیں برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ صبر نہ ہو تو افلاس اور بیماری عذاب ہے اور صبر ہو تو انعام و کرام ہے۔

صبر کریں تے لال ملن گے چپ رہویں تے ہیرے
رولا پایاں کجھ نئیں ملنا نہ کر نے شام پھیرے

(میاں محمد بخشؒ)

رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آسان ہو گئیں

مومن پر جب بھی سختی یا بیماری رنج یا تکلیف آئے یہاں تک کہ اسے کانٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی کچھ خطائیں معاف کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

غرضیکہ مسلمان کا یہ شیوہ ہے کہ وہ مصیبت مشکلات میں، صبر و ضبط نفس اور ثابت قدمی سے برداشت کرتا ہے ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے محکوم بندے ہیں۔ وہی ہم سے بازگشت کرے گا۔ اسی کی راہ پر چلنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ جان بھی چلی جائے۔ جب یہ عقیدہ پختہ کر لیا جائے تو پھر نہ کوئی رکاوٹ رہتی ہے اور نہ ہی بندشیں سب ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں۔

خدمت خلق:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرما کر بڑا احسان کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تاکید کر دی کہ تم ایک دوسرے سے پیار و محبت سے پیش آنا اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا۔ کیونکہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اس پر ظلم نہ کرنا اور نہ ہی اس کو حقارت سے دیکھنا۔

اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ

ترجمہ: یعنی مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔

سب مومن فرد واحد کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ بیمار ہو تو سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے اگر اس کا سر بیمار ہو تو سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے۔

جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف کو دور کرے گا اور جو کوئی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ پاک اپنے بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ جتنی دیر کوئی شخص بیمار کی عیادت میں لگا رہتا ہے گویا وہ جنت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف حقیقت لوگوں کی مدد کے عوض رزق دیتا ہے اور مدد کرتا ہے۔ دو آدمیوں میں صلح کرا دینا صدقہ ہے کسی کو سواری پر چڑھانا یا اس کا سامان اٹھوا دینا صدقہ ہے

اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

ایک عورت کو اس وجہ سے دوزخ میں ڈالا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر بھوکا مار دیا تھا نہ اس کو خود کھلایا اور نہ ہی اسے جانے دیا گیا۔

غور کریں کہ جانور کے بارے میں ایسا حکم ہے اور جانور کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا تو اس عورت کو دوزخ میں ڈالا گیا تو ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم اللہ کی مخلوق کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ ہمیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے۔ ورنہ یہی حال ہو گا جو ہو رہا ہے۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر

خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

بعض لوگوں کا خیال:

کچھ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ سب بندشیں وغیرہ غلط اور بے بنیاد ہوتی ہیں اور ان پر یقین نہیں کرتے ان کے ذہن میں صرف اور صرف ایک ہی چیز ہوتی ہے کہ یہ کام کسی رشتہ دار، محلے دار، عزیز کسی دشمن نے کیا ہے وہ خواہ مخواہ ان سے دشمنی مول لے لیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا وہ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور خواہ مخواہ دوسرے لوگوں پر شک کر لیتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک لڑکی ہوتی ہے اس کی شادی ہو جاتی ہے اور وہ اپنے سسرال والوں کے گھر چلی جاتی ہے اس سے پہلے وہ بالکل اپنے ماں باپ کے گھر تندرست ہوتی ہے۔ وہاں جا کر لڑکی بیمار ہو جاتی ہے اصل میں اس گھر میں یا اس کے گھر کے کسی فرد پر اثرات بد ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بندش لڑکی پر لگ جاتی ہے اس کو حمل قرار نہیں پاتا یا پھر اولاد نہیں ہوتی جس کی وجہ سے شوہر کی محبت نفرت میں بدل جاتی ہے۔ لڑکی والے کہتے ہیں کہ سسرال والوں کا کام ہے سسرال والے کہتے ہیں کہ یہ کام لڑکی والوں کا ہے اس طرح سے غلط فہمیاں پیدا ہو کر گھر اجڑ جاتے ہیں۔

جعلی عاملین:

آج کل کے اس دور میں کچھ ایسے جعلی عاملین گلی محلوں میں بورڈ لگائے بیٹھے ہیں۔ اپنے آستانے بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اگر کوئی بھول کر بھی ان کے پاس آجائے تو ان کے دلوں میں ایسا وہم ڈال دیتے ہیں کہ تم کو فلاں شخص یا ان کے گھر والے نے تم پر سحر جادو کروایا ہے سرے سے ہی ایسے لوگوں کی آنکھوں پر جہالت کی پٹی بندھی ہوئی ہوتی ہے ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا بس ایسے ہی اپنے تیر تکوں سے کام چلاتے پھرتے ہیں اور سادہ دل لوگوں کو بیوقوف بنا کر لوٹتے ہیں۔ دراصل حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ پہلے سے ہی آسیب زدہ ہوتے ہیں۔ کسی نہ کسی وجہ سے ان پر یہ اثر ہو جاتا ہے اور ان پر بندش لگ جاتی ہے۔

بندشوں کی وجہ سے:

بندشوں ہی کی وجہ سے گھر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور ان میں رہنے والے لوگ طرح طرح کی مصیبتوں اور مشکلات میں گھر جاتے ہیں حصول رزق میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے انسان کے وسائل میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ انسان لاکھ کوشش کرنے کے باوجود بھی ناکام اور مایوس ہو جاتا ہے اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں۔ ہر کوئی ایسے شخص سے ناطہ توڑ لیتا ہے کوئی اس کا مددگار نہیں بنتا وہ معاشرہ میں اکیلا ہی ہو کر رہ جاتا ہے۔ معاشی طور پر وہ بالکل تباہ ہو جاتا ہے۔ بندش ایک ایسا خطرناک مرض ہے اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو وہ تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔

کچھ ایسے لوگ:

کچھ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو ایسی چیزوں کو بالکل مانتے ہی نہیں ان کا صرف یہی خیال اور سوچ ہوتی ہے کہ جادو ٹونہ بندش وغیرہ سب مفروضے ہوتے ہیں لیکن اگر ان کے ساتھ ایسی صورت پیدا ہو جائے تو پھر پریشان ہو جاتے ہیں لوگوں کو اپنی روئیداد سناتے پھرتے ہیں۔ صلاح مشورے کرتے پھرتے ہیں کہ ہمارا کاروبار خسارہ میں جا رہا ہے۔ ہمارے اوپر مصیبتوں اور مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں کچھ پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے کسی کی

جعلی عاملین: آج کل کے دور
میں کچھ ایسے جعلی عاملین گلی محلوں
میں بورڈ لگائے بیٹھے ہیں۔

نظر لگ گئی ہے یا پھر کوئی آزمائش ہے۔ صرف اتنا ہی کہہ کر خاموش ہو جانا بڑی بیوقوفی نادانی ہوگی ممکن ہے کہ آپ پر بھی آسیبی اثرات کا اثر ہو۔ حقیقت میں اس کا فوری طور پر علاج کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ بعد میں پچھتانے کا کیا فائدہ اپنے آپ کو مزید مشکلات میں پھنسا لینا یہ کوئی عقلمندی نہ ہوگی۔ اس کو شروع میں ہی سمجھ لینا چاہیے۔ سحر یا جادو وغیرہ حقیقت تو یہ ہے بہر حال اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ایک ضروری بات:

یہ ایک بات جو بہت ضروری ہے اکثر دیکھنے میں آئی ہے کہ لوگ مختلف قسم کی بندشوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنی تمام تر تکالیف کو خود ہی عامل بن کر اپنا علاج شروع کر لیتے ہیں بجائے تکلیف کم ہونے کے اور زیادہ شروع ہو جاتی ہے۔ طرح طرح کے سنے سنائے چلے وظیفے کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ میرا ایسے حضرات کو ایک مفید مشورہ ہے کہ وہ لوگ جو اس بارے میں سب کچھ نہیں جانتے سنی سنائی باتوں پر عمل کر کے اپنا مزید بیڑہ غرق نہ کر بیٹھیں۔ وہ کسی ایسے لوگوں عاملین کے پاس جائیں جو اس بارے میں مکمل طور پر آگاہی رکھتے ہوں نیک سیرت ہوں ہمدرد ہوں ان سے اپنا علاج کروائیں۔ آجکل کے نام ونہاد عاملین سے پرہیز کریں۔ جو لوگوں کو طرح طرح سے ہاتھ کی صفائیاں دکھا کر مختلف حیلوں بہانوں سے لوٹ رہے ہیں حقیقت میں ایسے لوگوں کو کچھ پتہ نہیں ہوتا اور نہ ہی حقیقت سے وہ آشنا ہوتے ہیں۔ یہاں پر ایک بہت ہی اہم نکتہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

اہم نکتہ:

وہ یہ ہے کہ آپ اگر چل پھر رہے ہیں یا سو رہے ہیں تو آپ کو کچھ آوازیں سنائی دیتی ہوں یا پھر یہ محسوس ہو کہ آپ کے ساتھ کوئی لیٹا ہوا ہے یا خواہ کوئی ایسا واقعہ پیش آئے یا عالم بیداری میں کوئی شکل نظر آئے یا اپنے ذہن میں یا خواب میں چیزیں نظر آئیں اور وہ سچی ثابت ہوں تو پھر سمجھ لیں کہ آپ جسم لطیف متحرک ہمزاد ہیں اس بارے میں کسی رہبر و کامل سے راہنمائی حاصل کریں۔

روحانی بیماریوں سے انکار:

جس طرح سے کچھ ایسے لوگ جادو ٹونہ سحر کے اثرات کو ماننے سے انکاری ہوتے ہیں اگر کسی عورت پر آسیبی اثرات ہو جائیں تو وہ نہیں مانتے۔ محض مکروفریب سمجھتے رہتے ہیں حالانکہ ان کو حقیقی طور پر روحانی بیماریاں لگ چکی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ان کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی جاتی ہے تو پھر وہ ڈاکٹروں، حکیموں سے علاج کروانا شروع کر دیتے ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ صحت یاب نہیں ہوتیں تو پھر ان کو ان کے ہی رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جادو سحر کی حقیقت سے انکار تو نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ایسی عورتوں کا علاج کروانے کی بجائے صرف یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لینا یہ صرف مکر یا فریب ہے۔ عورت ذات سے انتہا درجہ کی زیادتی ہے۔

شیطانیت

شیاطین جو لوگوں کی روح کو بدخلقی، غرور، تکبر، کینہ، بغض، حسد اور ہر وقت نجاست میں کھینچ کر لے جاتے ہیں اور ان کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ اولاد آدم کو بہکایا جائے اور اپنے مکروفریب سے لوگوں کو خراب کرتے ہیں کیونکہ شیطان نے اللہ پاک سے کہا تھا کہ میں اولاد آدم کو گمراہ کروں گا۔

لوگوں کے دلوں میں وسواس پیدا کروں گا۔ نیکی سے روکوں گا اور بدی کی طرف رغبت دلاؤں گا میں اور میری اولاد مل کر اولاد آدم کو گمراہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میرا ہو گا وہ تیرے قابو میں نہیں آئے گا۔ شیاطین اپنی شکلیں بدلتے رہتے ہیں کبھی انسان کی صورت، کبھی جانوروں کی صورت، کبھی سانپ، بچھو، کبھی اونٹ، بیل، کبھی گھوڑے، خچر، گدھے، پرندے بن کر گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

اہل عرب کے لوگ اس کو بلس سے ماخوذ کرتے ہیں جس کے معنی ناامید مایوسی کے بھی ہیں شیطان کے لغوی معنی سرکش اور مغرور دوری کے ہیں۔

کیونکہ ابلیس کو اللہ تعالیٰ سے ناامیدی ہے ابلیس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی امید نہیں رہی اس وجہ سے ہی ابلیس کہلایا ہے اس کو خدا کا دشمن بھی کہتے ہیں۔

اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت اماں حوا کو بہکایا تھا اور شجر ممنوعہ کے کھانے کی ترغیب دی کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت سے نکل جائیں ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی تو حکم دیا کہ سب فرشتے اس کو سجدہ کریں سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اس لئے کہ میں آگ سے بنا ہوں اور آدم خاک سے بنا ہے اس وجہ سے وہ اپنی سرکشی مغروری کی وجہ سے دور ہو گیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک مہلت مانگی جو دے دی گئی اور بڑے لوگوں کو بھی بہکانے کی طاقت مل گئی۔ ابتداء میں جن زمین پر رہتے تھے۔ وہ آپس میں ہی لڑنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ان کے پاس بھیجا۔

آخر کار اس کا انجام یہ ہوا کہ اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ شیطان انسانوں کو بہکانے میں ہر وقت لگا رہتا ہے مگر جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں ان پر اس کا بس نہیں چلتا۔ یہ اکیلا نہیں ہے اس کے بہت سے اور بھی چیلے ہیں جو مختلف روپوں میں اللہ کے بندوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کرتا رہتا ہے اگر انسان ہمت کرے تو اس سے بچ سکتا ہے۔

ایک سچا واقعہ:

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عورت مدینہ میں رہتی تھی اس کے تابع ایک جن تھا ایک دن وہ جن ایک پرندہ کی شکل میں مکان کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا۔ عورت نے اسے کہا کہ نیچے اتر آ۔ تو جن نے سن کر یہ کہا کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور یہاں ٹھہرنے سے منع کر دیا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جنات عورتوں سے ہمبستری کرتے تھے۔

جو شیاطین انسان کے ساتھ رہتے ہیں ان کو عامر کہا جاتا ہے۔

جو شیاطین بچوں پر مسلط ہوتے ہیں ان کو ارواح کہا جاتا ہے۔

جو شریر اور سرکش ہوتے ہیں ان کو شیطان کہا جاتا ہے۔

جو شرافت اور سرکشی میں حد سے زیادہ بڑھنے والے ہوں ان کو عفریت کہا جاتا ہے۔

کالا کتا بھی شیطان کی ایک قسم ہے۔

ابو عثمان بن العباس رازی حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بعض کتے بھی شیطان ہوتے ہیں خفیف قسم کے جنات ہوتے ہیں اگر کھانے کے وقت کتا آ کر بیٹھ جائے تو اس کو کچھ ڈال دیا کرو پھر اس کو بھگا دو۔

شیطان کو جب آسمان سے نکالا گیا تو اس نے اللہ پاک سے کہا کہ تو نے مجھے ملعون کر دیا ہے تو میرا علم کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا علم جادو ہوگا مگر اس نے کہا کہ میری کتاب کونسی ہوگی جواب ملا کہ لوگوں کے جسموں پر گودنے کے نشانات ہوں گے۔ ابلیس نے پھر کہا کہ میرا کھانا کیا ہوگا۔ پھر جواب ملا کہ تیرا کھانا مردار ہوگا۔ ابلیس نے پوچھا میرا مکان کیا ہوگا جواب ملا تیرا مکان غسل خانہ ہوگا۔ ابلیس نے کہا میری نشست کہاں ہوگی۔ اللہ

نے فرمایا بازار۔ ابلیس نے پوچھا میرا موذن کون ہوگا تو جواب ملا تیرا موذن موسیقی ہوگی۔
ابلیس نے کہا میرا جال و پھنسا کیا ہوگا اللہ نے فرمایا تیرا پھندا عورتیں ہوں گی۔

شیطان کا کردار

ابلیس لعین نے اپنی اولاد کو بھی علیحدہ علیحدہ کام سونپ رکھے ہیں۔ ایک کو یہ کام سونپ رکھا ہے کہ تو نے بے صبری کرنے اور گریبان پھاڑنے اور منہ پر طمانچے مارنے پیٹنے اور خلاف اسلام جہالت کی باتوں کے کام کروانے ہیں۔

دوسرے کا کام یہ ہے کہ اس نے جھوٹ بلوانا اور جھوٹی خبر دینا ہوتا ہے۔

تیسرے کا کام یہ ہوتا ہے کہ کسی آدمی کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے اس کے گھر والوں کو اس کے عیب بتا کر ان کو اشتعال میں لا کر لڑائی جھگڑا کروا دیتا ہے۔

چوتھے کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ بازاروں میں گھومتا پھرتا رہتا ہے۔ جو عورتوں اور مرد بازاروں میں جاتے ہیں ان کو گمراہ کرتا ہے۔

شیطان ایسے لوگوں کی آنکھوں میں رہتا ہے۔

شیطان ایسے لوگوں کے آلہ تناسل میں رہتا ہے۔

شیطان ایسے لوگوں کے دلوں میں رہتا ہے۔

شیطان گندگی والی جگہوں پر رہتا ہے۔

شیطان بیت الخلاء میں رہتا ہے۔

شیطان غسل خانوں میں رہتا ہے۔

شیطان کی مثال نیولے کی طرح ہے جس نے اپنہ منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے۔ اس سے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

شیاطین جو گندی جگہوں پر رہتے ہیں یہی انسانوں کو مختلف امراض بندشوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

میاں بیوی میں علیحدگی کروانے والے یہی شیاطین ہوتے ہیں۔

انسانوں کو مرگی اور جنون میں مبتلا کرنے والے یہی شیاطین ہوتے ہیں۔

اکثر ناپاک رہنے والی عورتیں ان ہی کی وجہ سے بندشوں کا شکار ہوتی ہیں۔

دورِ جہالت کا واقعہ:

زمانہ جاہلیت کے دور میں ایک شخص تھا وہ سفر میں جاتا تھا جب بھی وہ سفر سے واپس آتا تو اس کی بیوی بڑا بناؤ سنگھار کرتی ایک دفعہ وہ سفر میں گیا ہوا تھا کہ شیطان اس کی شکل بن کر اس کے گھر آنے جانے لگا۔ کچھ دن بعد وہ شخص سفر سے واپس اپنے گھر آیا تو اس کی بیوی نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اس نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ کیا بات ہے تیری عادت میں تبدیلی کیوں آگئی۔ بیوی نے جواب دیا کہ تم سفر پر تو گئے ہی نہیں تھے تم تو یہاں تھے ابھی ان دونوں کی باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک شیطان نے آکر کہا کہ میں ایک جن ہوں اور تیری بیوی پر عاشق ہو گیا ہوں۔ میری تیری غیر موجودگی میں تیری بیوی کے پاس آتا تھا تیری شکل بن کر اب بتاؤ تو کیا کرتا ہے۔ باری مقرر کر لیں یا تم دن کو اس کے پاس رہا کرو میں رات کو۔ یا پھر میں دن کو میں رات کو رہا کروں گا۔ اس شخص نے جن کو رات کو بیوی کے پاس رہنے کیا جازت دے دی۔ کچھ دنوں کے بعد جن ایک رات کو نہ آیا میں نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں کل رات آسمان پر باتیں سننے کیلئے گیا تھا اس شخص نے کہا مجھے بھی آسمان کی سیر کراؤ جن نے کہا چلو۔ تمہیں بھی آسمان کی سیر کرا دیتا ہوں اس نے کہا کہ تم اپنہ مہ پھیر لو وہ جن خنزیر کی شکل بن گیا اس کے بدن پر دو بڑے بڑے پر تھے وہ مجھے اپنے اوپر بٹھا کر اڑنے لگا جب آسمان کے قریب پہنچا تو آسمان سے آواز آئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان و مالم یشالم یکن اس آواز کو وہ سنتے ہی آسمان سے گر پڑا میں بھی ایک ویرانے پر گر پڑا میں نے جو کلمات آسمان پر سنے تھے یاد کر لیے۔ اگلی رات جن کے آنے کی باری تھی میں نے وہ کلمات پڑھنے شروع کر دیئے اور وہ جن آیا اور کلمات کو سنتے ہی جل کر راکھ ہو گیا۔

جن کا لڑکی کو اٹھا لینا:

زمانہ جاہلیت میں ایک کنواں تھا میں نے ایک لڑکی کو کنوئیں پر پانی لینے کیلئے

جن کا لڑکی کو اٹھا لینا

بھیجا۔ لیکن وہ کافی دیر تک نہ آئی ہم نے ادھر ادھر بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملی ہم تھک ہار کر بیٹھ گئے ایک رات کا واقعہ ہے کہ میں اپنے سائبان کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ میرے سامنے ایک دور سے سایہ نظر آیا جب وہ قریب آیا تو دیکھا وہ میری بیٹی ہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ بیٹی تو کہاں چلی گئی تھی تو اس نے مجھے کہا کہ مجھے جن نے پکڑ لیا تھا اور مجھے اپنے ساتھ لے گیا، جنوں کی ایک جماعت میں لڑائی ہوئی تو اس جن نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اگر میں ان پر کامیاب ہو گیا تو واپس لوٹا دوں گا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے مجھے واپس کر دیا۔ لڑکی کا رنگ کالا ہو گیا تھا بہت کمزور ہو گئی تھی اور پھر وہ تندرست ہو گئی اور اس کا نکاح چچازاد بھائی سے کر دیا اس جن نے اپنے اور لڑکی کے درمیان ایک علامت مقرر کی تھی کہ جب اس کو ضرور پڑے تو وہ جن کو بلائے۔ لڑکی کا شوہر اسے دیکھتا تھا تو شک کرتا تھا اور ہمیشہ عیب لگاتا تھا۔ چنانچہ لڑکی نے اس علامت کے ذریعے سے اشارہ کیا تو اس کے شوہر کو آواز آئی کہ اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے اگر اس کو کچھ کہا تو بہت برا پیش آؤں گا۔ میں نے اس کی حفاظت کی ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی اس کی حفاظت کروں گا تو اس سے پتہ چلتا ہے جنات ایسے عمل بھی کر سکتے ہیں۔

میرا مشورہ:

ایسے لوگوں کو میرا مفید مشورہ ہے کہ وہ نام و نہاد عاملین کے پاس ہرگز نہ جائیں۔ شیاطین کوئی معمولی چیز یا بات نہیں ان سے ٹکر لینا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ ایسے نام نہاد عاملین بغیر کسی تشخیص کے لوگوں پر گرم چمٹے اور لاٹھیاں برسانا شروع کر دیتے ہیں یا تو ان کو اپاہج بنا دیتے ہیں یا پھر مریض ان کے ہاتھوں جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے پاس ہرگز مریض کو نہیں لے جانا چاہیے۔ کسی ایسے عامل کامل کے پاس مریض کو لے جائیں جو اس بارے میں مکمل طور پر آگاہی رکھتا ہو ورنہ یہ لوگ تو مریضوں کا یہی حال کریں گے۔ آئے دن آپ پڑھتے ہیں سنتے ہیں کہ فلاں عامل نے جن بھوت نکالنے کیلئے مریض پر تشدد کیا اور اس کو موت کی نیند سلا دیا اور خود حوالات پہنچ گیا۔

اصل حقائق

اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے اپنی حمد وثنا کیلئے اوراس کے رسول کی اطاعت اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تا کہ ایک دوسرے کے کام آسکیں۔

آپس میں بھائی چارہ رکھیں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں نہ کہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں۔ یہ مسلمان لوگوں کا شیوہ نہیں۔ مسلمان تو ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے ہیں جو لوگ دوسرے لوگوں کو کسی نہ کسی بہانے طریقے سے تنگ و پریشان کرتے ہیں چاہے وہ کسی بھی طریقے سے کریں اپنی زبان سے کریں، اپنے ہاتھ سے کریں یا پھر سفلی علوم سے کریں ایسے لوگ حاسدین میں سے ہوتے ہیں، غرور، متکبر، شیطانی ذہن رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں جو شیاطین کے پیروکار ہوتے ہیں ان کا کسی سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہوتا۔ لالچ، حرص، طمع کی خاطر ان کو اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں رہتی ان کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ ہم نے مخلوق خدا کو کس طریقے سے تنگ و پریشان کرنا ہے۔ ایسے لوگوں کا دین سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔

بندہ ناچیز نے اس کتاب کو جو لکھنے کی سعی کی ہے وہ بہت سے لوگوں کی فرمائش پر کی ہے۔ میرا یہ کتاب لکھنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ میں ایسے مخلوق خدا کو تنگ کرنے والے علوم پیش کروں یا مجھے کوئی پیسوں کا لالچ ہے۔

بندہ نے تو حقائق کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ حاسدین لوگ اپنے بھائیوں، رشتہ داروں، دوستوں، عزیز واقارب کو بھی نہیں بخشتے کیونکہ ان کے دل رحمان سے خالی ہو چکے ہوتے ہیں بلکہ ان کے دل تو شیطان زدہ ہوتے ہیں۔ ان کا تو مقصد صرف یہی ہوتا ہے کہ حرص، حسد، لالچ، زن، زر، زمین۔ ایسے لوگوں کو نہ تو کوئی نصیحت کام آتی ہے اور نہ ہی موت کا غم و فکر ہوتا ہے۔

ایسے لالچی، بدکار، مکار ظلم کرنے والے اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والوں کو

خدا کے غضب وقہر کا بھی منتظر رہنا چاہیے۔ ایسے لالچی لوگوں سے، خودغرض لوگوں سے، حاسد لوگوں سے، بدکردار لوگوں سے، ظالم لوگوں سے جو معصوم اور بے گناہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اپنے شیاطین آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے۔

مت سوچو کہ ایسے لوگ ہمیشہ ہمیشہ اس دنیا فانی میں رہیں گے آخر ایک دن اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے۔ یہ مت سوچو کہ مظلوم کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو کی کوئی قیمت نہیں۔

آنسو تو وہ موتی ہے جس کی قیمت ہی کوئی نہیں۔

آنسو تو آنکھوں کا خاموش سمندر ہے۔

آنسو تو وہ شفاف آئینہ ہیں جس میں ہمیشہ بے بسی انتظار، خلوص، محبت، دوستی جیسے چھپے جذبات نظر آتے ہیں اور جب یہ پگھلتے ہیں کسی کو خبر تک نہیں ہوتی۔

یہ اسی آنکھ سے نکلتے ہیں جب جھلتی ہے تو زمانے بھر کی حیاء اپنے اندر سمو لیتی ہے۔ جب یہ آنکھ کھلتی ہے تو کائنات کے رازوں سے پردے کھول دیتی ہے۔ جب یہ دیکھتی ہے تو پھر سمندر کی گہرائیوں میں سے موتی ہیرے جواہرات نکال لیتی ہے۔

جب یہ بولتی ہے تو اہل زبان کو بھی انگشت بدنداں کر دیتی ہے۔

جب یہ آنکھ روتی ہے تو عرش معلّیٰ کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

میری ایسے لوگوں سے پرزور اپیل ہوگی کہ وہ ایسے کاموں کو چھوڑ دیں اللہ کے حضور توبہ کریں اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

مسلمان کا گھر تو جنت ہے۔

مسلمان کی انتظارگاہ تو قبرہ ہے۔

مسلمان کا لباس تو تقویٰ ہے۔

مسلمان کا دوست اللہ رسولؐ ہے۔

مسلمان کا قید خانہ دنیا ہے۔

مسلمان کا مقصد تو صرف اللہ کی رضا ہے۔

مسلمان کا دشمن شیطان نفس ہے۔

صبر و تحمل سے کام لیں خود بھی پر سکون رہیں اور دوسروں کو بھی رہنے کی تلقین کریں۔
انسان دنیا میں صرف ایک ہی بار آتا ہے دوبارہ نہیں آتا تو اس وقت کی قدر کریں۔ ایسی باتوں اور ایسے کاموں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنے مستقبل کی فکر کریں۔ دوسروں سے برا کرنے سے پہلے یہ سوچیں کہ اگر آپ خود برے سلوک کا شکار ہوتے ہیں تو کیا ہوتا۔ خدا نے اس کائنات کو محبت سے تخلیق کیا ہے۔ لہٰذا اس میں رہنا سیکھو۔

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

نکتہ نظر:

آخر میں مصنف کا نکتہ نظر یہ ہے کہ حقائق سے پردہ اٹھائیں اور اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہی تھا کہ ایسے لوگوں کے بارے میں جو حاسد اور جابر جنہوں نے اپنے مکر و فریب سے اللہ پاک کی مظلوم اور عاجز خلقت پر اپنا عرب و دبدبہ قبضہ جمانے کی کوشش کر کے غریبوں، مسکینوں، دن رات روندتی اور پستی ہے اور بے کس محتاج لوگوں کا خون چوس رہے ہیں اندھے مردہ دل نفسانی لوگوں کو کچھ پتہ نہیں۔ ایسے لوگ تو دنیا میں حیوانی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جن کا مشغلہ تو صرف کھانا پینا ہوتا ہے اور وہ حیوانوں کی طرح کھا پی کر اس دنیا فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دل میں تو ہیں لیکن ان سے کچھ سمجھتے نہیں۔۔ ان کے کان تو ہیں ان سے سنتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں۔ ایسے لوگ حیوانوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر اور گمراہ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت سے بالکل غافل ہیں۔ ایسے لوگوں نے مذہب اور روحانیت کی روح کو نکال دیا ہے۔ مغز ضائع ہو گیا ہے عفریت صفت لوگ اپنی دوکانداری کے ذریعے سے نادان سادہ لوح لوگوں کو فریب دیتے ہیں۔ اس کتاب کو لکھنے میں مصنف نے بڑی محنت اور کوشش کر کے مختلف کتب سے استعفادہ حاصل کیا ہے۔

غرض یہاں سے شیطانی حسد خودی انانیت جس میں شیطان نے اپنا مورچہ بنا لیا ہے اور اپنے لشکر کے ساتھ گمراہی کے ہتھیاروں کے ساتھ گمراہ کر رہا ہے ان ہتھیاروں میں

غرور تکبر انانیت کے ہتھیار استعمال کرنے کا بڑا ماہر ہے۔ جو وجود کے نفس کے مورچے میں چلانے کا بڑا ماہر ہے اور یہی تیر چلا کر کہتا ہے کہ تیرے برابر اور کوئی نہیں۔ جب وہ مچھر کی طرح اپنی زہریلی خرطوم غرور و کبر کے جراثیم سے بھری ہوئی سونڈھ جب انسان کے دل میں چبھو دیتا ہے تو اس کو انانیت کا بخار چڑھ جاتا ہے جو بھی شخص دنیا کے چکر میں پھنس کر اپنا دماغ خراب کر لیتا ہے وہ ہمیشہ ہی سر کے بل گرتا ہے۔

لغویات سے پرہیز

اللہ تعالیٰ کے جو نیک متقی پرہیز گار جو بندے ہوتے ہیں ان کے اندر عجز و انکساری کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا وہ تو ہر وقت عجز و انکساری میں ہی رہتے ہیں ان کے اندر غرور تکبر کا ذرا بھر بھی عنصر نہیں ہوتا وہ تو ہر وقت اللہ کے حضور جھکنے کو ترجیح دیتے ہیں اور مخلوق خدا سے پیار محبت کرتے ہیں ایسے متقی لوگوں کا کسی جاہل شخص سے آمنا سامنا ہو بھی جائے تو وہ اس کو سلام کر کے گزر جاتے ہیں ایسے لوگ اللہ کی بارگاہ میں سربسجود رہتے ہیں اور اس ہی کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں۔ وہ تو لغو باتوں، لغو کاموں سے بیہودہ اور بے حیائی کے کاموں سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ اس خطرناک دور کے اندر ہم کیا کر رہے ہیں۔ کیا ان باتوں پر ہم بھی عمل پیرا ہیں اگر نہیں ہیں تو پھر اللہ کی گرفت بڑی مضبوط ہے۔ اگر اب بھی توبہ نہ کی تو پھر رکاوٹوں اور بندشوں کے چکروں میں ہی پھنستے چلے جائیں گے ان سے نکل نہیں سکیں گے۔

بیت مخلص اور پاک بندے خدا کے
نشان جن سے قائم ہیں صدق و صفا کے
نہ شہرت کے خواہاں نہ طالب ثناء کے
نمائش سے بیزار دشمن ریا کے
ریاضت سب ان کی خدا کیلئے ہے
مشقت سب ان کی رضا کیلئے ہے

(حالی)

امام غزالیؒ کے ارشادات

1- ہمسائیگی کا حق صرف یہی نہیں کہ آدمی اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کی پہنچائی ہوئی تکلیفوں پر صبر کرے اور پھر اتنا ہی کافی نہیں بلکہ تکلیف دینے والے ہمسائے کے ساتھ نرمی اور نیکی کا سلوک کرے۔
2- ہمسائے کو سلام میں پہل کرنا۔
3- ان سے اکتا دینے والی لمبی گفتگو نہ کرنا۔
4- ان کی بار بار مزاج پرسی کرنا۔
5- بیماری میں اس کی تیمارداری کرنا۔
6- مصیبت میں اظہار ہمدردی کرنا۔
7- موت وغیرہ میں اس کا پورا ساتھ دینا۔
8- خوشی میں اسے مبارکباد دینا اور اس کی خوشی میں شریک ہونا۔
9- اس کی لغزشوں سے درگزر کرنا۔
10- اپنی چھت سے اس کے مکان پر نہ جھانکنا۔
11- پرنالہ اس کے مکان یا اس صحن کی طرف نہ رکھنا۔
12- کوڑا کرکٹ اس کے مکان کے سامنے نہ ڈالنا۔
13- اس کے مکان کا راستہ تنگ نہ کرنا۔
14- وہ جو کچھ گھر میں لے جا رہا ہو اسے غور سے نہ دیکھنا۔
15- اس کی کمزوریوں کو چھپانا اور اس کی پردہ پوشی کرنا۔
16- بوقت ضرورت اس کا پورا ساتھ دینا۔
17- اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر کا خیال رکھنا۔
18- اس کے خلاف کسی کی غیبت اور چغلی نہ سننا۔
19- اس کی عزت و حرمت سے نگاہ جھکا لینا۔
20- اس کے ملازموں اور نوکرانیوں کی طرف نگاہ نہ اٹھانا۔

علم کی بزرگی:

☆ جو کوئی علم کی تلاش میں چلتا ہے اسے بہشت کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔

☆ تم جب تک علم کی تلاش میں ہو راہِ خدا میں ہو۔

☆ علم کی تلاش پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔

☆ تحقیقات کا شوق آدھا علم ہے۔

☆ عبادت کی بزرگی سے علم کی بزرگی بہتر ہے۔

☆ حکمت و دانائی کو اپنی گم شدہ چیز سمجھو، جہاں مل جائے لے لو۔

☆ جو کوئی علم کو چھپاتا ہے اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

☆ جہاں علم اور حلم اکٹھے ہوں ان سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں ایک جگہ اکٹھی نہ ملیں گی۔

جس کو دعا کی توفیق ہوگی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا

دعا بندہ کو خدا سے ملاتی ہے، مصیبت میں دل کو تسکین دیتی ہے۔ فراغت میں غفلت کو دور رکھتی ہے۔ نبی ﷺ نے جو دعائیں ہم کو سکھلائی ہیں ان میں سے اسلام کی تعمیر بھی معلوم ہو جاتی ہے اور سیاہ دلوں کے زنگ بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ جو دعائیں لکھی جاتی ہیں بہتر ہے کہ ان کو حفظ کر لو اور خدا سے اسی طرح دعا کیا کرو۔

میں زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی طرف یکسو ہو کر اپنا منہ کرتا ہوں۔ میں اس کے برابر کا کسی کو نہیں سمجھتا۔ (الانعام:۷۹)

میری بدنی عبادتیں اور مالی صدقے، میرا جینا، میرا مرنا جہاں کے مالک پروردگار کے لیے ہے۔ بیشک مجھے حکم ہے کہ میں کسی کو پروردگار کے برابر کا نہ سمجھوں اور اپنے سر کو اسی کی درگاہ پر رکھوں۔ (۱۶۲۔۱۶۳ الانعام)

اے خدا! اے بادشاہوں کے بادشاہ پالن ہار! تیرے سوا کوئی بھی نہیں جس کی بندگی کی جائے میں تیرا بندہ ہوں اپنی جان پر ظلم کر چکا ہوں۔ اب اپنے گناہوں کا اقرار کرتا

ہوں۔ تو میرے تمام گناہوں کو معاف کر دے۔ کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم)

اے مالک! مجھے اچھے سبھاؤ اور نیک عادتوں پر چلا۔ بیشک ایسی ہدایت تو ہی دے سکتا ہے۔ اے مالک! مجھے برے سبھاؤ اور بدخلقی سے بچا لے۔ بیشک تو ہی مجھے اس سے بچا سکتا ہے، میں تیرے حضور میں حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے کو تیار ہوں۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم)

اے مالک! بہتری اور نیکی کی سب قسمیں تیرے ہاتھ میں ہیں اور بدی کو تیری طرف لگاؤ نہیں۔ اے مالک! بڑی برکتوں اور بلندیوں والے میں تجھ سے اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم)

الٰہی میں تجھے سجدہ کرتا ہوں، تجھ پر ایمان رکھتا ہوں تیرے سامنے اپنے سر کو جھکاتا ہوں، میرا چہرہ اسے سجدہ کرتا ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری صورت بنائی۔ جس نے چہرہ کے ساتھ سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں لگائیں۔ خدا بڑی برکتوں والا ہے۔ پیدا کرنے کی طاقت اس میں اعلیٰ و احسن ہے۔ (صحیح مسلم، حضرت علیؓ)

الٰہی! میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ کاروبار میں مجھے استقلال دے اور ارادہ میں نیکی عطا کر۔ مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں اور تیری عبادت اچھی طرح بجا لاؤں۔ الٰہی! میرے دل کو عیبوں سے پاک کر دے اور زبان کو سچائی سکھلا دے۔ (نسائی: شداد بن اوسؓ)

الٰہی میرے دین کو سنوار دے، اس میں میرا پورا بچاؤ ہے۔ میری دنیا کو سنوار دے، اس میں میری گذران ہے۔ (صحیح مسلم، ابو ہریرہؓ)

الٰہی مجھے رزق دے جو پاک ہو، علم دے جس کا نفع ہو، عمل! جسے تو قبول کر لے۔

الٰہی میں تجھ سے عاجزی، کاہلی، بے ہمتی، بخیلی، حد درجہ کی کمزوری و ضعیفی اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مشکوٰۃ: سعدؓ)

الٰہی میرے دل کو پرہیزگاری دے، اسے پاک کر دے، تو ہی سب سے بڑھ کر اسے پاک بنا سکتا ہے اور تو ہی میری جان کا والی و کارساز ہے۔

الٰہی جس علم میں نفع نہ ہو، جس دل میں تیری بزرگی نہ ہو جس نفس میں قناعت نہ ہو جو دعا قبول نہ ہوتی ہو میں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

الٰہی! ہمارے دلوں میں الفت بھر دے۔ ہماری حالتوں کو درست بنادے۔ ہم کو سلامتی کی راہ پر چلا ہم کو اندھیرے سے نکال کر روشنی دکھا۔

الٰہی ہم کو کھلے اور چھپے فحش سے پاک کردے اور ہم کو ہمارے کان، آنکھ، دل، بیوی بچوں میں برکت دے تو ہم پر رحمت رکھ اور اپنی نعمت کا شکر گزار بنا۔ ہم تیری نعمت لیتے رہیں اور تیری ثناء کرتے رہیں اور تو ہم پر اپنی نعمتوں کو پورا فرماتا رہے۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

عفو ورحم:

(۱) آنحضرت ﷺ کے پیارے چچا امیر حمزہؓ کو وحشی نے مارا۔ ناک کان وغیرہ کاٹے، کلیجہ نکالا تھا۔ پھر بھی جب اس نے معافی کی بابت عرض کیا معاف کر دیا۔

(۲) ہبار نے آنحضرت ﷺ کی بڑی بیٹی زینبؓ کے نیزہ مارا، وہ ہودج سے گر گئیں۔ حمل جاتا رہا۔ وہی صدمہ ان کی موت کا سبب بنا۔ ہبار نے سامنے آکر معافی مانگی۔ معاف کر دیا۔

(۳) ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ایک درخت کے نیچے سو گئے تلوار ٹہنی سے لٹکا دی۔ ایک دشمن آیا تلوار اٹھائی اور آں حضرت ﷺ کو گستاخی سے جگایا اور پوچھا اب کون تم کو بچائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اللہ" وہ شخص چکر کھا کر گر پڑا تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا اب تجھے کون بچا سکتا ہے وہ حیران ہو گیا فرمایا جاؤ میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔

(۴) فرمایا "جاہلیت کی جن باتوں پر قبیلے لڑا کرتے تھے میں سب باتوں کو مٹاتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان کے خون کا دعویٰ چھوڑتا ہوں اور جن ولگوں سے میرے چچا نے قرض لینا ہے ان کو قرضہ بھی معاف کرتا ہوں۔"

تعلیمات مصطفویہ

نبی کریم ﷺ کی پاک تعلیم، اعتقادات، عبادات، عادات، معاملات، مہلکات، منجیات، ریاضیات، احسانیات کے بارے میں بحر ناپیدا کرنار ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بزرگی اور اسلام کی برتری اسی تعلیم پر ہے۔ میرا مطلب اس چھوٹی سی کتاب میں اس پاک تعلیم کا نمونہ دکھلا دینا ہے۔

تہذیب نفس، اپنے آپ کی درستی:

(۱) دانا وہ ہے جو خود کو چھوٹا سمجھتا ہے اور کام وہ کرتا ہے جو مرنے کے بعد کام آئے۔ نادان وہ ہے جو نفس کا کہنا مانتا ہے اور خدا پر اُمیدیں باندھتا ہے۔

(۲) پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ پہلوان وہ ہے جو نفس کو اپنے بس میں قابو کر لیتا ہے۔

(۳) قناعت وہ خزانہ ہے جو کبھی خالی نہیں ہوتا۔

(۴) غیر ضروری کا چھوڑ دینا عمدہ دینداری ہے۔

(۵) مشورہ بھی امانت ہے۔ جھوٹی صلاح دینا خیانت ہے۔

(۶) شر (بدی یا فساد) کو چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے۔

(۷) حیا سراپا خیر ہے۔ (شرم وحیا میں نیکی ہی نیکی ہے)۔

(۸) صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں جو ہر ایک کو میسر نہیں۔

(۹) گذران میں میانہ روی رکھنا نصف روزی ہے۔ سمجھ سوچ کر خرچ کرنا آدھی کمائی کے برابر ہے۔)

(۱۰) تدبیر جیسی کوئی دانائی نہیں۔

(۱۱) جو عہد کا پکا نہیں وہ دیندار نہیں۔

(۱۲) عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

(۱۳) مرد کی خوبصورتی اس کی فصاحت ہے۔

(۱۴) جہالت سے بڑھ کر کوئی تنگی نہیں۔

(۱۵) جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔

(۱۶) اچھے خلق کے برابر محبت کی کوئی تدبیر نہیں۔

(۱۷) تواضع سے درجہ بلند ہوتا ہے۔

(۱۸) خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی۔

(۱۹) اپنے بھائی کو طعنہ نہ دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی حال میں پھنس جاؤ۔

(۲۰) جس طرح سرکہ سے شہد خراب ہو جاتا ہے اسی طرح بدخلقی سے ساری خوبیاں جاتی رہتی ہیں۔

ماں باپ کی اطاعت:

(۱) خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے۔ خدا کا غضب باپ کے غضب میں ہے۔

(۲) سب عملوں سے بہتر نماز کا وقت پر پڑھنا ہے، پھر ماں باپ کی اطاعت۔

(۳) سب گناہوں سے بڑھ کر گناہ شرک ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔ پھر جھوٹی گواہی اور جھوٹ بولنا ہے۔

رشتہ داروں سے برتاؤ:

رحم (قرابت) رحمٰن سے نکلا ہے۔ جو قرابت کو قائم رکھتا ہے۔ خدا اسے ملاتا ہے جو اسے چھوڑتا ہے۔ خدا اس کو چھوڑتا ہے۔

باہمی برتاؤ:

(۱) جو چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲) تم اہل زمین پر مہربانی کرو۔ خدا آسمان پر مہربان ہوگا۔

(۳) ایک مومن دوسرے کیلئے آئینہ ہے۔ اگر کسی بھائی میں کوئی نقص دیکھو تو اسے بتلا دو۔

(۴) آپس کی محبت اور ہمدردی میں دیوار سے مثال سیکھو، جس کی ایک اینٹ دوسری کو

مضبوط بناتی ہے۔

(۵) ہنس کر ملنا، نیک بات کہنا، بری بات سے ہٹا دینا، بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا، تھوڑی نظر والے کو راستہ بتانا۔ راستہ میں سے کانٹا، پتھر ہڈی ہٹا دینا۔ کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا۔ یہ سب کام صدقہ جیسے ہیں۔

(۶) سلام کرنا، (غریبوں کو) کھانا کھلانا۔ رات کو چھپ کر نماز پڑھنا۔ اسلام کی اچھی نشانیاں ہیں۔

(۷) جس کا خلق اچھا ہے، قیامت کے دن وہی مجھے پیارا ہے اور میرے پاس ہوگا۔ جس کا خلق برا ہے میں اس سے بیزار اور دور رہوں گا جو لوگ بیہودہ بکتے گپیں لگاتے، تکبر کرتے ہیں میں ان سے بیزار رہوں۔

(۸) اچھی حالت میں رہنے کا نام تکبر نہیں، لوگوں کو حقیر جاننا، سچائی کو رد کر دینے کا نام تکبر ہے۔

(۹) سب سے محبت رکھو اسی میں آدمی عقل ہے۔

(۱۰) یہ مت کہو کہ اگر لوگ ہم سے اچھا برتاؤ کریں گے تو ہم بھی اچھا برتاؤ کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ ایسی عادت بناؤ کہ اگر لوگ تم سے اچھا برتاؤ کریں تو تم ان سے احسان کرو اور اگر وہ تم سے برائی کریں تو تم ان پر ظلم نہ کرو۔

ربانی نصیحتیں احادیث قدسیہ

حدیث قدسی ۱:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! مجھے اس شخص پر حیرت ہے جسے مرنے کا یقین ہے اور پھر وہ کیسے خوشیاں مناتا ہے اور ایسے شخص پر حیرت ہے جسے حساب دینے کا یقین ہے اور وہ کیسے مال جمع کرتا ہے اور مجھے ایسے شخص پر حیرت ہے جسے قبر میں جانے کا یقین ہے اور وہ کیسے ہنستا ہے اور مجھے اس شخص پر حیرانگی ہے کہ جسے قیامت کا یقین ہے اور وہ کیسے آرام میں رہتا ہے اور مجھے اس شخص پر حیرت ہے جسے دنیا اور اس کے فنا ہونے کا یقین ہے اور وہ کیسے اس میں مطمئن رہتا ہے اور مجھے اس شخص پر حیرت ہے جو زبان سے عالم ہے اور دل سے جاہل ہے اور مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو پانی کے ساتھ اپنے جسم کو صاف کرتا ہے اور اس کا دل صاف نہیں ہے اور مجھے اس شخص پر حیرت ہے جو لوگوں کے عیب تلاش کرنے میں معروف رہتا ہے اور وہ اپنے عیبوں سے بے خبر ہے اور مجھے اس شخص پر حیرت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حالات سے باخبر ہے اور پھر وہ گناہ کیسے کرتا ہے اور اس شخص پر حیرت ہے جو جانتا ہے کہ وہ اکیلا مرے گا اور اکیلا ہی قبر میں جائے گا اور اکیلے ہی اسے حساب دینا پڑے گا پھر وہ لوگوں میں کیسے دل لگاتا ہے۔ بس میں ہی سچا معبود ہوں اور محمد ﷺ میرے بندے اور رسول ہیں۔

حدیث قدسی ۲:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے! میری ذات گواہ ہے کہ ایک میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ میرا کوئی شریک نہیں۔ محمد ﷺ میرے بندے اور رسول ہیں۔ جو شخص میرے فیصلے پر راضی نہ ہو اور میری آزمائش پر صبر نہ کرے اور میرے نعمتوں کا شکر ادا نہ کرے اور

میری عطاء پر قناعت نہ کرے پھر وہ میرے سوا جس رب کی چاہے عبادت کرتا پھر۔ جو شخص دنیا کیلئے غمگین ہوا، گویا وہ مجھ پر ناراض ہوا۔ جس نے کسی مصیبت کا کوئی شکوہ کیا گویا اس نے میرا شکوہ کیا۔ جو شخص کسی دولت مند کے پاس جا کر اس کی دولت کی وجہ سے اس کے سامنے پست ہوا اس کا ایک تہائی دین جاتا رہا۔ جس نے میت کے لیے اپنے چہرے کو پیٹا گویا اس نے مجھے قتل کرنے کے لیے نیزہ اٹھایا۔ جس شخص نے قبر کے اوپر ایک شاخ تک توڑی گویا کہ اس نے میرے کعبے کے دروازے کو اپنے ہاتھ سے توڑا۔ جسے یہ پرواہ نہیں کہ وہ کس ذریعے سے کھاتا ہے اسے یہ بھی پرواہ نہیں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے کس دروازے سے جہنم میں داخل کرے گا۔ جو شخص اپنے دین میں اضافہ نہیں کرتا وہ نقصان میں ہے اور جو شخص نقصان میں ہے مر جانا اس کیلئے بہتر ہے۔ جو شخص علم کے مطابق عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مزید غیبی علوم کا وارث بنائے گا۔ جو شخص لمبی امیدیں لگائے گا اس کا عمل خالص نہیں ہوگا۔

حدیث قدسی ۳:

اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! قناعت سے کام لے، تو غنی ہو جائے گا۔ حسد کرنا چھوڑ دے، آرام میں رہے گا۔ حرام سے بچ کر رہ تیرا دین خالص رہے گا۔ جو شخص غیبت کرنا چھوڑ دے گا اس کیلئے میری محبت ظاہر ہوگی۔ جو شخص لوگوں سے کنارہ کش رہے گا ان سے سلامت رہے گا۔ جو شخص تھوڑا بولے گا اس کی عقل کامل ہوگی۔ جو تھوڑے پر راضی ہو جائے گا اسے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہوگا۔ اے انسان تو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں تو پھر تو علم کیوں نہیں حاصل کرتا ہے۔ اے انسان تو دنیا میں ایسے عمل کرتا ہے جیسے تو کل کو نہیں کرے گا۔ تو مال ایسے جمع کرتا ہے گویا تو ہمیشہ رہے گا۔ اے دنیا حرص کرنے والے کو اپنے سے محروم کر دے اور تو اے بے نیاز شخص کو تلاش کر اور اے دنیا تو دیکھنے والوں کی نظر میں شیریں ہو جا۔

حدیث قدسی ۴:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جو شخص دنیا کیلئے غمگین ہوگا وہ اللہ تعا

سے دور ہی ہو جائے گا اور دنیا میں تکلیف سے رہے گا اور آخرت میں رنج اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر غم کا ایسا بوجھ ڈال دے گا جو اس کے ساتھ لگا رہے گا اور ایسی معروفیت میں مبتلا کر دے گا جس سے وہ کبھی فارغ نہیں ہوگا اور اسے ایسی تنگدستی میں مبتلا کرے گا کہ وہ کبھی خوشحال نہیں ہو سکے گا اور اسے ایسی آرزوؤں میں ڈال دے گا جن سے وہ کبھی نکل نہیں سکے گا۔ اے انسان! تیری تیری عمر روزانہ کم ہو رہی ہے اور تجھے معلوم نہیں اور میں تجھے روزانہ تیری روزی دے رہا ہوں اور تو شکر گزار نہیں ہوتا۔ نہ تو تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور نہ تھوڑے سے سیر ہوتا ہے۔ اے انسان! تیرے پاس روزانہ میری طرف سے رزق آتا ہے اور تیری طرف سے ہر رات کو فرشتے تیرا برا عمل میرے پاس لے کر آتے ہیں تو میرا رزق کھاتا ہے اور میری ہی نافرمانی کرتا ہے۔ تو مجھے پکارتا ہے تو میں تیری فریاد سنتا ہوں۔ میری طرف سے تجھے بھلائی پہنچتی ہے اور تیری طرف سے مجھے شرک پہنچتا ہے۔ تیرا اچھا مالک میں ہوں اور میرا برا بندہ تو ہے۔ میں تجھے دیتا ہوں اور تو میرا مقابلہ کرتا ہے۔ میں مسلسل تجھے رسوائی سے بچانے کیلئے تیری برائیوں پر پردے ڈالتا ہوں۔ میں تجھ سے شرماتا ہوں اور تو مجھ سے حیا نہیں کرتا۔ تو مجھے بھول کر میرے غیر کو یاد رکھتا ہے اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے اور مجھ سے بے خوف رہتا ہے۔ تو لوگوں کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور میری ناراضگی سے بے خوف رہتا ہے۔

حدیث قدسی ۵:

اے انسان تو ان لوگوں میں شامل مت ہو جو توبہ کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں اور لمبی امیدیں لگاتے ہیں اور بغیر نیک اعمال کے آخرت میں کامیابی کی آرزو رکھتے ہیں۔ عبادت گزاروں کی سی باتیں کرتے ہیں اور عمل منافقوں کی طرح کرتے ہیں۔ اگر انہیں کچھ ملے قناعت نہیں کرتے، اگر کچھ نہ ملے تو صبر نہیں کرتے۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ برائی سے روکتے ہیں اور خود اس سے باز نہیں رہتے۔ نیک لوگوں سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان میں شامل نہیں ہوتے۔ منافقوں سے نفرت کرتے ہیں اور خود بھی ان میں شامل ہوتے ہیں۔ جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ جس بات کا انہیں حکم نہیں

ہوتو وہ کرتے ہیں۔ پورا لے لیتے ہیں پورا دیتے نہیں۔ اے انسان! روزانہ زمین تجھے اپنی زبان میں کہتی ہے کہ اے انسان! تو میری پیٹھ پر چلتا ہے اور پھر میرے پیٹ میں ہی سما جائے گا اور تو میری پیٹھ پر لذیذ چیزیں کھاتا ہے اور تجھے میرے اندر کیڑے کھائیں گے، نیز وہ کہتی ہے اے انسان! میں ویران گھر ہوں، میں سوال جواب کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں تاریکی کا گھر ہوں، میں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہوں اور مجھے آباد کر لے مجھے برباد نہ کر۔

حدیث قدسی ۶:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! میں نے تمہیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ تمہاری وجہ سے میں تھوڑے سے زیادہ ہو جاؤں اور نہ میں نے اس لیے پیدا کیا ہے کہ تمہاری وجہ سے میری ویرانی دور ہو جائے اور نہ اس لیے پیدا کیا ہے کہ میں تمہارے ذریعہ سے کسی بے بسی کے موقع پر تم سے مدد حاصل کروں۔ نہ میں نے تم سے کوئی نفع حاصل کرنے کیلئے تمہیں پیدا کیا ہے اور نہ کسی نقصان سے بچنے کیلئے بلکہ میں نے تمہیں مسلسل اپنی عبادت کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے اور یہ کہ تم زیادہ سے زیادہ میرے شکر گزار ہو اور صبح شام میری تسبیح کرو۔ اے انسان! یقیناً اگر تمہارے پہلے اور تمہارے آخری، تمہارے جن اور تمہارے انسان، تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے، تمہارے آزاد اور تمہارے غلام میری عبادت کیلئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ سب کے سب میری حکومت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کر سکیں گے۔ جو شخص کوشش کرے گا وہ اپنی ذات کیلئے کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے لوگوں سے بے نیاز رہے۔ اے انسان! جیسے تو اذیت پہنچاتا ہے ویسے ہی تجھے اذیت دی جائے گی اور جیسا تو کرتا ہے ویسا ہی تیرے ساتھ ہوگا۔

حدیث قدسی ۷:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! اے روپے پیسے کے غلام! میں نے روپیہ پیسہ تمہارے لیے اس لیے پیدا فرمایا ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے میرا رزق کھاؤ اور اس

کے ذریعہ سے میرا عطا کردہ لباس پہنو اور میری تسبیح اور پاکیزگی بیان کرو۔ پھر تم میری کتاب اٹھا کر اپنے پس پشت ڈال دیتے ہو اور روپے پیسے کو اپنے سر آنکھوں پر رکھتے ہو۔ تم اپنے گھروں کو اونچا بناتے ہو اور میرے گھروں کو پست کرتے ہو۔ نہ تم برگزیدہ ہو نہ معزز۔ تم دنیا کے غلام ہو۔ تمہارا مجمع پختہ قبروں کی طرح ہے جن کا ظاہر خوشنما اور باطن بدنما دکھائی دیتا ہے اور اسی طرح لوگوں کے سامنے بہتر بنتے ہو اور شیریں زبانوں سے ان سے اظہار محبت کرتے ہو اور اچھے کاموں سے ان سے اپنی لگن ظاہر کرتے ہو، لیکن اپنی سخت دلی اور حالات سے تم ان سے دور ہوتے ہو اے انسان اپنا عمل خالص کر کے اور مجھ سے کچھ مانگ لے میں تمہیں دوسرے مانگنے والوں سے زیادہ عطاء کروں گا۔

حدیث قدسی ۸:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان! ہم نے تمہیں فضول پیدا نہیں فرمایا ہے اور بے کار نہیں بنایا ہے۔ میں تم سے بے خبر نہیں ہوں۔ میں تمہاری ہر بات سے آگاہ ہوں تم مصیبتوں پر صبر کر کے ہی میری رضا حاصل کر سکو گے۔ میری اطاعت کیلئے صبر کرنا نافرمانی پر صبر کرنے سے تمہارے لیے آسان ہوگا۔ اور عذابِ دوزخ سے عذر کرنے سے گناہ کو چھوڑ دینا تمہارے لیے سہل ہوگا۔ دنیا کی تکلیف برداشت کرنا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں تمہارے لیے آسان ہوگا۔ اے انسان! تم میں سے ہر کوئی گمراہی کی طرف جا رہا ہے، سوائے اس کے جسے میں راستہ دکھا دوں۔ تم میں سے ہر ایک برائی میں پڑنے والا ہے، سوائے اس کے جسے میں بچا لوں۔ تم میری بارگاہ میں توبہ کرلو میں تم پر رحم کروں گا ان لوگوں پر اپنے بھید نہ کھولو جو تمہارے رازوں سے بے خبر ہیں۔

حدیث قدسی ۹:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! خلق خدا پر لعنت نہ کیا کرو، ورنہ وہ لعنت لوٹ کر تم پر ہی پڑے گی۔ اے انسان! ساتوں آسمان صرف میرے ایک نام کے سہارے بلا ستون کو فضا میں قائم ہیں لیکن تمہارے دل میں میری کتاب کی ہزار نصیحتوں سے قائم نہیں

ہوتے۔اے لوگو! جس طرح پتھر پانی میں نرم نہیں ہوتا اسی طرح نصیحت بھی تمہارے سخت دلوں میں اثر نہیں کرتی۔اے انسان! تم کیسے اقرار کرتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، پھر تم اس کی نافرمانی کرتے ہو اور تم کیسے دعویٰ کرتے ہو کہ موت برحق ہے اور پھر اسے ناپسند کرتے ہو اور تم زبان سے وہ بات کیوں نکالتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں اور تم اس بات کو معمولی سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی خطرناک ہے۔

حدیث قدسی ۱۰:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت آئی ہے اور تمہارے دلوں کے لیے شفا آئی ہے۔تو پھر تم کیوں اسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہو، جو تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے اور تم اس کے ساتھ رشتہ جوڑتے ہو جو تمہارے ساتھ جوڑتا ہے اور کیوں تم اس کے ساتھ کلام کرتے ہو جو تمہارے ساتھ کلام کرتا ہے اور کیوں تم اسی کو کھلاتے ہو جو تمہیں کھلاتا ہے اور تم اس کا اکرام کرتے ہو جو تمہارا اکرام کرتا ہے۔اس طرح سے تو تمہیں ایک دوسرے پر کوئی برتری نہیں ہے۔ حقیقت میں مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرتے ہیں جو ان سے کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں اور ان کے ساتھ رشتہ جوڑتے ہیں جو ان سے رشتہ توڑتے ہیں اور اس سے درگزر کرتے ہیں جو ان کو محروم کرتے ہیں اور ان کے ساتھ امانت داری برتتے ہیں جو ان کے ساتھ خیانت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ امانت داری برتتے ہیں جو ان کے ساتھ خیانت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں جو انہیں چھوڑ دیتے ہیں اور وہ ان کا اکرام کرتے ہیں جو ان کی توہین کرتے ہیں میں تمہاری حالت سے باخبر ہوں۔

حدیث قدسی ۱۱:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! یقیناً دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں اور دنیا کیلئے وہ شخص جمع کرتا ہے ہے جس

میں عقل نہیں اور اس پر وہ خوش ہوتا ہے جسے کوئی سمجھ نہیں اور دنیا کی حرص وہ کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں۔ اور دنیا کی خواہشات وہ رکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی پہچان نہیں۔ جو شخص ہاتھ سے نکل جانے والی نعمت کی تلاش میں رہتا ہے اور ختم ہونے والی زندگی چاہتا ہے وہ خود پر ظلم کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا ہے اور وہ آخرت کو بھول جاتا ہے اور اس کی دنیا اسے دھوکہ دیتی ہے اور وہ ظاہر اور باطن گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو جو لوگ گناہ کماتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ اے انسان! میری طرف توجہ کرو اور میرے ساتھ تجارت کرو۔ میرے ساتھ معاملہ کرو اور میرے پاس ایسا نفع حاصل کرو جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کان نے سنا نہیں اور نہ اس کا کسی دل میں خیال تک گزرا ہے اور میرے خزانے نہ ختم ہوتے ہیں اور نہ کم ہوتے ہیں۔ میں بہت بڑا عطاء فرمانے والا اور سخی ہوں۔

حدیث قدسی ۱۲:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں اور تم میرا وعدہ پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا اور تم مجھ سے ڈرو۔ جس طرح تم بغیر کسی راہنما کے سیدھا راستہ نہیں پا سکتے اسی طرح نیک عمل کے بغیر تم جنت کا راستہ نہیں پا سکتے اور جس طرح مشقت کے بغیر مال جمع نہیں ہو سکتا اسی طرح میری عبادت کیلئے مشقت اٹھائے بغیر تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ نفلوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور مسکینوں کو خوش کر کے تم میری خوشی حاصل کرو اور علمائے کرام کی مجلسوں میں بیٹھ کر میری رحمت کی رغبت کرو۔ میری رحمت حضرات علماء سے ایک لمحہ بھر کو جدا نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! اے موسیٰ جو میں کہتا ہوں وہ سنو سچی بات ہے جو کسی مسکین کیلئے تکبر کرے گا میں قیامت کے روز اسے چیونٹی کی شکل میں اٹھاؤں گا اور جو مسکین کے سامنے عاجز ہو گا میں دنیا میں اور قیامت کے روز اسے سربلند کروں گا۔

جو کسی مسکین کا راز فاش کرے گا میں قیامت کے روز اس کا راز فاش کر دوں گا جو شخص کسی فقیر کی توہین کرے گا وہ لڑائی کیلئے میرا مقابلہ کرے گا جو شخص مجھ پر ایمان لائے گا۔ فرشتے دنیا اور آخرت میں اس سے مصافحہ کریں گے۔

حدیث قدسی ۱۳:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! کتنے ہی چراغ نفسانی خواہش کی ہوا نے بجھا دیئے ہیں اور کتنے ہی عبادت گزاروں کو خود پسندی نے برباد کر دیا ہے اور کتنے ہی دولت مندوں کو دولت مندی نے اجاڑ دیا ہے اور کتنے ہی فقیروں کو ان کی محتاجی نے بگاڑ دیا ہے اور کتنے ہی صحت مندوں کو ان کی تندرستی نے خراب کیا ہے اور کتنے ہی عالموں کو ان کے علم نے برباد کر دیا ہے اور کتنے ہی بے علموں کو ان کی جہالت نے برباد کر دیا ہے۔ اگر رکوع و سجود کرنے والے بزرگ نہ ہوتے اور ڈرنے والے نوجوان نہ ہوتے اور دودھ پینے والے بچے نہ ہوتے اور چرنے والے مویشی نہ ہوتے تو میں آسمان کو تمہارے اوپر لوہے کی طرح سخت بنا دیتا اور زمین کو بھربھری بنا دیتا اور پوری مٹی کو ریت بنا دیتا اور میں آسمان سے تمہارے لیے پانی کا ایک قطرہ نہ گراتا اور زمین پر ایک دانہ تک نہ اگتا اور میں تم پر بری طرح سے عذاب نازل کرتا۔

حدیث قدسی ۱۴:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان! جتنی تمہیں ضرورت ہو اتنا مجھ سے مانگ لو اور دوزخ کا عذاب برداشت کرنے کے مطابق میری نافرمانی کر لو یہ نہ دیکھو کہ تمہاری موت ابھی دور ہے اور تمہاری روزی موجود ہے اور تمہارے گناہ پردے میں ہیں۔ اس (اللہ) کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ اس کی حکومت ہے اور اسی کی بارگاہ میں تم لوٹائے جاؤ گے۔ (سورۃ القصص آیت ۸۸)

حدیث قدسی ۱۵:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان! اگر تمہارا دین درست ہو گا تو تمہارا عمل اور تمہارا بدن اور تمہاری توانائی بھی درست ہوں گے اور اگر تمہارا دین خراب ہو گا تو تمہارا عمل، تمہارا بدن اور تمہاری توانائی بھی بے کار ہوں گے۔ اس چراغ کی طرح مت ہو جو خود کو جلاتا ہے اور لوگوں کو روشنی پہنچاتا ہے۔ دنیا کی محبت اپنے دل سے نکال دو کیونکہ میں

دنیا کی محنت اور اپنی محنت ایک دل میں کبھی جمع نہیں کرتا۔ رزق جمع کرنے میں اپنے آپ پر نرمی کرو کیونکہ رزق تقسیم ہو چکا ہے اور حرص کرنے والا محروم ہے اور کنجوسی کرنے والا قابل مذمت ہے اور دولت ہمیشہ نہیں رہتی اور کسی چیز کے پیچھے پڑ جانا نحوست ہے اور موت کا آنا طے ہے اور حق معلوم ہے۔ بہترین حکمت اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے۔ بہترین دولت قناعت ہے۔ بہترین زادراہ پرہیزگاری ہے۔ سب سے بہتر چیز جو دل میں آتی ہے یقین ہے اور تمہیں ملنے والی بہترین چیز تندرستی ہے۔

حدیث قدسی ۱۶:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ (سورہ الصف آیت ۲) اور بسا اوقات تم کہتے ہو اور خلاف ورزی کرتے ہو۔ بسا اوقات تم اس بات سے روکتے ہو جس سے تم خود نہیں رکتے اور بہت دفع تم حکم دیتے ہو اور خود نہیں کرتے۔ اور بسا اوقات تم وہ جمع کرتے ہو جو تم نہیں کھاتے اور بسا اوقات تم توبہ میں دن بدن توبہ میں تاخیر کیے جاتے ہو، بلکہ سالوں توبہ نہیں کرتے اور غور نہیں کرتے۔ کیا تمہارے پاس موت سے امن کا پروانہ ہے یا کیا تمہارے ہاتھ میں دوزخ سے بچنے کا کوئی فرمان ہے یا تم نے ویسے ہی جنت کے لیے کامیابی کا یقین کر لیا ہے یا تمہارے اور خدائے رحمان کے درمیان رحم دلی کا کوئی معاملہ ہے۔ دولت نے تمہیں غرور میں ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسانات نے تمہیں بگاڑ دیا ہے اور دنیا کی لمبی امیدوں نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ تم صحت اور سلامتی کو غنیمت نہیں جانتے۔ تمہاری زندگی چند روزہ ہے اور تمہارے سانس گنے ہوئے ہیں۔ اپنے لیے وہ کچھ آگے بھیجو تمہارے ہاتھ میں آئے۔ اے انسان! تو عمل کے بغیر آگے جارہا ہے اور ہر روز تمہاری زندگی کم ہو رہی ہے۔ اس دن سے جس دن سے تو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور تو دن بدن قبر سے قریب ہو رہا ہے یہاں تک کہ تو اس میں جا پڑے گا۔ اے انسان! تمہاری شان اس مکھی کی سی ہے کہ جب وہ شہد میں گرتی تو اس میں پھنس جاتی ہے اس طرح تو دنیا میں پھنسا ہوا ہے اس لکڑی کی طرح نہ ہو جاؤ جو دوسروں کیلئے اپنے آپ کو آگ میں جلاتی ہے۔

حدیث قدسی ۱۷:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان! اس طرح سے عمل کرو جس طرح سے میں نے تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے باز رہو جس سے میں نے تمہیں روکا ہے۔ اپنے آپ کو اس طرح سے زندہ کرے کہ کبھی نہ کرے۔ میں ایسا زندہ ہوں جو کبھی نہیں مروں گا۔ جب میں کسی چیز سے کہتا ہوں ہو جا وہ ہو جاتی ہے اے انسان! اگر تیرا کلام خوشنما ہوا اور تیرا عمل بدنما ہو تو تو منافقوں کا سردار ہے اور اگر تیرا ظاہر خوشنما ہے اور باطن بدنما ہے تو تو ہلاک ہونے والوں میں شامل ہے جو اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں فریب میں مبتلا رکھتا ہے۔ اور اس طرح وہ خود کو دھوکہ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ اے انسان! جنت میں وہی داخل ہوگا جو میری عظمت کیلئے جھکے گا اور وہ دن میری یاد میں گزارے گا اور میرے لیے اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے روکے گا میں مسافر کو ٹھکانہ اور فقر کو امن دوں گا اور یتیم کا اکرام کروں گا اور اس کے لیے رحمدل باپ کی طرح ہو جاؤں گا اور بیواؤں کیلئے نرم دل مشفق شوہر کی طرح ہو جاؤں گا۔ جس میں یہ خوبی ہوگی۔ میں اس کی سنوں گا جب وہ مجھے پکارے گا میں اسے جواب دوں گا اور جب وہ مجھ سے مانگے گا میں اسے عطاء کروں گا۔

حدیث قدسی ۱۸:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان! کس سے میرا شکوہ کرتا ہے۔ میرے جیسے کا شکوہ نہیں کرتے۔ تم کب تک مجھے بھولو گے میں تم سے اس کا حقدار نہیں ہوں اور کب تک تم میری ناشکری کرو گے حالانکہ میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا...اور تم کب تک میری نعمت کا انکار کرو گے اور کب تک تم میری کتاب معمولی سمجھو گے حالانکہ میں نے تمہیں تمہاری طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی اور تم کب تک مجھ سے بے وفائی کرو گے اور کب تک میرا انکار کرو گے حالانکہ میرے سوا تمہارا کوئی رب نہیں اور جب تم بیمار پڑتے ہو تو میرے سوا کون سا طبیب تمہیں شفاء دیتا ہے۔ تم میرا شکوہ کرتے ہو گویا تم میرے فیصلہ سے ناراض ہوتے ہو اور میں ہی آسمان سے تمہارے لیے بارش برساتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ اس

ستارے کی وجہ سے ہمارے لیے بارش ہوئی ہے تو اس طرح تم مجھ سے کفر کرتے ہو اور ستارے پر ایمان لاتے ہو اور میں ہی تم پر اپنی رحمت نازل کرتا ہوں خاص انداز ے سے ناپ کر گن کر اور تول کر حصے سے۔ اگر تمہیں دو تین دن کی روزی ملے تو تم کہتے ہو میں تکلیف میں ہو میرے لیے کچھ اچھا نہیں۔ اس طرح سے بندہ میری نعمت کا انکار کرتا ہے اور جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ روکتا ہے وہ میری کتاب کو معمولی سمجھتا ہے۔ جب نماز کا وقت آتا ہے تو وہ اس کے لیے فارغ نہیں ہوتا وہ مجھ سے غافل رہتا ہے۔

حدیث قدسی ۱۹:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان! صبر کر اور عاجزی کا اظہار کر، تجھے بلند کروں گا۔ میرا شکر ادا کر۔ میں تجھے زیادہ دوں گا۔ مجھ سے معافی مانگ میں تجھے معاف کر دوں گا۔ جب تو مجھے پکارے گا میری تیری پکار سنوں گا۔ میری بارگاہ میں توبہ کر، میں تیری توبہ قبول کروں گا۔ تو مجھ سے مانگ میں تجھے عطاء کروں گا۔ تو صدقہ کر میں تیرے رزق میں برکت ڈالوں گا۔ تو اپنے رشتہ داروں سے تعلق رکھ۔ میں تیری عمر زیادہ کروں گا۔ تو مجھ سے طویل تندرستی کے ساتھ تنہائی میں عافیت اور سلامتی طلب کرتا رہ اور رغبت میں اخلاص طلب کیا کر اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہوئے ڈرتا رہ اور قناعت میں بے نیازی طلب کر۔ اے انسان! تو شکم سیری کے ساتھ عبادت کی طمع کیسے کرتا ہے اور مال کی محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کی امید کیسے رکھتا ہے؟ اور غربت کا خوف رکھتے ہوئے اللہ کا ڈر کیسے چاہتا ہے؟ دنیا کی حرص کے ساتھ تو پرہیز گاری کی خواہش کیسے رکھتا ہے۔ مسکینوں کے بغیر تو اللہ کی رضا کی امید کیسے رکھتا ہے۔ بخل کے ہوتے ہوئے تو رضائے الٰہی کی امید کیسے رکھتا ہے؟ دنیا کی محبت اور مدح سرائی کے ساتھ تو جنت میں جانے کی امید کیسے رکھتا ہے اور علم کی کمی کے ہوتے ہوئے تو آخرت کی خوش نصیبی کی امید کیسے رکھتا ہے؟

حدیث قدسی ۲۰:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔اے انسان! راستہ کا خرچ زیادہ لے لو کہ سفر لمبا ہے اللہ تعالیٰ کے کمر بستہ ہو جاؤ کہ سمندر گہرا ہے۔ سچے دل سے نیک اعمال کرو کہ پل صراط بہت باریک۔خالص عمل کرو کہ پرکھنے والا دانشمند ہے۔تیری اصل تمنائیں جنت میں پوری ہوں گی اور تمہیں حقیقی راحت آخرت میں ملے گی اور تیرے پاس جنت کی حوریں ہوں گی اور میرا ہو جا میں تیرا ہو جاؤں گا۔دنیا کو حقیر سمجھ کر اور نیک لوگوں سے محبت کر کے میرے قریب ہو جا۔یقیناً اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

حدیث قدسی ۲۱:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! تم میری نافرمانی کیسے کرتے ہو حالانکہ تم سورج کی تپش سے گھبراتے ہو اور دوزخ کے تو سات درجے ہیں ان میں آگ ہے جو ایک دوسری کو کھا رہی ہے۔دوزخ کے ہر درجے میں ستر ہزار آگ کی گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار بڑے گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کوٹھریاں ہیں اور ہر کوٹھڑی میں ستر ہزار کنوئیں اور ہر کنوئیں میں ستر ہزار آگ کے صندوق ہیں اور ہر صندوق میں ستر ہزار آگ کے بچھو ہیں اور ہر صندوق پر ستر ہزار تھوہر کے درخت ہیں اور ہر درخت تھوہر کے نیچے ستر ہزار دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جانے والے ہیں اور ہر قائد کے ساتھ ستر ہزار آگ کے فرشتے ہیں۔ستر ہزار آگ کے سانپ ہیں ہر سانپ کی لمبائی ستر ہزار آگ کے گز ہے۔ہر سانپ کے اندر کالے زہر کا ایک سمندر ہے۔اور ہر بچھو کے ستر ہزار ڈنک ہیں ہر ڈنگ کی لمبائی ستر ہزار گز ہے اور ہر ڈنگ کے اندر ستر ہزار رطل سرخ زہر ہے۔میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں اور کوہ طور کی قسم کھاتا ہوں اور کھلے ورقوں پر لکھی ہوئی کتاب کی قسم کھاتا ہوں اور آسمانی کعبہ کی قسم کھاتا ہوں اور بلند آسمان کی قسم کھاتا ہوں اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ سب کچھ درست ہے۔اے انسان میں نے دوزخ کی آگ ہر کافر اور چغل خور کیلئے تیار کی ہے اور والدین کی نافرمانی کرنے والوں کیلئے تیار کی ہے اور عمل میں دکھاوا کرنے والوں

کیلئے تیار کی ہے اور اپنے مال کی زکوۃ نہ دینے والے کیلئے تیار کی ہے اور زنا کار کے لیے تیار کی ہے اور ہر سود کھانے والے اور شراب پینے والے اور یتیم پر ظلم کرنے والے کیلئے تیار کی ہے اور کام طور مزدور اور نوحہ کرنے والی عورت اور ہمسائے کو تکلیف دینے والے ہر شخص کیلئے تیار کی گئی ہے ہاں جو شخص توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے، ایسے لوگوں کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اے میرے بندوں! اپنے آپ پر رحم کھاؤ کیونکہ جسم کمزور ہیں اور سفر لمبا ہے اور بوجھ وزنی ہے اور راستہ (پل صراط) باریک ہے اور اعمال کو پرکھنے والا دانشمند ہے اور فیصلہ کرنے والا رب العالمین ہے۔

حدیث قدسی ۲۲:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! تم ہاتھ سے نکل جانے والی فانی دنیا اور ختم ہو جانے والی زندگی کی رغبت کیسے کرتے ہو؟ کیونکہ جنت تو فرمانبرداروں کو ملے گی جو اس کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہو سکیں گے۔ ہر باغ میں ستر ہزار باغیچے ہیں اور ہر باغیچے میں ستر ہزار یاقوت کے محل ہیں اور ہر محل میں ستر ہزار زمرد کے بڑے گھر ہیں اور ہر بڑے گھر میں ستر ہزار سرخ سونے کے کمرے ہیں اور ہر کمرے میں ستر ہزار خاکستری دستر خوان ہیں اور ہر دستر خوان پر ستر ہزار جواہر کے پیالے ہیں اور ہر پیالے میں ستر ہزار قسم کے کھانے ہیں اور ہر عروسی کمرے میں سرخ سونے کے ستر ہزار پلنگ ہیں اور ہر پلنگ پر ستر ہزار ریشمی، مخملی اور ملائم بچھونے ہیں اور ہر پلنگ کے آس پاس آب حیات، دودھ، شہد اور شراب کی ستر ہزار نہریں ہیں۔ ہر نہر کے درمیان ستر ہزار قسم کے پھل ہیں اور ہر کمرے میں ارغوانی رنگ کے ستر ہزار خادمائیں ہیں گویا کہ وہ حفاظت سے رکھے ہوئے انڈے ہیں ہر محل کے اوپر ستر ہزار گنبد ہیں اور ہر گنبد میں خدائے رحمان کی طرف سے ستر ہزار تحفے ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھے اور کسی کان نے نہیں سنے اور نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا اور پھل ہوں گے جنہیں وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت ہوگا جس کی وہ خواہش کریں گے اور خوبصورت حوریں ہوں گی موتیوں کی طرح چھپا کر رکھی ہوئیں۔ یہ بدلہ ہوگا

اسکا جو وہ عمل کرتے تھے۔

اے انسان یہ بات سمجھ لے کہ جو کچھ تو تعمیر کر رہا ہے یہ سب برباد ہونا ہے اور زندگی خراب ہونا ہے اور تیرا جسم مٹی ہونا ہے اور تو جو کچھ جمع کرے گا وہ وارثوں کا ہوگا اور مال و دولت غیروں کا ہو جائے گا۔ اور حساب تجھے دینا پڑے گا اور عذاب اور شرمندگی تیرے لیے ہوگی اور قبر میں تیرا ساتھی تیرا عمل ہی ہوگا حساب ہونے سے پہلے ہی اپنا حساب لے لو۔ اور میری فرمانبرداری اختیار کرو۔ اور میری نافرمانی سے بچو۔ جو کچھ میں نے تمھیں دیا ہے اس پر راضی رہو اور شکرگزار بنو۔ اے انسان! جو ہنستا ہوا گناہ کرے گا میں روتے ہوئے دوزخ میں ڈالوں گا اور جو شخص میری خشیت سے روتا ہوا بیٹھے گا میں اسے ہنستا ہوا جنت میں داخل کروں گا۔

اے انسان! بہت سے دولت مند حساب کے روز فقیر ہونے کی تمنا کریں گے اور کتنے ہی جانداروں کو موت رسوا کر دے گی اور کتنی ہی لذتوں کو موت تلخ کر دے گی اور کتنے ہی نعمت سے خوشحال لوگوں کو موت بے بہرا کر دے گی اور کتنی مسرتیں طویل غم میں بدل جائیں گی۔ اے انسان! اگر مویشیوں کو معلوم ہو جائے کہ موت سے ان پر کیا گزرے گی تو وہ کھانا پینا چھوڑ دیں گے اور بھوکے پیاسے مر جائیں گے۔ اے انسان! اگر موت اور اس کی سختی ہی تیرے نصیب میں ہے تو تجھے رات کو سکون نہیں رہنا چاہیے اور نہ تمھیں دن کو چین آنا چاہیے اور اس وقت کا کیا حال ہے جو اس سے سخت ہوگا۔

حدیث قدسی ۲۳:

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! اپنے راز کو اپنے پیچھے ڈال دے تو آخرت کی نعمتیں حاصل کرے گا۔ تجھے گزشتہ نیکیوں کے ہاتھ سے نکل جانے پر افسوس ہونا چاہیے اور جو دنیا تجھے میں دے رہا ہوں اس پر خوش نہیں ہونا چاہیے اور جو دنیا تیرے ہاتھ سے نکل جائے اس کا غم نہ ہونا چاہیے۔ اے انسان میں نے تجھے مٹی سے پیدا فرمایا ہے اور مٹی میں ہی تجھے لوٹا دوں گا اور مٹی سے ہی تجھے اٹھاؤں گا اس دنیا کو چھوڑ دے اور موت کی تیاری کر۔ دیکھو جب میں کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہوں اور

اسے آخرت کی فکر میں لگا دیتا ہوں میں اسے دنیا کے عیب دکھا دیتا ہوں اور وہ اس سے بچتا ہے اور جنتیوں کے سے عمل کرتا ہے اور میں اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیتا ہوں اور جب میں کسی بندے سے نفرت کرتا ہوں تو میں اسے اپنی طرف سے ہٹا کر دنیا کے کاموں میں لگا دیتا ہوں تو دوزخیوں جیسا ہو کر دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ اے انسان! پھر زندگی آخر کو ختم ہونے والی ہے۔ چاہے کتنی ہی طویل ہو دنیا ایک سایہ کی طرح ہے جو تھوڑی دیر رہتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے اور واپس نہیں آتا۔ اے انسان! میں نے ہی تجھے پیدا فرمایا ہے اور میں نے ہی تجھے روزی دی ہے میں نے ہی تجھے زندگی بخشی ہے اور میں ہی تجھے موت دوں گا میں ہی تجھے اٹھاؤں گا اور تیرا حساب لوں گا اگر تو برا عمل کرے گا اسے دیکھ لے گا اور اپنے لیے اپنے نفع نقصان کا مالک نہیں ہو گا اور نبوت اور زندگی اور دوبارہ اٹھنا تمہارے اختیار میں ہے۔

حدیث قدسی ۲۴:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! میری اطاعت کر اور میری خدمت کر۔ رزق کی فکر نہ کر اس معاملہ کیلئے میں ہی کافی ہوں اور جس کام کا ذمہ میں نے لیا ہے اسے [illegible] پنے ذمہ نہ لے۔ اے انسان! تو اس کام کی ذمہ داری کیوں لیتا ہے جو تیری قسمت میں نہیں اور تو اسے نہیں پا سکتا جسے تو اس عمل کا اجر نہیں پا سکتا جو تو نے کیا ہی نہیں۔ اے انسان جو موت کے راستہ پر جا رہا ہے اسے دنیا سے کیا خوشی ہو سکتی ہے اور جس کا گھر قبر ہے وہ دنیا کے گھر میں کیسے خوش رہتا ہے۔ اے انسان تو تھوڑے رزق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے بہتر ہے کہ تو زیادہ رزق پر شکر گزار نہ ہو۔ اے انسان تیرا بہتر مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا ہے اور تیرا برا مال وہ ہے جو تو نے دنیا میں پیچھے چھوڑ دیا ہے تو اپنے لیے بھلائی آگے دے تو اسے موت سے پہلے ہی میرے ہاں پائے گا۔ اے انسان! اگر کوئی غمگین ہو تو میں ہی اس کے غم دور کرتا ہوں اور جو شخص مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کرتا ہوں اور جو شخص میری بارگاہ میں توبہ کرتا ہے میں اسے برائی سے جو شخص ڈرا ہوا ہو میں اس کا خوف دور کرتا ہوں اور جو شخص بھوکا ہو میں ہی اسے شکم سیر کرتا ہوں

جب میرا بندہ میرا تابع فرمان ہوتا ہے اور میرے حکم پر راضی رہتا ہے میں اس کا معاملہ آسان کر دیتا ہوں اور اس کی کمر مضبوط کرتا ہوں اور اس کا سینہ کھول دیتا ہوں۔ اے موسیٰ! جو شخص محتاجوں اور کمزوروں پر زبردستی کرے گا میں اس کی بنیاد خراب کرلوں گا اور اسے دوزخ میں ٹھکانہ دوں گا۔

حدیث قدسی ۲۵:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! راستہ کا خرچ زیادہ لے لو کہ سفر لمبا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کمر بستہ ہو جاؤ کہ سمندر گہرا ہے۔ سچے دل سے نیک اعمال کرو کہ پل صراط بہت باریک ہے۔ خالص عمل کرو کہ پرکھنے والا دانشمند ہے۔ تیری اصل تمنائیں جنت میں پوری ہوں گی۔ اور تمہیں حقیقی راحت آخرت میں ملے گی۔ اور تیرے پاس جنت کی حوریں ہوں گی۔ اور میرا ہو جا میں تیرا ہو جاؤں گا۔ دنیا کو حقیر سمجھ کر اور نیک لوگوں سے محبت کر کے میرے قریب ہو جا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

حدیث قدسی ۲۶:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تم میری نافرمانی کیسے کرتے ہو حالانکہ تم سورج کی تپش سے گھبراتے ہو۔ اور دوزخ کے تو سات درجے ہیں ان میں آگ ہے جو ایک دوسری کو کھا رہی ہے۔ دوزخ کے ہر درجے میں ستر ہزار آگ کی گھاٹیاں ہیں۔ اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار بڑے گھر ہیں۔ اور ہر گھر میں ستر ہزار کوٹھڑیاں ہیں۔ اور ہر کوٹھڑی میں ستر ہزار کنوئیں ہیں اور ہر کنوئیں میں ستر ہزار آگ کے صندوق ہیں۔ اور ہر صندوق میں ستر ہزار آگ کے بچھو ہیں اور ہر صندوق پر ستر ہزار تھوہر کے درخت ہیں۔ اور ہر درخت تھوہر کے نیچے ستر ہزار دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جانے والے ہیں۔ اور ہر قائد کے ساتھ ہزار آگ کے فرشتے ہیں۔ ستر ہزار آگ کے سانپ ہیں۔ ہر سانپ کی لمبائی ستر ہزار آگ کے گز ہے۔ ہر سانپ کے اندر کالے زہر کا ایک سمندر ہے۔ اور ہر بچھو کے ستر ہزار ڈنک

ہیں۔ ہر ڈنک کی لمبائی ستر ہزار گز ہے۔ اور ہر ڈنگ کے اندر ستر ہزار رطل سرخ زہر ہے۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں اور کوہ طور کی قسم کھاتا ہوں اور کھلے ورقوں پر لکھی ہوئی کتاب کی قسم کھاتا ہوں۔ اور آسمانی کعبہ کی قسم کھاتا ہوں اور کوہ طور پر کی قسم کھاتا ہوں اور کھلے ورقوں پر لکھی ہوئی کتاب کی قسم کھاتا ہوں۔ اور آسمانی کعبہ کی قسم کھاتا ہوں اور بلند آسمان کی قسم کھاتا ہوں اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ سب کچھ درست ہے۔ اے انسان میں نے دوزخ کی آگ ہر کافر اور چغل خور کے لئے تیار کی ہے۔ اور والدین کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے تیار کی ہے اور عمل میں دکھاوا کرنے والوں کے لئے تیار کی ہے اور اپنے مال کی زکوۃ نہ دینے والے کیلئے تیار کی ہے۔ اور زناکار کیلئے تیار کی ہے۔ اور ہر سود کھانے والے اور شراب پینے والے اور یتیم پر ظلم کرنے والے کے لئے تیاری کی ہے۔ اور کام چور مردور اور نوحہ کرنے والی عورت اور ہمسائے کو تکلیف دینے والے ہر شخص کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ہاں جو شخص توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اے میرے بندو! اپنے آپ پر رحم کھاؤ، کیونکہ جسم کمزور ہیں اور سفر لمبا ہے اور بوجھ وزنی ہے اور راستہ (پل صراط) باریک ہے اور اعمال کو پرکھنے والا دانشمند ہے اور فیصلہ کرنے والا رب العالمین ہے۔

حدیث قدسی ۷۲:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! تم ہاتھ سے نکل جانے والی فانی دنیا اور ختم ہو جانے والی زندگی کی رغبت کیسے کرتے ہو؟ کیونکہ جنت تو فرمانبرداروں کو ملے گی جو اس کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہوسکیں گے۔ ہر باغ میں ستر ہزار باغیچے ہیں۔ اور ہر باغیچے میں ستر ہزار یاقوت کے محل ہیں۔ اور ہر محل میں ستر ہزار زمرد کے بڑے گھر ہیں۔ اور ہر بڑے گھر میں ستر ہزار سرخ سونے کے کمرے ہیں۔ اور ہر کمرے میں ستر ہزار خاکستری دستر خوان ہیں۔ اور ہر دستر خوان پر ستر ہزار جواہر کے پیالے ہیں۔ اور ہر پیالے میں ستر ہزار قسم کے کھانے ہیں۔ اور ہر ہر کمرے میں سرخ سونے کے ستر ہزار پلنگ ہیں۔ اور ہر پلنگ پر ستر ہزار ریشمی، مخملی اور ملائم بچھونے ہیں۔ اور ہر پلنگ کے پاس آب حیات،

دودھ، شہد اور شراب کی ستر ہزار نہریں ہیں۔ ہر نہر کے درمیان ستر ہزار قسم کے پھل ہیں۔ اور ہر کمرے میں ارغوانی رنگ کے ستر ہزار خیمے ہیں۔ اور اس کے ہر بستر پر جنت کی حوریں ہیں۔ اور ہر حور کی خدمت میں ستر ہزار خادمائیں ہیں گویا کہ وہ حفاظت سے رکھے ہوئے انڈے ہیں۔ ہر محل کے اوپر ستر ہزار گنبد ہیں۔ اور ہر گنبد میں خدائے رحمان کی طرف سے ستر ہزار تحفے ہیں، جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھے اور کسی کان نے نہیں سنے اور نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا۔ اور پھل ہوں گے جنہیں وہ پسند کریں گے۔ اور پرندوں کا گوشت ہوگا جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اور خوبصورت حوریں ہوں گی موتیوں کی طرح چھپا کر رکھی ہوئیں۔ یہ بدلہ ہوگا اس کا جو وہ عمل کرتے تھے۔

حدیث قدسی ۲۸:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! اپنے راز کو اپنے پیچھے ڈال دے تو آخرت کی نعمتیں حاصل کرے گا۔ تجھے گزشتہ نیکیوں کے ہاتھ سے نکل جانے پر افسوس ہونا چاہیے۔ اور جو دنیا تجھے میں دے رہا ہوں اس پر خوش نہیں ہونا چاہیے۔ اور جو دنیا تیرے ہاتھ سے نکل جائے اس کا غم نہ ہونا چاہیے۔ اے انسان! میں نے تجھے مٹی سے پیدا فرمایا ہے اور مٹی میں ہی تجھے لوٹا دوں گا اور مٹی سے ہی تجھے اٹھاؤں گا۔ اس دنیا کو چھوڑ دے اور موت کی تیاری کر۔ دیکھو جب میں کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہوں اور اسے آخرت کی فکر میں لگا دیتا ہوں۔ میں اسے دنیا کے غیب دکھا دیتا ہوں اور وہ اس سے بچتا ہے۔ اور جنتیوں کے سے عمل کرتا ہے۔ اور میں اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔ اور جب میں کسی بندے سے نفرت کرتا ہوں تو میں اسے اپنی طرف سے ہٹا کر دنیا کے کاموں میں لگا دیتا ہوں تو دوزخیوں جیسا ہو کر دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ اے انسان! ہر زندگی آخر کو ختم ہونے والی ہے چاہے کتنی طویل ہو۔ دنیا ایک سایہ کی طرح ہے جو تھوڑی دیر رہتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے اور واپس نہیں آتا۔ اے انسان! میں نے ہی تجھے پیدا فرمایا ہے اور میں نے ہی تجھے روزی دی ہے۔ میں نے ہی تجھے زندگی بخشی ہے اور میں ہی تجھے موت دوں گا۔ میں ہی تجھے اٹھاؤں گا اور تیرا حساب لوں گا۔ اگر

برا عمل کرے گا اسے دیکھ لے گا اور اپنے لئے اپنے نفع نقصان کا مالک نہیں ہو گا اور نبوت اور زندگی اور دوبارہ اٹھنا تمہارے اختیار میں ہے۔

حدیث قدسی ۲۹:

اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے اے انسان! میری اطاعت کر اور میری خدمت کر رزق کی فکر نہ کر اس معاملہ کے لئے میں ہی کافی ہوں۔ اور جس کام کا ذمہ میں نے لے لیا ہے اسے تو اپنے ذمہ نہ لے۔ اے انسان! تو اس کام کی ذمہ داری کیوں لیتا ہے جو تیری قسمت میں نہیں اور تو اسے نہیں پا سکتا۔ جیسے تو اس عمل کا اجر نہیں پا سکتا جو تو نے کیا ہی نہیں۔ اے انسان! جو موت کے راستہ پر جا رہا ہے اسے دنیا سے کیا خوشی ہو سکتی ہے؟ اور جسکا گھر قبر ہے وہ دنیا کے گھر میں کیسے خوش رہتا ہے۔ اے انسان تو تھوڑے رزق پر اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرے بہتر ہے کہ تو زیادہ رزق پر شکر گزار نہ ہو۔ اے انسان! تیرا بہتر مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا۔ اور تیرا برا مال وہ ہے جو تو نے دنیا میں پیچھے چھوڑ دیا۔ تو اپنے لئے بھلائی آگے دے تو اسے موت سے پہلے ہی میرے ہاں پائے گا۔ اے انسان!! اگر کوئی غمگین ہو تو میں ہی اسے کے غم دور کرتا ہوں۔ اور جو شخص مجھ سے مغفرت طلب کرے، میں اس کی مغفرت کرتا ہوں۔ اور جو شخص میری بارگاہ میں توبہ کرتا ہے میں اسے برائی سے جو شخص ڈرا ہو میں اس کا خوف دور کرتا ہوں۔ اور جو شخص بھوکا ہو میں ہی اسے شکم سیر کرتا ہوں۔ جب میرا بندہ میرا تابع فرمان ہوتا ہے اور میرے حکم پر راضی رہتا ہے میں اس کا معاملہ آسان کر دیتا ہوں اور اس کی کمر مضبوط کرتا ہوں اور اسکا سینہ کھول دیتا ہوں۔ اے موسیٰ! جو شخص محتاجوں اور کمزوری پر زبردستی کرے گا میں اس کی بنیاد خراب کر لوں گا اور اسے دوزخ میں ٹھکانہ دوں گا۔

سحر کیا ہے؟

لفظ سحر کے لغت میں اصل معنی امر مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں اور عملی اصطلاح میں اسے حیرت انگیز اور عجیب وغریب امور کا نام ہے۔ جن کے وجود میں آنے کے اسباب پوشیدہ ہوں۔

امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لفظ سحر کے متعلق فرمایا ہے لفظ سحر کے معنی شریعت میں ایسے امور کیلئے مخصوص ہیں جن کا سبب پوشیدہ ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف سمجھ میں آنے لگے۔

اللہ تعالیٰ کا واسطہ ترک کر کے پوشیدہ اسباب کے ذریعے عجیب وغریب امور پر قدرت حاصل کرنے کا نام سحر ہے۔ دنیا میں سحر کے بہت سے طریقے ہیں جن کے ذریعے خلاف عادت امور ظاہر ہوتے ہیں مثلاً جنات شیاطین یا وہ ارواح جو جسم سے علیحدہ ہو چکی ہوں ان کو مسخر کر کے مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے یا تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی ایک خاص ترکیب یا مختلف حالتوں کے اجتماع یا صورت نوعیہ کے خواص کی بناء پر ظاہر ہوتی ہیں۔ بہر حال سحر کی بہت سی اقسام ہیں لیکن عام طور پر دنیا میں کلدانی اور دوسرا بابل ہے۔

سستی اور غفلت سب جسم کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ ارضی اور سفلی ہے

انسان کی سب خصلتیں مادی بدن کی وجہ سے ہیں۔ چونکہ زمین فلک کے درمیان ہے لہٰذا اس کے جس حصے پر سورج کی روشنی پڑتی ہے وہاں دن ہوتا ہے ورنہ رات۔ اب اگر زمین اس دائرے سے خارج ہو جائے تو پھر اس کی یہ صفت بدل جائے گی۔ اسی طرح اگر مجاہدات کے ذریعے جسمانی حجاب رفع کر دیا جائے تو روح ہمیشہ منور رہے گی اور اس پر غفلت کے آثار طاری نہیں ہوں گے۔ تمام کدورات جسم ہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ روح ان کا مخرج نہیں۔ چہرے کا رنگ انسانی حالات کے اسباب کی وجہ سے سرخ، کبھی

زرد، کبھی سفید ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح روح میں بھی کدورتیں مختلف اسباب کی وجہ سے پیدا ہوتی رہتی ہیں ورنہ وہ خود مصفی شے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب انسان مجاہدات کے ذریعے دوبارہ اصل حیات حاصل کر لیتا ہے تو اسباب کو لات مار دیتا ہے اور مسبب الاسباب ہی کو مؤثر حقیقی سمجھنے لگتا ہے۔ جب تک کہ ایسا نہیں ہوتا۔ انسان اسباب ہی کے مؤثر ہونے پر جما رہتا ہے اس بات سے بے نیاز ہو جائے۔ روحیں ملا اعلیٰ کی سیر کرتی رہتی ہیں جس طرح دوسری روحیں اور عقلیں لامکاں میں رہتی ہیں یہ بھی لامکانی بن جاتا ہے۔ ایسی کامل روح کے سامنے ہماری عقلیں ہیچ ہیں اور اس روح کامل کا الہام نص کی طرح ہوتا ہے۔ وہ شخص جو قرآن اور حدیث میں مذکورہ احکام سے ان چیزوں پر حکم لگاتا ہے جن کا حکم قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ اس کے پاس اگر کوئی قرآن کی آیت یا حدیث بطور نص کے موجود ہوتی ہے تو وہ اس کے ذریعے حکم بیان کرتا ہے ورنہ کسی نص پر قیاس کر کے حکم جاری کرتا ہے۔ روح قدسی کا احساس بھی بمنزلہ نص کے ہے اور ہماری عقل وادراک بمنزلہ قیاس کے ہے جو نص میں مؤثر ہے اور عقل کی تدبیر روح کی تاثیر سے ہے۔ اگر روح نے عقل میں تاثیر بھی کر دی ہے تب بھی عقل میں مؤثر ہے اور عقل کی تدبیر روح کی تاثیر سے ہے۔ اگر روح نے عقل میں تاثیر بھی کر دی ہے تب بھی روح کو روح کی ہمسری مناسب نہیں ہے۔ اس میں وہ اسباب وعلامات کہاں ہیں جو روح میں ہیں۔ عقل بسا اوقات روح کی تاثیر کو روح سمجھ بیٹھتی ہے یہ اس کی غلطی ہے۔

تاثیر اور روح میں وہی فرق ہے جو سورج اور اس کے نور میں ہے جب یہ معلوم ہو گیا کہ نور اور چیز ہے اور سورج دوسری چیز ہے تو سالک کو صرف نور پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ سورج تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دنیا میں جو آثار قدرت ہیں وہ فانی ہیں لیکن جس کا وصول ذات تک ہو جائے گا وہ دائمی نور میں مستغرق رہے گا۔ اب نہ اس کی جسمانی کثافتیں نور سے مانع ہوں گی اور نہ مظاہر قدرت کا فنا ہونا اس کیلئے فراق کے غم کا سبب بنے گا۔ ایسا شخص وہی ہوگا جو لاہوتی ہوگا یا اگر وہ ناسوتی ہے تو اس نے مجاہدوں کے ذریعے اپنے ناسوتی پن کو ختم کر دیا ہے۔ خاکی اور ناسوتی ذات کے جلووں کی تاب نہیں لاسکتا اس کو اس طرح سمجھو کہ اگر سورج زمین پر ہمیشہ چمکے تو وہ برداشت نہیں کر سکے گی اور اس میں کوئی چیز

اگانے کی طاقت ہی نہیں رہے گی۔ مچھلی چونکہ آبی چیز ہے وہ دائمی طور پر پانی کو برداشت کر سکتی ہے۔ سانپ خشکی کی چیز ہے وہ بمیوہ سمندر میں نہیں رہ سکتا۔

اسی طرح لاہوتی اور ناسوتی کو سمجھو۔ کبھی ناسوتی مکار لاہوتی بننے کی کوشش کرتا ہے تو بحر وحدت اس کو رسوا کر دیتا ہے ہاں ایسے لاہوتی انسان ہوتے ہیں جو ناسوتیوں کو لاہوتی بنا دیتے ہیں۔ اگر تو ناسوتی ہے تو لاہورتیوں کی محبت اختیار کر وہ تجھے دریائے وحدت میں تیرنا سکھا دیں گے۔ یہ لاہورتی اولیاء ایک قسم کا جادو کرتے ہیں جس سے انسان کی ناہیت تبدیل ہو جاتی ہے لیکن ان کا جادو حلال ہوتا ہے یہ لوگ بہت سی ناممکن باتوں کو اپنے تصرفات سے ممکن بنا دیتے ہیں۔ ان کی صحبت میں برے اخلاق اچھے اخلاق میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

حقیقت سحر اور اسکی اقسام

سحر کے معنی لغت میں امر مخفی و پوشیدہ چیز کے ہیں اور علمی اصطلاح مین ایسے عجیب وغریب امور کا نام ہے جن کو وجود میں آنے کے اسباب و علل نظر سے پوشیدہ ہوں۔ امام رازی صاحبؒ کے بقول لفظ سحر اصطلاح شریعت میں ایسے امر کے لیے مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف نظر و خیال میں آتے ہیں۔ علماء اہل سنت کی رائے میں سحر واقعی حقیقت ہے اور مضرت رساں بھی ہے۔ حق تعالیٰ نے حکمت اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح مضر اثرات پیدا کر دیئے ہیں جیسے دوسری چیزیں مثلاً زہر نقصان رسا ادویات میں موجود ہیں۔

یہ بات نہیں کہ سحر جادو بذات خود قدرت الٰہی سے بے نیاز ہو کر مؤثر بالذات ہے۔ سحر کو مؤثر بالذات سمجھنا کفر خالص کفر ہے۔

علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فقہائے اسلام نے سحر کے متعلق تصریح کی ہے کہ جن اعمال میں شیاطین اور ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے استانت طلب کی جائے اور ان کو حاجت روا قرار دے کر منتروں کے ذریعہ ان کی تسخیر کی جائے اور ان سے کام لیا جائے تو شرک کے مترادف ہے اور اس کا عامل کافر ہے اور جب اعمال میں

ان کے علاوہ دوسرے طریقے استعمال کریں اور ان سے مخلوق خدا کو نقصان پہنچایا جائے اور طرح طرح کی مصیبتوں میں ڈالا جائے اس قسم کے امور کا مرتکب حرام اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔

اور جناب آقائے نامدار سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اَجْتَنِبُوْ الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرِ (بخاری شریف) ترجمہ: مہلک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں ہیں کہ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ عمل سحر حرام ہے اور بالا جماع گناہ کبیرہ ہے۔ آقائے نامدار سیدنا ابرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے سحر کو سات مہلک چیزوں میں شمار کیا ہے۔

سحر بعض صورتوں میں کفر ہے اور بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں گناہ کبیرہ ہے۔ بہر حال سحر کا سیکھنا و سکھانا کفر و حرام ہے۔

سحر اور جادو ایک فن ہے جس کو اس کے مقررہ اصول اور قوانین کی پابندی کے ساتھ استاد فن ساحر اپنے فن کا ہر وقت مظاہرہ کر سکتا ہے گو کہ اس کے اسباب نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے واقف کار اس سے واقف کار ہوتے ہیں۔

اور حقیقت سحر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے توسل کو چھوڑ کر خفیہ اسباب و علل کے ذریعہ خلاف عادت افعال عجیبہ پر قدرت کا نام سحر ہے۔ دنیا میں مختلف الانوع اقسام کے مروجہ لاتعداد طریقہ میں خفیہ اسباب کہ جن کے ذریعہ امور خرق عادت ظہور میں آتے ہیں۔ کچھ روحانیات سے متعلقہ ہیں جیسے روحانیات کواکب، افلاک اور عناصر کی روحانیات جزیہ ہیں۔ مثال کے طور پر روحانیات امراض یا جنات و شیاطین، یا وہ ارواح جو جسم سے الگ ہو چکی ہیں اور ان کو سحر و تسخیر کر کے ان کو مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے یا تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی مخصوص تراکیب یا مختلف کیو قیات کے اجتماع یا صفات نوعیہ کے خواص کی بنا پر عمل میں آتی ہیں۔

روحانیت سے مناسبت یا تعلق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ کبھی ان کا نام لیکر مقررہ طریقے سے التجا فریاد کی جاتی ہے یا مخصوص صورتیں ترتیب دیکر مخصوص کلام پڑھا

جاتا ہے۔ان طریقوں پر سحر پایا جاتا ہے اول طریقہ کلدانیوں کا ہے دوسرا طریقہ اہل بابل کا ہے دوسرے طریقہ کا آغاز ہاروت ماروت سے ہوا ہے۔

معتبر تاریخوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کلدانی سحر کے بڑے ماہر ہوتے تھے اور نمرود کے زمانہ میں علمائے بابل نے چھ طلسم ایسے تیار کیے تھے جو عقل وفہم سے باہر تھے۔کلدانیوں نے تانبے کی ''بط'' بنائی تھی اس کی خصوصیت یہ تھی کہ جب کوئی چار یا جاسوس شہر کی چار دیواری میں داخل ہوتا تھا تو یہ بطخ خود بولنے لگی تھی تو لوگ سمجھ جاتے تھے کہ شہر میں کوئی جاسوس یا چور داخل ہوا ہے اور لوگ اس کی تلاش میں لگ جاتے تھے اور اس کو گرفتار کرلیا جاتا تھا۔

ایک عجیب نقارہ تیار کیا تھا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اگر کسی شخص کا مال ورقم یا کوئی شے گم ہو جاتی تھی تو وہ شخص نقارہ بجاتا تھا تو اس سے آواز آتی تھی تمہاری گمشدہ شے فلاں جگہ یا فلاں کے پاس ہے۔

ایک ایسا حوض ترتیب دیا تھا کہ کسی جشن کے موقع پر لوگ اس کے کنارے جمع ہو جاتے تھے اور مختلف قسم کے شربت اس میں ڈال دیتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت ہوتی تھی وہی ان کا مطلوبہ شربت اس شخص کو مل جاتا تھا۔

ایک ایسا آئینہ تیار کیا تھا جو غائب کا حال بتاتا تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ایک ایسا تالاب بنایا تھا کہ جس سے مختلف قسم کے مسائل حل کیے جاتے تھے مثلاً کسی ایک چیز کے دو شخص دعویدار ہیں کہ میری ہے دوسرا کہتا ہے کہ میری ہے تو ان دونوں کو تالاب میں اتارا جاتا تھا جو حق ہوتا تھا تو تالاب کا پانی ناف تک آتا تھا جو غلط ہوتا تھا تو وہ شخص اس تالاب میں غرق ہو جاتا تھا۔

ایک ایسا درخت نمرود کے محل کے دروازے کے سامنے لگایا تھا جس کا سایہ آدمیوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا اور بڑھتا تھا یہ سب طلسمات نمرود کے دارالسلطنت شہر بابل میں موجود تھے۔

فن سحر کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سحر کلدانی بہت ہی مشکل ہے اس کے حاصل کرنے میں سخت سے سخت محنت ومشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اتنا ضرور ہے کہ اس علم کا عامل اپنے علمی کمالات سے وہ وہ کمالات اور امور خوارق وعادات لوگوں کو دکھاتا ہے جن کو

عقل وفہم بھی سمجھنے سے قاصر ہے اس جادو میں تمام ارواح کی تسخیر ہوتی ہے جس مریض کو طبیب مہینوں کے علاج سے صحت یاب نہیں کر پاتا اس جادو کا جاننے والا لمحوں میں تندرست کر سکتا ہے۔اس قسم کا سحر بلاشبہ کفر ہے۔

اس سحر کی پندرہ شرطیں ہیں جن میں چند شرطیں یہ ہیں۔

ارواح کو دلوں کے حالات پر مطلع ہونے کا یقین۔ ارواح کے خلاف ذرا بھی بدعقیدگی پیدا ہو گئی تو سارا کام بنا بنایا بگڑ گیا۔روحانیت کواکب کی تسخیر میں سب سے پہلا طریقہ و عمل تسخیر قمر کا ہے اور تسخیر قمر کی دعوت میں جو کلام پڑھایا جاتا ہے وہ کفریہ ہے اس لیے اس کا تحریر کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اصول اسلام کے خلاف اور توحید کے منافی ہے۔اہل باطل ہاروت ماروت کی تعلیم کے مطابق تسخیر روحانیات علویہ سفلیہ وجسمانیہ وغیرہ کرتے تھے اور اہل یونان تسخیر روحانیات علویہ پر اکتفا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ روحانیات علویہ کی تسخیر کے بعد روحانیات سفلیہ کی تسخیر کی ضرورت نہیں ہے۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان میں بھی سحر اہل باطل کا رواج تھا۔

دوسری قسم سحر:

جن وشیاطین کو تسخیر کرنے کی ہے یہ پہلی قسم سے سہل اور آسان ہے۔ ہندوستان میں سحر کی یہ دوسری قسم بکثرت رائج ہے۔اس دوسری قسم کے سحر میں بھوانی، ہنومان، کالی، بھیروں، لونا چماری اور مختلف دیوی، دیوتاؤں کی دہائیاں دے کر ان کے جائے وقوعہ پر خوشبو جلا کر، دھونی دے کر، بھینٹ چڑھا کر کام لیا جاتا رہا اور لیا جاتا رہا ہے یہ دوسری قسم سحر بھی حرام و کفر ہے۔

تیسری قسم سحر:

تسخیر ارواح خبیثہ ہے اس میں کسی قوی ہیکل قوی الجثہ شخص کی روح کو کلام شیاطین پڑھ کر تسخیر کرتے ہیں اور اپنے تابع کر لیتے ہیں اور ان سے مثل نوکر کے کام لیتے ہیں اس قسم کے سحر میں اکثر عام طور سے ارواح خبیثہ سے ہی کام لیتا جاتا ہے اس لیے شرعاً یہ بھی

ممنوع وحرام ہے۔

چوتھی قسم سحر:

چوتھی قسم یہ ہے کہ اس قسم میں معمول کی قوت واہمہ کو بعض ارواح خبیثہ یا جنات کے ذریعہ خراب کر دی جاتی ہے یعنی معمول کو سامنے کی چیز نظر آتی ہے، اگر نظر آتی ہے تو وہ ہولناک صورت میں دکھائی دیتی ہے۔

فرعون کے جادوگروں نے حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں اسی قسم کے سحر سے بنائے ہوئے سانپ چھوڑے تھے اسی قسم کے جادو کو سامری جادو بھی کہا جاتا ہے جو کہ فرعون کا سب سے بڑا جادوگر تھا، اس قسم میں ارواح خبیثہ سے مدد لی جاتی ہے اور شیطان کے ناموں کی دہائی دی جاتی ہے اور حد سے زیادہ ان کی تعظیم کی جاتی ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔

پانچویں قسم سحر:

پانچویں قسم یہ ہے کہ اس میں عجیب وغریب نظارے لوگوں کو دکھائے جاتے ہیں۔

یوں تو اگر سحر کی قسموں کو بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ بس اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ شائقین عاملین کی معلومات میں اضافہ کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ اب آگے وہ مضرات بیان کرتا ہوں جو سحر سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان مضرات کو پڑھئے۔

مضرات سحر

مضرات سحر وعلامات سحر کی پہچان کے قواعد ابجد اعدادی میں بیان ہو چکا ہے۔ حصہ اول دیکھیں۔ دوسرے شناخت مریض کے بیان میں حصہ دوم مختصر پیران سحر کی بیان کرتا ہوں تا کہ شائقین عملیات کو بجائے دشواری کے آسانی ہو جائے۔

اول قسم سحر:

یہ ہے کہ دو میاں بیوی آپس میں محبت والفت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ یکا یک مرد وعورت میں تنازعہ کی شکل کھڑی ہو جائے اور ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار

سحر کیا ہے؟ لفظ سحر کے لغت میں اصل معنی امر مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں اور عملی اصطلاح میں
اسے حیرت انگیز اور عجیب وغریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب پوشیدہ ہوں۔

ہو جائے۔

دوسری قسم:

یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفتہ ہو اور سحر کر کے اس کو برگشتہ کر دیا جاتا ہے اور وہ شوہر کی شکل کو دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔

تیسری قسم:

یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے نہیں تھکتی بلکہ رات دن شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سفر سحر کے ذریعہ اس کو بدظن، متنفر کر دیا جاتا ہے اور اس کو شوہر کی شکل مثل کتے اور خنزیز کے نظر آنے لگتی ہے۔

چوتھی قسم:

یہ ہے کہ کسی بھی نوجوان حسین لڑکی ہونے کے باوجود رشتہ والے لڑکی دیکھ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور رشتہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس طرح وقت گزر جاتا ہے۔

پانچویں قسم:

یہ ہے کہ لڑکیوں کے رشتے آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی بغیر دیکھے ہی لوگ بدظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت اور اچاٹ پن دلوں میں ہونے لگتا ہے۔

چھٹی قسم:

یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے مگر سحر زدہ ہونے کے بعد نفرت وبغض کرنے لگتا ہے اور سمجھانے والا بھی دشمن لگتا ہے۔

ساتویں قسم:

یہ ہے کہ یہ بھیڑ، بکریوں، گایوں اور بھینسوں پر یعنی دودھ دینے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے اس کے راستہ میں ڈال دیتے ہیں ان جانوروں کا دودھ سوکھ جاتا ہے بچہ مر جاتا ہے دودھ پینے والے بیمار ہو جاتے ہیں۔

آٹھویں قسم:

سحر کی یہ ہے کہ جو پالیوں کے مخصوص ہے اس سحر کے [illegible] نے سے جانوروں کے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے اور وہ جانور گھاس کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگر بروقت علاج نہ ہو تو

مرجاتے ہیں۔

نویں قسم:

سحر کی یہ ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں اور بچہ جننے والی ماؤں پر کیا جاتا ہے۔ خواہ جانور ہوں یا عورتیں، اس کے کرنے کے بعد بچہ پیٹ سے بے وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

دسویں قسم:

سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خاص کر اولاد کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی نومولود اور شیر خوار پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور بچے سوکھ کر مرجاتے ہیں۔

گیارھویں قسم:

یہ ہے کہ طالع سنبلہ میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک پتلہ عطارد کا بنا کر راستے میں ڈال دیتے ہیں وہ پتلا جس عورت کے پیروں میں آجائے گا اس عورت کے یہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوں گی۔ لڑکا نہ ہوگا۔

بارھویں قسم:

یہ ہے کہ مرد کو بستہ کر دیا جاتا ہے یعنی وہ مرد ہم بستری کے قابل نہیں رہتا۔

تیرھویں قسم:

یہ ہے کہ دلہن کو اپنے شوہر سے یا جس سے بستہ کیا ہے اس کے ساتھ ہمبستری سے نفرت ہو جاتی ہے۔

چودھویں قسم:

سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاصل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا جاتا ہے اور مرد بے کار ہو جاتا ہے۔

پندرھویں قسم:

یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں اور سر میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔

سولھویں قسم:

یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تبدیلی رونما ہوتی ہے اور شکل وصورت بھیانک ہو جاتی ہے۔

سترھویں قسم:

یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت عقیمہ (بانجھ) ہوجاتی ہے ماہواری بھی ہوتی رہتی ہے مگر استقرار حمل نہیں ہوتا۔

اٹھارھویں قسم:

یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کا روزگار باندھ دیا جاتا ہے اور سحر زدہ کا مال واسباب تلف ہوجاتا ہے مویشی مرجاتے ہیں آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔

انیسویں قسم:

یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ رشتہ ازدواجی منقطع کر دیا جاتا ہے اور مرد عورت جدا جدا ہوجاتے ہیں۔

بیسویں قسم:

یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ سے کسی گھر کو ویران و برباد کر دیا جاتا ہے۔ اس گھر کی خیر و برکت اڑ جاتی ہے۔ محبت والفت جاتی رہتی ہے۔ ایک دوسرے کو دشمن سمجھا جاتا ہے۔ رات دن جھگڑا بنا رہتا ہے۔

اکیسویں قسم:

سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اپنے مطلوبہ شخص کو خواہ مرد ہو یا عورت شدید بیماری میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور کسی صورت صحت یاب نہیں ہو پاتے۔

بائیسویں قسم:

یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو مرد یا عورت کو ذلیل کر دیا جاتا ہے ہر کوئی ان سے بلا وجہ نفرت کرنے لگتا ہے۔ کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

تیسوئیں قسم:

یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی افسر یا حاکم یا ملازم کو نوکری سے افسر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سحر زدہ ہونے پر نوکری و عہدہ سے معطل ہوجاتا ہے۔

چوبیسویں قسم:

یہ ہے کہ امیر کو رئیس کو تجار کو وزیر کو عہدہ سے گرا دیا جاتا ہے اور فقیر و کنگال بنا دیا جاتا ہے۔

پچیسویں قسم:

یہ ہے کہ اس سحر سے عورتوں کو اجاڑ دیا جاتا ہے یعنی طلاق دلا دی جاتی ہے جب تک اس سحر کا دفعیہ نہ ہوگا تو کتنے ہی نکاح کر لیے جائیں سب منقطع ہوتے رہتے ہیں۔

چھبیسویں قسم:

سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ حاکم کو تبادلہ پر پہنچا دیا جاتا ہے اور شہر سے دور کر دیا جاتا ہے۔

ستائیسویں قسم:

یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خوبصورت حسین عورت کے حسن و جمال کو خراب کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے پرایوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہو جاتی ہے۔

اٹھائیسویں قسم:

یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہر ترقی کو مسدود کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اجاڑ دیا جاتا ہے اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا بلکہ ویران رہتا ہے جو بھی مکان میں آتا ہے جلدی ہی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

سحر کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں بس اتنی ہی علامتوں پر اکتفا کرتا ہوں تا کہ مضمون طویل نہ ہو جائے اور قسم راز کو پردہ راز میں اس لیے رکھا ہے تا کہ عوام الناس اور خاص کر شکستین عاملین کے سامنے آنے پر کسی بھی رنج کسی طریقہ قسم سحر کے اخذ کر کے کوئی عمل کرایا تو ایمان کا ہذیان ہے اس لیے ان سفلی سحر کو تحریر نہیں کیا کہ عاملین معترت رسانی سے، کمزوری ایمانی سے محفوظ رہیں اور گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہونے پائیں۔

عاملین جہاں مخلوق کی حفاظت اور بہتری وفلاح و بہبود کیلئے کوشش کرتا ہے اول اپنی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے یعنی اکل حلال، صدق مقال اور پابندی شریعت و پابندی صوم وصلوٰۃ کا اہتمام رکھنا از حد ضروری ہے تب ہی مخلوق خدا کی صحیح معنوں میں خدمت انجام دے سکتا ہے اور ثواب دارین حاصل کر سکتا ہے وہمات اور لغویات سے، کذب، دروغ گوئی سے اور خرافات واہیات سے دور رہنا چاہیے۔ امراض کا علاج اور عقائد کی اصلاح کرنی چاہیے تا کہ اپنا بھی اور دوسروں کا بھی ایمان محفوظ وسلامت رہے۔

اسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سے ہمیں اسلام جیسی عظیم نعمت اور رحمت سے نوازا۔ جو مکمل امن اور سلامتی کا مظہر ہے۔ اسلام تو یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ آخری اور مکمل طور پر کامل مذہب ہے اس سے قبل بھی جو پیغمبر آئے ان کی تعلیم بھی وہی ہے جو اسلام نے پیش کی ہے اب نہ کوئی دنیا میں نیا مذہب آئے گا اور نہ ہی کوئی نبی آئے گا۔ اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور فرشتے اور آسمانی کتابیں غیب پر سچے دل سے ایمان لانا بہت ضروری ہے۔ اسلام تو ایک سچا مذہب ہے اسلام کا مطلب تو یہ ہے کہ قبول کر لینا۔ اس کے آگے گردن جھکا دینا۔ اطاعت کرنا۔ یہ اسلام ہے۔ اگر ہم سچے اسلام کے پیروکار ہیں تو پھر ہمیں اطاعت کرنی اور اطاعت میں رہنا پڑے گا۔ مگر آج کل جو ہم کر رہے ہیں اس کے بالکل برعکس ہے ذرا ہم خود ہی سوچ لیں کہ ہم صحیح کر رہے ہیں اور درست سمت کی طرف جا رہے ہیں یہ دنیا فانی ہے اس میں بڑے نامور لوگ آئے اور چلے گئے اور ان کا نام و نشان ہی مٹ گیا۔

ملے خاک میں اہل نشان کیسے کیسے
مکین ہو گئے لامکان کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے
زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے انسانی مخلوق کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کے حکم کی جستجو ممکن ہو تعمیل کرتا ہے اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا رہے۔ اس کیلئے حضرت نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ نماز کو پڑھا کرو اس میں بڑی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔

☆ نماز دین کا ستون ہے۔
☆ نماز نبی کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
☆ نماز جنت کی کنجی ہے۔
☆ نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے۔
☆ کی حفاظت کرنے والا جنتی ہے۔
☆ نماز خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔
☆ نماز پنجگانہ پڑھنے والا صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔
☆ نماز بخشش کا ذریعہ ہے۔
☆ نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔
☆ نماز دوزخ سے آزادی دلاتی ہے۔
☆ نماز سے انسان کو ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔
☆ نماز سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے۔
☆ نماز سے دل کو سکون ملتا ہے۔
☆ نماز مومن کی معراج ہے۔

سب کیلئے رحمت:

سابقہ انبیاء علیہ السلام کی امتیں اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کے اسباب کی وجہ سے مختلف عذابوں میں مبتلا ہو جایا کرتی تھیں کسی قوم کی صورتوں کو مسخ کر دیا جاتا تھا۔ کسی پر پتھروں کی بارشیں ہوتی تھیں کسی بستی کو الٹا دیا جاتا تھا کسی قوم کو طوفانوں کی نذر کر دیا جاتا تھا اور کئی قومیں صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط (الانفال)

ترجمہ: اور اللہ پر ہرگز ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کائنات خلقی میں رحمت بنا کر بھیجا جس کی وجہ سے ہم بہت سے ظاہری عذابوں سے بچ رہے ہیں۔ اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کا بہت خیال فرماتے تھے کہ میری امت کو آسانی ہو اور میری امت پر کوئی ایسا بوجھ نہ پڑے جو گراں گزرے۔ حضور ﷺ سے پہلے کی امتوں کا حال دیکھیں۔ کس طرح فتنہ فساد، شرک، جہالت قتل گری میں مبتلا تھی۔ حتیٰ کہ بیشمار خرابیوں میں گری ہوئی تھی تو آپ نے توحید کا پیغام دے کر انسانیت کو اس کا اصل شرف بخشا۔ حضورؐ نے امن و سلامتی کا پیغام دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اے لوگوں ایک دوسرے سے بغض و حسد کی وجہ سے منہ نہ پھیرو۔

آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

لوگوں کیلئے وہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو۔ تم میں کوئی شخص اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ سب لوگوں کیلئے وہی محبوب نہ رکھے جو اپنے لیے رکھتا ہے جب تک وہ دوسرے کو بے غرض صرف خدا کیلئے پیار نہ کرے۔

تو ہمیں بھی اپنی سوچ فکر میں تبدیلی لانا ہوگی اور اپنی اصلاح کرنا ہوگی۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو تم کے ارشادات پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر ہم عمل نہیں کریں گے تو ہم

مصائب ومشکلات میں ہی گھریں گے۔ کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ہوگی تو پھر رکاوٹوں اور بندشوں وغیرہ کیلئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔

اللہ پاک ایسی کسی کو بھی سوچ اور ہمت نہ دے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے اور اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

رسول اکرمؐ کی ذات مبارک اخلاق سیرت کے اعتبار سے ایسی منور آفتاب تھی جس میں ہر خوبی آپ جامع اوصاف اور اخلاق حسنہ کا بہترین نمونہ تھے ان سے پہلے کوئی نہ تھا اور نہ آپ جیسا کوئی ہوگا۔

دنیا کی مثال تو ایک بازار جیسی ہے اس میں لوگ خرید وفروخت کیلئے آتے ہیں اور کچھ دیر بعد چلے جاتے ہیں اور یہاں پر کوئی نہیں رہتا جس طرح رات ہو جاتی ہے تو سب لوگ یہاں سے چلے جاتے ہیں کوشش کرنی چاہیے کہ اس بازار دنیا سے ایسی کوئی خرید وفروخت نہیں کرنی چاہیے جو آخرت کے بازار میں ہمیں کوئی نفع نہ دے سکے۔ اللہ تعالیٰ بہتر طور پر جانن والا ہے اس کے سامنے کھوٹے سکے نہیں چل سکتے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اعمال میں اخلاص ہی وہاں پر چلنے والا سکہ ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہمیں کوشش کر کے دنیا کے اس بازار کو بند کر کے آخرت کا بازار کھل جائے اور ہم اپنی مراد حاصل کر لیں۔

اس مکار دنیا سے پرہیز کرنا چاہیے جس نے علماء کے دلوں کو مسخر کر لیا۔

اپنے نامہ اعمال کو فکر کی زبان سے پڑھنا چاہیے کہ کن اعمال سے ان کو پر کیا ہے۔ نافرمانیوں کے کاغذات کو جمع کرو اور ان کی سطروں کو توبہ قلمو د کرو کہ اعمال نامہ سے گناہ کٹ جائیں اور قابل مواخذہ نہ رہیں۔

اللہ تعالیٰ جس کسی کو اپنا دوست بناتا ہے اس کو اپنی خصلتیں عطاء کرتا ہے۔

دریا جیسی سخاوت، زمین جیسی عاجزی، یا تواضع آفتاب کی طرح شفقت۔

دنیا کے مال کی محبت:

انسان دنیا کے مال کو جمع کرنے اور اس کی محبت میں لگا رہتا ہے دنیا کے مال کی محبت ایسی بری چیز ہے جب یہ انسان کے دل میں آجاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی یاد اس میں

نہیں سماتی کیونکہ ایسے لوگوں کے دلوں میں ہر وقت یہی خواہش تنگ کر رہی ہوتی ہے کہ مال کیسے جمع کریں خوبصورت مکان، کوٹھی بنائیں۔ بیوی کیلئے زیور ہونا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ جائیداد بنالیں جب انسان کے دل میں رات دن یہی سوچ رہے گی تو پھر دل میں یاد خدا کہاں سے آئے گی۔ ایسے لوگوں کے دلوں میں مرنے کا خیال بھی نہیں آتا۔ جب انسان دنیا کی دولت سمیٹنے کیلئے طرح طرح کے منصوبے بناتا ہے تو پھر اس کو حرام وحلال کی تمیز باقی نہیں رہتی بس یہی نیت ہوتی ہے کہ مال آجائے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی محبت تو سارے گناہوں کی جڑ ہے تو پھر اس سے ہم کو بچنا ہی بہتر ہے۔ جب ہم دنیا کے مال کی خاطر جھوٹ ہیرا پھیری کر کے دولت اکٹھی کریں گے تو پھر رحمتیں، برکتیں کہاں سے آئیں گی۔ یہ چیزیں تو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں تو پھر رکاوٹیں اور بندشوں کا لگنا ضروری ہو جاتا ہے۔ دنیا کا مال کتنا ہی کیوں نہ ہو وہ تھوڑا ہے اور سانپ کی صحبت اس شخص کو نقصان پہنچاتی ہے جو اس کا افسوں نہ جانتا ہو۔ میرے نزدیک مال دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ تو ایک میل ہے۔

ذرا سوچو تو سہی:

رزق صرف یہی نہیں کہ جیب میں مال ہو۔
آنکھوں کی بینائی بھی رزق ہے۔
دماغ میں خیال بھی رزق ہے۔
دل کا احساس بھی رزق ہے۔
رگوں میں خون بھی رزق ہے۔
یہ زندگی بھی ایک رزق ہے۔
رزاقیت سے رزق دیا کہ اس کو پہنچائیں۔
موت دی کہ قہر الٰہی کو سمجھیں۔
دوبارہ زندہ کیا کہ اس کی قدرت کو پہنچائیں۔
خدا سے ڈرو اور جس طرح جانو اس کی اطاعت کرو۔

قصہ بلعم باعور کا

جب کوئی بھی انسان اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے خیر کے راستے کو چھوڑ کر شر کا راستہ اپنا لیتا ہے جو شیطان کا راستہ ہے جو تباہی اور بربادی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا تو پھر ایسوں کا یہی حال ہوتا ہے درج کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ

آلشَّیْطٰنِ فَکَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ٥ (الاعراف)

ترجمہ: شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب قوم جبارین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جنگ کا قصد کیا۔ تو ملک شام میں ایک اللہ کا ولی رہتا تھا جس کا نام بلعم باعور تھا۔ جنگ کے بارے میں سن کر قوم اس کے پاس آئی اور آ کر کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیساتھ لشکر بہت ہے وہ یہاں آئے ہیں اور وہ قتل کر دیں گے اور بنی اسرائیل کو اس سرزمین پر آباد کریں گے تو اللہ کا ایک نیک بندہ ہے تیرے پاس تو اسم اعظم بھی ہے تو اللہ پاک سے دعا کر کہ اللہ ان کو یہاں سے ہٹا دے۔ تیری دعا قبول ہوتی ہے۔ بلعم باعور نے جواب دیا کہ تمہارا برا ہو۔ موسیٰ علیہ السلام تو اللہ کے نبی ہیں اور ان کے ساتھ تو فرشتے ہیں میں کیسے ان پر دعا کر سکتا ہوں۔ میں تو ان کے مرتبہ کو جانتا ہوں۔ اگر میں ایسا کروں گا تو میری آخرت تباہ و برباد ہو جائیگی تو قوم نے بڑا اصرار کیا کہ تم دعا کرو اس اصرار پر بلعم باعور نے کہا کہ اچھا تو پھر میں اللہ کی مرضی کو معلوم کر لوں کیونکہ اس کو خواب میں ہاں یا نہیں کا جواب مل جایا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کو یہ جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میرے پیارے پیغمبر ہیں ان کے خلاف دُعا نہ کرنا۔ واس نے قوم کو کہا کہ میں نے رب سے اجازت مانگی ہے مگر اجازت نہیں ملی تو اس پر قوم نے یہ کام کیا کہ اس کو ہدیئے نذرانے تحفے تحائف پیش کرنے شروع کر دیئے وہ اس لالچ میں آ گیا اور نذرانے قبول کرنے شروع کر دئے۔ قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو اس نے پھر دوسری مرتبہ اللہ سے اجازت مانگی مگر پھر اجازت نہ ملی۔ بالآخر بلعم باعور دعا کرنے کیلئے ایک پہاڑ پر چڑھ گیا تو بددعا کرنا شروع کر دی تو اللہ نے اس کی زبان

اس کی قوم کی طرف الٹی پھیر دی۔ اپنی قوم کیلئے جو دعا خیر کرتا تھا بجائے اپنی قوم کے بنی اسرائیل کا اس کی زبان پر نام آجاتا۔ جب یہ قوم نے سنا تو انہوں نے کہا بلعم با عور تو کیا کر رہا ہے۔ ہمارے لیے بددعا کر رہا ہے تو اس نے کہا کہ میری زبان میرے بس میں نہیں ہے۔ آخر کار اس کی زبان باہر نکل آئی تو اس نے قوم سے کہا کہ میرے آخرت اور دنیا دونوں برباد ہو گئیں۔

جب انسان پر شیوانی، روحانہ، ارض سماوی جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غالب ہو جاتی ہے تو پھر انسان جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔

جو لوگ دوسروں کا برا کرتے ہیں ان کا اپنا انجام بھی برا ہی ہوتا ہے۔

حضرت ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حرام اور بری باتوں سے بچو گے تو عابد بن جاؤ گے۔ اپنی قسمت پر راضی رہو گے تو غنی بن جاؤ گے۔ اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرو گے تو مسلمان بن جاؤ گے۔

یاد رکھیں

اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کی خدمت اقدس میں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہی حقیقی خالق و مالک و رازق ہے۔ یہ سب چیزیں اس ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں انسان کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے کیونکہ وہی ہر چیز پر قادر متعلق ہے۔۔

ایسے لوگ جو اللہ کی مخلوق کو سحر و جادو ٹونے کے ذریعے سے تنگ و پریشان کرتے ہیں ایسے لوگوں سے میری گزارش ہے کہ وہ ہرگز ایسے کام نہ کریں چند سکوں کی خاطر اپنی آخرت کو خراب نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بڑا غفور و الرحیم ہے۔ ایسے لوگ شیطان لعین کے پیروکار ہوتے ہیں چند سکوں کی خاطر ہوس و لالچ کی خاطر ان کی آنکھیں اور دل اندھے ہو چکے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ انسانی مخلوق میں تفرقہ ڈال کر اور نفرتوں کے بیج بو کر اپنے آقا شیطان کو خوش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنے کانوں کی کھڑکیاں کھول کر اور اپنے دلوں اور دماغوں کو حاضر کر کے یہ میری بات پر توجہ دینا ہوگی کہ ساحرانہ اصولوں پر مبنی تمام علوم سب برے ہیں اس کا اصل ماخوذ شیطان لعین ہے۔

جس کے سیکھنے سے انسان کو کائنات کے اندر شیاطین و ارواح علوی و سفلی ایسا غیر مقصود کمال نفرت حاصل کر لیتا ہے جس سے عجیب و غریب کرشمے دکھا کر باطلانہ خوشنمائیوں کے جال میں پھانس کر گمراہ کر دیتا ہے۔ بادی النظر میں سحر کرشمے دکھانے لگتا ہے اسی وجہ سے بہت سارے لوگ اس شرک میں مبتلا ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں لیکن جو پختہ ایمان کے مسلمان ہوتے ہیں وہ اس فریب کاریوں کو نہیں مانتے۔ میرا تو مقصد یہی ہوتا ہے کہ سحر ظلمات کے چراغ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گل ہو جائیں اور حقیقی نور کی شمع کو روشن کر کے کائناتی انسانوں کے دلوں کو منور کیا جائے اور یہ چراغ قیامت تک جلتے رہیں اور شیطانیت پر ایسی اسم اللہ کی ضرب لگائیں کہ وہ بھاگنے پر مجبور ہو جائیں۔

شریعت۔طریقت۔حقیقت

ان کے بارے میں انسان کا یہ عقیدہ نہیں ہونا چاہیے کہ یہ تینوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔جیسے بادام کے اندر تین چیزیں ہوتی ہیں۔پوست، مغز، روغن۔یہ تینوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کا خلاصہ ہیں یعنی پوست کا خلاصہ مغز ہے اور مغز کا خلاصہ روغن۔اس طریقہ سے شریعت کا خلاصہ طریقت اور طریقت کا خلاصہ حقیقت ہے۔شارع چلنے والا ہے آداب واحکام شریعت میں اور طارق چلنے والا ہے۔آداب شر حقیقت میں کپڑے کا نگاہ رکھنا نوث نجاست سے اور جسم کا معصیت سے شریعت ہے اور وہ دل کا نگاہ رکھنا کدورت شریت سے طریقت ہے اور خاطر نگاہ رکھنا غیر خدا سے حقیقت ہے منہ قبلہ کی طرف لانا شریعت ہے اور دل حق تعالیٰ کی طرف لانا طریقت اور اس میں ملازم رہنا حقیقت ہے۔

طریقت کے اصول

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ لِاَھْلِ الْمُجَاھَدَۃِ وَلِلْمُحَاسَبَۃِ وَاُولِی الْعَزْمِ عَشْرَ خِصَالٍ جُرِّبُوْھَا فَاِذَا اَقَامُوْھَا وَاَحْکَمَ ھَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَصَلُوْااِلَی الْمَنَازِلَ الشَّرِیْفَۃِ الْاَوْلٰی اَنْ لَا یَحْلِفَ الْعَبْدُ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صَادِقًا وَّلَا کَاذِباً عَامِدًا وَّلَا سَاھِیًااِلٰی اٰخِرِہٖ الخ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اہل مجاہدہ ومحاسبہ واولوالعزم کی دس خصلتیں ہیں جن کو انہوں نے اپنا اصول اور وردبنا رکھا ہے جن کو کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بزرگ مرتبوں تک پہنچ جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1 نمبر۔خصلت:

بندے کو چاہیے کہ وہ کسی بھی صورت میں اللہ کی قسم نہ کھائے چاہے وہ سچا ہو یا

جھوٹا چاہے قصداً ہو یا سہواً ہو تو یہ عادت اس کو وہاں تک پہنچا دے گی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نوروں سے ایک دروازہ کھول دے گا اور اس کیلئے بلندی کے درجات اور قوت دے گا۔

صبر میں اور بھائی چارے میں بزرگی دے گا جو بھی اس کو پہنچانے گا اس کی پیروی کرے گا جو اس کو دیکھے گا ہیبت کھائے گا۔

2 نمبر۔ خصلت:

قصداً جھوٹ بولنے اور بیہودہ حاجتوں کے بولنے سے پرہیز کرے جب وہ یہ کرے گا تو اپنے نفس کو محکم کرے گا اس کی زبان جھوٹ بولنے کی عادی نہ ہو گی تو پھر اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا۔ مصفا ہو جائے گا کہ گویا وہ جھوٹ بولنا جانتا ہی نہیں اور نہ ہی کسی کا جھوٹ سننا گوارہ کرے گا بلکہ اسپر ملامت رکے گا اور اس کے حق میں دُعا کرے گا جھوٹ نہ بولنے کا تو اس کو ثواب ملے گا۔

3 نمبر۔ خصلت:

جب کسی سے وعدہ کرے اس کو پورا کرے یا پھر وعدہ ہی نہ کرے۔ وعدہ خلافی نہ کرنا اس کو قوی کرتا ہے اور اس کے لیے راستہ بہت راست ہو جاتا ہے۔ تو اس کیلئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ سخاوت کا، حیا کا درج لوگوں کے دلوں میں اس کی دوستی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا درجہ بلند ہو گا۔

4 نمبر۔ خصلت:

یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کسی بھی مخلوق پر لعنت نہ کرے اور نہ ہی کسی بھی چھوٹی بڑی چیز کو ایذاء دے۔ اس لیے اس کیلئے لعنت سے اجتناب کرنا ابراروں صدیقوں کے تعلق میں سے ہے۔ اس لعنت سے اجتناب کرنے والے کیلئے عاقبت ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور اس کو ہلاکتوں والی جگہوں سے بچاتا ہے۔ اس کو خلقت سے سلامت رکھتا ہے اور اس کو بندوں پر مہربانی کرنی اپنی طرف سے قرب نصیب کرتا ہے۔

5 نمبر۔ خصلت:

یہ کہ مخلوق خدا پر بددعا نہ کرے۔ بیشک اس پر کتنا ہی بڑا ظلم کیوں نہ کیا گیا ہو اس

سے بدلہ نہ لے اور اللہ تعالیٰ کیلئے برداشت کرے۔ اس سے کسی بھی طریقہ سے بدلہ نہ لے یہ خصلت بندوں کو بلند درجوں پر پہنچا دیتی ہے۔ دنیا و آخرت میں بزرگی کا درجہ دعا قبول ہونے کو نیکی میں بلندی کو اور عزت کو دینا میں مومنوں کے دلوں میں۔

6 نمبر۔ خصلت:

یہ کہ خلقت جو ہے اس میں سے کسی پر بھی کفر شرک نفاق کی شہادت نہ دے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں دخل نہ دے اور اللہ کی ناراضگی سے بھی دور رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی رحمت کی طرف. بہت قریب ہے اور یہ اللہ کی بارگاہ میں جانے کا بزرگ دروازہ ہے اللہ تعالیٰ بندے کو خلقت پر مہربان کرنے کا یہ صلہ دیتا ہے۔

7 نمبر۔ خصلت:

بندہ کو چاہیے کہ وہ ظاہری اور باطنی طور پر گناہوں پر دھیان نہ کرے اور ان سے اپنے اعضاؤں کو روکنے ان اعضاؤں میں سے اسی دنیا میں بمعہ اس کے جو اللہ تعالیٰ آخرت کی نیکی کو جو ذخیرہ کرتا ہے۔ عملوں میں سے اس کا ثواب بہت ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان خصلتوں کے عمل کا احسان کرے اور ہماری شہوتیں ہمارے دلوں سے نکال دے۔

8 نمبر۔ خصلت:

یہ کہ بندہ کو چاہیے کہ وہ جھوٹ نہ بولے اور نہ ہی مخلوق خدا پر کسی قسم کا بوجھ رکھے۔ کیونکہ یہ عابدوں کا نتیجہ ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بزرگی ہے اور اس سے نیکی کا حکم کرے گا اور برائی سے منع کرے گا اور قوت پائے گا سب خلقت یکساں ہو جائیگی۔ جب ایسا ہی ہو جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ تو نگری یقین اعتقاد کی طرف بدلے گا اور حق بات. کہنے میں سب خلقت اس کے نزدیک برابر ہوگی اس بات کا تعین کیا جائے گا کہ یہ کام مومنوں کی عزت اور پرہیزگاروں کیلئے بزرگی ہے۔

9 نمبر۔ خصلت:

انسان کو چاہیے کہ وہ طمع کو لوگوں سے الگ کردے اور اپنے نفس کو اس چیز کے طمع

میں نہ ڈالے جو اس کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ بڑی عزت ہے تونگری ہے بڑی بادشاہی اور فخر بزرگ ہے۔ صاف یقین ہے اور شفا دینے والی خالص اللہ ہی کی ذات ہے اور اللہ پر اعتقاد رکھنے کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ زاہدوں کیلئے پرہیزگاری حاصل ہوتی ہے اور اسی سے عبادت پوری ہوتی ہے یہ ان لوگوں کی علامتوں میں سے ہے جو ہر چیز سے قطع تعلق کر کے اللہ تعالیٰ کی ہی طرف رجوع کر گئے۔

10 نمبر۔ خصلت:

اس خصلت سے عابد کا عمل مستحکم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں عزت کامل ہوتی ہے اور دنیا و آخرت کے کام میں جس کا بھی وہ ارادہ کرے گا اسی پر ہی اس کی خدمت ہوگی۔ یہ خصلت سب طاعتوں کی اصل چیز ہے اور اسی سے ہی بندہ ان صالحین کے مراتب حاصل کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوشی اور غم میں راضی رہتے ہیں۔

تواضع تقویٰ:

تواضع تقویٰ کی کمالیت یہ ہے کہ جب بھی بندہ کسی کو ملے اس کو اپنے آپ سے بہت سمجھے اور پھر کہے کہ شاید اللہ تعالیٰ کے پاس مجھ سے بہت درجہ میں اونچا ہو جائے۔ اگر چھوٹا ہو تو کہے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی میں نے نافرمانی کی ہے بیشک وہ مجھ سے اچھا ہے اگر بڑا ہوگا تو کہے گا کہ یہ مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا ہے۔ اگر عالم ہوگا تو اس نے وہ چیز دی ہے جس کو میں پہنچ نہیں سکا اور اس نے وہ چیز پائی ہے اور وہ اس چیز کو جانتا ہے جس کو میں نہیں جانتا اور وہ علم پر عمل کرتا ہے۔ اگر جاہل کہے گا کہ یہ اللہ کی نافرمانی، نادانی سے کرتا ہے اور میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہوں باوجود علم کے اور میں نہیں جانتا کہ میرا خاتمہ کس حال پر ہوگا اور اس کا کس حال پر ہوگا اگر کافر کہے کہ کیا معلوم ہے کہ شاید مسلمان ہو جائے اور اس کا نیک عمل پر خاتمہ ہو جائے اور شاید میں کافر ہو جاؤں۔ میرا خاتمہ برے عمل پر ہو جائے۔ یہ خصلت تو خیر پر مہربانی کرنے اور اپنے نفس پر خوف طاری کرنے کا باب ہے۔ جب بندہ اس خصلت پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو آفات سے سلامت

رکھتا ہے اور دین الہٰی کی خیر خواہی کرنے کے مرتبوں پر پہنچا دیتا ہے اور اللہ کے برگزیدہ بندوں اور اس کے دوستوں میں ہو جاتا ہے اور اللہ کے دشمن شیطان کا دشمن ہو جاتا ہے۔

جب بندہ کینہ، کبر اور سرکشی کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے تو اس کی زبان ظاہری اور باطنی طور پر یکساں ہو جاتی ہے۔ مگر جس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی زبان اور دل کی حفاظت کرے تو پھر اس کی کلام بھی اثر رکھتی ہے مخلوق کیلئے۔

جو ان درج ذیل خصلتوں پر عمل کرے گا وہی عابد ہوگا اور وہی زاہد ہوگا۔

وہی عالم ہوگا وہی بزرگ ہوگا وہی اللہ کے دوستوں میں سے ہوگا۔

وہی اللہ کا قرب حاصل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ان خصلتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دنیا داروں کی مثال:

حضرت سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ دنیا داروں کے ہاتھوں میں دنیا کی زینت مکر و فریب، جھوٹے اسباب دیکھے، باوجود کہ اس کا ظاہر بڑا نرم ہو اور باطن بڑا سخت ہو اور جس کو ہاتھ لگائے وہ اس کے اوپر مغرور ہو اور وہ اس کی سختی سے بے خبر ہو اور اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دنیا داروں پر مصیبتیں ڈالتی ہے اور اپنے عہد کو نہیں نبھاتی۔ اگر تو ان چیزوں کو دنیا داروں کے ہاتھوں میں دیکھے تو اب سمجھ کہ کسی انسان پر پانی پر پاخانہ بیٹھا ہوا دیکھتا ہے اپنی شرمگاہ کو برہنہ کیے ہوئے ہے بدبو سے اپنا ناک منہ ڈھانپتا ہے۔

ایسے ہی دنیا کو دنیا دار کے ہاتھ میں دیکھ کر اپنے ناک پر پردہ ڈال تا کہ اس کی شہوتوں، لذتوں کی بُو تجھ تک نہ پہنچے اور اس کی آفات سے نجات ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ

ترجمہ: سومت دیکھ اس کو جو ہم نے کئی ایک کافروں کے گروہوں کو آزمائش کیلئے نفع دیا یعنی دنیا کی زندگی کی آزمائش تا کہ ہم اس کو آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر اور پائیدار ہے۔

سختی اور مصیبت میں

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بندے کو جب کسی مصیبت بلا میں مبتلا کیا جائے یا آزمایا جائے تو پہلے اس بلا مصیبت کو اپنے نفسوں سے پھر قوت سے اسے دور کرنا چاہتا ہے اگر اس سے بھی خلاصی نہ ہو تو پھر مخلوق سے مدد طلب کرتا ہے جیسے امیروں، بادشاہوں، دنیاداروں سے ڈاکٹروں، حکیموں اور طبیبوں سے۔ اگر مخلوق سے مدد لینے پر بھی آسانی نہ ہو تو پھر اپنے رب کی طرف آتا ہے دعا کرتا ہے۔ عاجزی کرتا ہے اور اس کی حمد وتعریف بیان کرتا ہے۔ جب اس کو اپنے نفس سے مدد مل جائے تو مخلوق کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اگر مخلوق سے مدد مل جائے تو حقیقی مالک سے رجوع نہیں کرتا۔ جب مالک حقیقی بھی مدد رحم کرم نہ کرے تو پھر زاری دعا عاجزی محتاجی سے اس مالک کی ثناء کرتا ہے۔ اس دعاء سے بڑا عاجز معلوم ہوتا ہے اس کی دعا مقبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ سب اسباب ٹوٹ جاتے ہیں۔ ختم ہو جاتے ہیں جب اسباب ختم ہو جاتے ہیں تو پھر تقدیر الٰہی اپنا کام شروع کرتی ہے تو تقدیر فرمان الٰہی بندہ میں جاری ہو جاتا ہے تو پھر بندہ سب تدبیروں سے باز آ جاتا ہے۔ صرف روح ہی باقی رہ جاتی ہے جب انسان کا باطن صاف ہو جاتا ہے تو پھر دل میں تو ظاہر ہو جاتا ہے سوائے اللہ کے اور کچھ نہیں دیکھتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہر کام کو کرنے والا تو صرف اللہ ہی ہے کیونکہ اس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ تو ہے تقدیر کے آگے ایسے ہی ہے جیسے ایک شیرخوار بچہ دایہ کے ہاتھ میں میت نہلانے والے کے ہاتھ میں۔ پس پھر وہ اپنے نفس سے غایب ہو جاتا ہے اپنے حقیقی مالک کے کام میں لگ جاتا ہے۔ پس وہ کچھ نہیں دیکھتا اگر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے کاموں کو دیکھتا ہے۔ اس کی نعمت کیساتھ خوشحال ہوتا ہے اور اس کے قرب سے سعادت حاصل کرتا ہے اس کے نزدیک ہونے سے بزرگی حاصل کرتا ہے دین اور دنیا میں خوشی حاصل کرتا ہے اگر کوئی اس کے سامنے غیر اللہ کی بات کرتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے۔ اللہ کی طرف رغبت کرتا ہے۔ اسی پر بھروسہ کرتا ہے پھر اس کو علوم پر اطلاع دی جاتی ہے اور اس کی قدرت کے پوشیدہ رازوں سے واقف ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے اور اس کا شکر بجالاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فاسق لوگ

اللہ تعالیٰ نے قرآن وفرقان حمید کے اندر ارشاد فرمایا ہے۔

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (مائدہ)

ترجمہ: اور وہی لوگ فاسق ہیں۔

انسان جب چھوٹی چھوٹی چیزوں پر صبر نہیں کرتا تو پھر تیرا انجام اس آگ کی طرف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر بنایا ہے۔ انسان ذرا سی تپ گرمی اور چھوٹی سی آگ کی چنگاری پر صبر نہیں کر سکتا تو پھر دوزخ ہاویہ میں رہنے والوں کے ساتھ تو کس طرح صبر کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے ڈر معافی مانگ جلدی کر۔ اللہ تعالیٰ کو لازم پکڑ تمام شرطوں کے ساتھ۔ انسان تو ساری عمر بھی ان دونوں میں سے خالی نہیں ہوگا یا بلا ہے یا نعمت ہے ہر حالت میں اس کا حق جو ہے صبر شکر سے دے۔ شکایت نہ کرو بلا کی حالت میں اللہ کی مخلوق کے آگے اپنی بیقراری ظاہر مت کر اور مت شک کر اس کی حکمت میں اپنی بلا کو دور کرنے کیلئے اپنے مقصد کیلئے مت جا یہ شرک ہے۔ اللہ کے سوا دنیا میں اور کوئی دوسرا مالک نہیں ہے وہی ایک خدا ہے جو سب کا مالک وخالق ہے۔

اس کے علاوہ اور کوئی نہیں نفع پہنچانے والا یا ضرر پہنچانے والا نہ تکلیف کو ہٹانے والا اور نہ بھلائی لانے والا اور نہ ہی پیار کرنے والا اس لیے اللہ کے حضور ہی جھک جاؤ۔ ظاہری اور باطنی طور پر مشغول خلقت نہ ہو جو اللہ کی طرف سے آئی ہو کسی بھی چیز کو نہیں روک سکتے۔ اس لیے اپنے اوپر لازم کر لو صبر کو۔ رضا کو، پس اسی کی طرف فریاد کر عاجزی کر۔ موافقت کر اور اقرار کر اپنے گناہوں کا تو پھر دور ہو جائے بلا دور ہو جائے سختیاں رکاوٹیں بندشیں اللہ کی طرف سے آ جائے۔ چین، سکون، خوشی، فراخی۔ یاد رکھو جیسے رات کی سیاسی چلی جاتی ہے اور دن کی سفیدی آ جاتی ہے۔

اور شکر کرنے کے بدلے میں نعمتیں تو ملتی ہیں۔
نعمتیں اس کی بخشش ہیں جو تیرے لیے قسمت میں کی گئیں۔
پس تیرا شکر ہے تیرے فناہ ہونے پر پرہیز اور حفاظت کی حالت سب یہ ابدال کی حالت ہے اس میں جوف کر گیا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔

تلقین:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی تعمیل کرو اور ان کے حکم سے باہر نہ نکلو۔ جو دین اسلام ہے اس کو سچ جانو اس میں کسی قسم اک شک نہ جانو، مصیبتوں میں بے صبری نہ کرو بلکہ صبر کرو ثابت قدم رہو۔ اللہ سے رحم کی بھیک مانگو امید رکھو نا امید نہ ہوں ایکدوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ اور آپس میں محبت رکھو رب کی بندگی کرو اپنے مالک کے دروازے سے بالکل نہ ہٹو۔

توجہ کرنے میں دیر نہ لگاؤ شاید تم پر رحم ہو جائے۔ دوزخ کی آگ سے نجات مل جائے اور تم عمدہ گھوڑوں پر سوار کیے جاؤ اور صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں کیساتھ بلند مرتبے پر اٹھائے جاؤ یہ سب کچھ تبھی ممکن ہوگا جب ہم ان باتوں پر عمل کریں ورنہ کچھ بھی نہیں ملے گا۔

پنجرے کی طرح:

انسانی جسم بھی ایک پنجرے کی مانند ہے اسی لیے ظاہری اور باطنی ولگوں کے مکروفریب کی وجہ سے کاٹتا ہے۔ یہ بھی اس کو اپنا دوست بناتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تیرے جیسا کوئی نہیں ہے تو تو سخاوت کا سرچشمہ ہے۔ یہ عیش کرنے کا وقت ہے کھانے پینے کا وقت ہے دوستی کرنے کا وقت ہے جب لوگوں کی ایسی بات سنتا ہے تو غرور تکبر میں آ کر اپنے آپے سے باہر آجاتا ہے اس کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ تیرے جیسے کئی لوگوں کو ابلیس نے سمندوں کی تہوں میں غرق کر دیا ہے۔ دنیا کی ہوشیاری، چالا کی تو ایک بہت ہی مزیدار نوالہ ہے۔ اس کو مت کھاؤ۔ وہ آگ سے بھرا ہوا ہے۔ اس کے اندر آگ۔ بعض لوگوں کا خیال

ہے کہ لوگوں کی غلط مدح سرائی کرنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ان کی یہ بھول ہے اثر کیوں نہیں پڑتا۔ پڑتا ہے غیر محسوس طور پر کچھ چیزیں محسوس کرنے کی ہوتی ہیں جبکہ ہم کو کسی کی برائی متاثر کرسکتی ہے تو تعریف کیوں نہیں۔ حالانکہ تعریف بڑی میٹھی ہوتی ہے جو اچھی لگتی ہے۔ برائی کڑوی ہوتی ہے بری لگتی ہے جس طرح ہم میٹھا حلوہ کھانے میں بظاہر بڑا مزیدار لگتا ہے مٹھاس ہی کی وجہ سے پھوڑے پھنسیاں نکلتی ہیں۔ تعریفوں کی وجہ سے ہی تو نفس فرعون بن جاتا ہے۔ شیطان شر پھیلانے کیلئے ہی تو انسان کی طرف بھاگتا ہوا آتا ہے اپنے نفس کو سردار بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو غلام خادم بنائے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ تمام لکھی جانے والی باتیں خدا کی حمایت کے بغیر نہیں لکھی جاسکتیں۔ اللہ کا کرم ہو تو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

دیکھئے۔ ہزاروں چیزیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ سمندروں میں کشتیاں، جہاز ڈوب جاتے ہیں لیکن اللہ کا فضل ان کو پھر باہر نکال لاتا ہے۔ رات کو سوتے وقت انسان کی تمام سوچیں، عقلیں، نیند کے سمندر میں غرق ہو جاتی ہیں۔ مگر صبح اٹھتے ہی مچھلیوں کی طرح اس سمندر سے سر کو نکال لیتی ہیں۔ اسی طرح انسان میں بھی موسم خزاں اور موسم بہار ہے۔ قانون قدرت انسانوں کیلئے ہے تو بھی اس قانون کی پاسداری کرتے ہوئے ریاضت کرتے کرتے ڈوب جا پھر اپنے دل کے باغ کو تازہ و سر سبز ہوتا دیکھ لے۔ سب رکاوٹیں اور بندشیں کھل جائیں گی۔

انسان کا مقام:

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کا دنیا کی طرف بالکل جھکاؤ نہیں ہوتا۔ وہ تو دنیا کی لذتوں، حرص، طمع، لالچ اور پریشانیوں جیسی چیزوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں ان کا ان چیزوں سے قطعی طور پر کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا وہ تو بس اللہ پاک ہی کی راہ میں مرے ہوتے ہیں۔ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ان کی روح جسم میں واپس آجاتی ہے۔ پھر سیٹی بجتی ہے تو دنیا کا کاروبار شروع ہو جاتا ہے اور جسم کام میں لگ

جاتے ہیں۔ حضرت اسرائیل منتشر جسموں کو روحوں کو جسموں میں واپس لاتا ہے اسی لیے تو نیند کو موت کی بہن کیا جاتا ہے آپ کو معلوم ہوگا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کی روحوں کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ اسی طرح سے اللہ اپنے نیک بندوں کی روحوں کی حفاظت فرماتا ہے تا کہ بیداری میں اسی مخلوق کے دل اور کان آنکھ محفوظ رہیں۔

اے انسانی مخلوق اصحاب کہف دنیا میں تیرے آس پاس موجود ہیں بار اور غار لیکن دنیا کی حرص طمع، لالچ کی وجہ سے تیری آنکھوں اور کانوں پر مہر لگی ہوئی ہے۔ اب تجھ کو سمجھ کر فیصلہ کرنا ہوگا کہ یہ مہر کس لیے لگی ہوئی ہے۔ یہ فیصلہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے اس کو تو ہی نے کرنا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ رات کو بیدار اللہ ست گڑ گڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگے کیونکہ نزول رحمت اکثر رات کو ہی ہوا کرتا ہے۔ اطاعت میں لذت حاصل ہوتی ہے۔ رزق کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ رزق تقویٰ کیساتھ معلق ہے اس کو اختیار کرنے سے دنیا خود بخود مل جاتی ہے جو لوگ زندگی کو رائیگاں کرتے ہیں اس وہ محسن انسانیت نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہر مستکلم کے کوف سے نجات دلاتا ہے۔

شیطان تو ناری ہے اس سے ہر ممکن بچنا چاہیے اس کے علاوہ ایک اور آگے ہوتی ہے وہ شہوت ہے جس کے اندر گناہ اور لغزش ہوتی ہے۔

جس طرح تمہارا نور ایمان کافروں کی آگ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح شہوت کی آگ کو خدا کا نور بجھا دیتا ہے۔ یہ مقام اللہ کے نیک بندوں کا ہوتا ہے۔

عبرت:

حضرت احمد بن یحییٰؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ایک خوبصورت نوجوان جو یہودی تھا کو اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر میں اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اچانک حضرت جنیدؒ کا ادھر سے گزر ہوا میں نے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ پاک ایسے خوبصورت چہرے کو آگ میں جلا دے گا۔

اس پر حضرت جنیدؒ نے کہا یہ تو تیرے نفس کا اکسانا ہے عبرت کا دیکھنا نہیں ورنہ

تو ہر ذرے میں عبرت ہوتی ہے مجھے تو ڈر ہے کہ نفس کے اس میلان سے تو کسی عذاب میں جتلا نہ ہو جائے۔ حضرت جنید جب چلے گئے تو میرے سینے سے قرآن پاک نکل گیا تو پھر میں کئی سالوں تک توبہ واستغفار کرتا رہا تب جا کر دوبارہ قرآن پاک میرے سینے میں واپس آیا۔

کنوئیں کا واقعہ:

حضرت ابوحمزہ خراسانیؒ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک کنوئیں میں گر پڑے اور تین دن کے بعد وہاں پر ایک قافلے نے آ کر قیام کیا۔ حضرت نے ان کو مدد کیلئے آواز دی۔ وہ یہ سوچ کر کہ اللہ شکایت ہوگی اور ان لوگوں سے سوال ہوگا۔ قافلے والے یہاں سے روانہ ہوتے ہوئے کنوئیں کو بھی اوپر سے ڈھانپ گئے کہ کوئی راہ چلتا مسافر اس میں نہ گر پڑے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ اس سے میرے دل میں سخت بے چینی پیدا ہوئی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور دنیا کی نا امید ہو گیا۔ اچانک ہی ایک رات کسی نے کنوئیں کا منہ کھولا تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑے اژدھے نے کنوئیں میں اپنی دم لٹکا دی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے تیری مدد کیلئے بھیجا ہے میں نے اس کی دم کو پکڑ لیا تو اژدھے نے مجھ کو اوپر کھینچ لیا۔ غیب سے ندا آئی کہ تیری نجات بہت اچھی ہے ایک ہلاک کرنے والے اژدہے کے ذریعے سے ہم نے ہلاکت سے تجھ کو بچا لیا۔

حضرت ابوحفص کی توبہ:

حضرت ابوحفص منیشاپوری کی توبہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی کہ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ ایک جگہ پر شادی کرانا چاہتے تھے مگر لڑکی والے نہیں مانتے تھے۔ ایک جادوگر جو یہودی تھا نے کہا کہ اگر تم چالیس دن تک کوئی نیکی نہ کرو گے تو میں جادو کے ذریعے سے تمہاری شادی کرادوں گا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا مگر آپ کی مراد پوری نہ ہوئی۔ یہودی جادوگر نے آپ سے کہا کہ اس دوران آپ نے ضرور کوئی نہ کوئی نیکی

کی ہوگی تو آپ نے جواب دیا کہ ایک روز میں نے راستے سے ایک تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا تھا کہ کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ یہودی نے کہا کہ پھر تو اس خدا کی نافرمانی نہ کر جس کی تو نے چالیس دن نافرمانی کی۔ مگر اس نے تیری اس ایک نیکی کی بھی قدر کی۔ آپ نے یہ سن کر توبہ کی اور وہ یہودی بھی مسلمان ہو گیا۔ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کتنا بڑا غفور و رحیم ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کو قبول کر لیتا ہے۔

جس طرح ایک بہت ہی بوڑھا شخص ایک بزرگ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں بہت گنہگار ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ توبہ کر کے روحانیت حاصل کر سکوں۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ آپ نے آنے میں دیر کر دی تو بوڑھے شخص نے کہا میں بہت جلد آیا ہوں تو اس بزرگ نے پوچھا یہ کیسے انہوں نے کہا کہ جو مرنے سے پہلے آ جائے جلدی ہی آیا ہوتا ہے۔

اللہ پاک توبہ قبول کرنے والا ہے۔

قحط کا واقعہ:

ایک دفعہ بلخ میں بہت ہی برا قحط پڑا۔ حضرت شفیقؒ نے ایک غلام کو دیکھا کہ وہ بہت ہی خوش و خرم نظر آ رہا ہے اس کو کہا گیا کہ لوگ تو قحط کی وجہ سے سخت پریشان حال ہیں اور تو بڑا اشتہا پھرتا ہے اس نے جواب میں کہا کہ میں تو ایک ایسے شخص کا غلام ہوں جو پورے ایک گاؤں کا مالک ہے اس لیے مجھے تو کوئی فکر نہیں ہے۔ یہ بات سن کر حضرت شفیقؒ کے دل پر ایسا اثر ہوا اللہ پاک کے حضور عرض کی کہ اے اللہ پاک اس غلام کے آقا کے مقابلے میں تو تو کل کائنات کا خالق و مالک ہے۔ رزق کا وعدہ بھی تو نے کیا ہے پھر بھی ہم نے دل کو اتنا غمگین کر رکھا ہے اس کے بعد آپ کبھی فکر میں نہیں پڑے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک غلام کا شاگرد ہوں۔

ہمارے لیے یہ بات کتنی نصیحت کی حامل ہے۔ ہمیں بھی ایسے ہی اللہ پاک پر کامل بھروسی رکھنا چاہیے۔

قحط
(Famine)

مسندِ فقر:

حضرت احمد بن حضرویہؒ فرماتے ہیں کہ اپنے فقر کی عزت لوگوں سے چھپا کر رکھو آپ فرماتے ہیں کہ ایک درویش نے ماہ رمضان میں ایک دولت مند شخص کی دعوت کی۔ گھر میں ایک ہی روکھی روٹی تھی۔ افطاری کے وقت وہی اس شخص کو پیش کر دی۔ جب دولتمند شخص اپنے گھر واپس گیا تو اس نے اشرفیوں کی تھیلی درویش کو بھیجی۔ درویش نے وہ تھیلی واپس کر دی اور کہا کہ مجھ سے حماقت ہو گئی ہے کہ میں نے اپنا بھید تجھ جیسے پر ظاہر کر دیا اور تجھے مسند فقر میں بٹھایا اور عزت بخشی۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پر ہی بھروسی کریں اور اپنا حال کسی پر ظاہر نہ کریں۔

متفرق اقوال

☆ جس نے قلندرانہ راز پالیے اس نے اپنے آپ کو تلاش کرلیا۔

☆ جو لوگ منہ سے توبہ کرتے ہیں دل سے نہیں وہ اس دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی۔

☆ یہ دنیا کا قیام چند روز کا ہے اس کو غنیمت سمجھ کر کوئی اچھا کام کر جا۔

☆ دنیا کی مثال تو ایک سرائے کی ہے کہ اس میں ایک رات گزارنے کی طرح ہے یہاں پر ڈیرہ جما کر نہ بیٹھ کیونکہ جو آج یہاں آیا اس کو کوچ کرنا ہوگا۔

☆ فقیروں کا مجلس کا یہ دستور ہے کہ وہ تھوڑا تھوڑا بانٹ کر کھا لیتے ہیں اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہیں۔

☆ یہ دنیا نہ تیری ہے نہ میری ہے بلکہ یہ تو جھگڑے اور فساد کی جڑ ہے۔

☆ کیا عجب تماشہ ہے کہ لوگوں نے شہبازوں کو ٹھونگے مارنے شروع کر دیئے اور چڑیوں نے شاہین کو گرا لیا۔

☆ اعلیٰ نسل کے گھوڑے گندگی کے ڈھیروں پر چرنے لگ گئے اور گدھوں کو سبز گھاس ملنے لگی۔

☆ سچ بولنے والوں کو دھکے مل رہے ہیں اور جھوٹوں کو عزت سے پاس بٹھایا جاتا ہے۔

☆ ضدی لوگوں سے پاؤں رگڑنے والا جھاواں بہتر ہے جس سے میل اتاری جاتی ہے۔

☆ اپنوں میں کوئی خلوص ومحبت نہیں رہی۔ سب کے دلوں میں سے محبت نکل گئی ہے۔

☆ باپ بیٹوں کے درمیان کوئی مفاہمت نہیں ہے اور ماں بیٹیوں کے درمیاں کو

مفاہمت نہیں ہے۔

☆ اگر اللہ سے لولگانی ہے تو مصائب جھیلنے اور لوگوں کے طعنے برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

☆ اپنی نیکیوں کا صلہ دنیا سے مانگنے والا نیک ہو سکتا ہے۔

☆ جس دل میں یادِ الٰہی نہ سمائی ہو وہ دل مردہ ہے۔اس کو دوبارہ زندہ کرو۔

☆ نفس کی غذا گناہ اور روح کی غذا اللہ کی یاد ہے۔

☆ نفس اور شیطان کو دشمن سمجھنے والے اللہ کے دوست ہوتے ہیں۔

☆ نفس امادہ کی صورت ایسی ہے جیسے کوئی سیاہ رنگ کا کتا بلکہ کتنے کا بچہ۔

☆ دنیا مکار عورت ہے جو صرف کافر اور منافع کے گھر میں ہی گزر اوقات کر سکتی ہے۔

☆ جو دل غفلت کی دلدل میں پھنس گیا اس دل سے تو پتھر اچھے ہیں۔

☆ جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو آباد کرتا ہے تو وہ قرار پکڑ لیتا ہے۔

☆ راہ حق یہ ہے کہ اطاعت و محبت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل می بسایا جائے۔

☆ یہ وہ راستہ ہے جس سے رب کا دیدار ہوتا ہے۔

☆ بے ادب لوگوں کو مقام ادب کی پہچان نہیں ہو سکتی۔

☆ دنیا ایک راہزن ہے جو راہ حق کے متلاشیوں کو لوٹ لیتی ہے۔

☆ یہ دنیا بڑی مکار ہے خدا اسے غارت کرے۔ یہ انسان کو حسد میں مبتلا کر کے باپ کو بیٹے سے ذبح کروا دیتی ہے۔

☆ خاموشی کا اپنا شعار بناؤ تا کہ زبان شر سے محفوظ رہے۔

☆ تمام اجزائے جسمانی میں سے سب سے زیادہ نافرمان زبان ہے۔

☆ حیوانات پر زیادہ تر بے زبانی اور انسانوں پر زبان کی وجہ سے بلائیں نازل ہوتی ہیں۔

☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا رہتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

☆ انسانوں کی بے غرض خدمت کرنا انسانیت کی معراج ہے۔
☆ انسان کی سب سے بڑی عقلمندی عبرت پذیری ہے۔
☆ انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہو جائے۔
☆ زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔
☆ جو شخص حق بات سے کاموش ہو جاتا ہے وہ گونگا شیطان ہے۔
☆ اس شخص کو نفس ماننے سے پہلے مار دیتا ہے جس شخص کو دوست حاسد ہو۔
☆ کسی کے عیب تلاش مت کرو ہو سکتا ہے وہ تمہارے عیب تلاش کرے۔
☆ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں اور سچ تمام برائیوں کا علاج ہے۔
☆ رحم دل انسان جب مصیبت زدہ کو دور نہیں کر سکتا تو اس کا حال مصیبت زدہ سے بدتر ہو جاتا ہے۔
☆ انصاف سے کام لو گے تو دشمن کم اور دوست زیادہ ہوں گے۔
☆ پہلے اپنے عیب دور کرو پھر دوسروں کے عیبوں پر نکتہ چینی کرو۔
☆ عقلمند کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔
☆ دنیا کی کمی میں دین و دنیا کی برکت پوشیدہ ہے۔

دنیا کے اندر تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں

امرا......علماء......فقرا

جب امراء لوگ تباہ ہو جاتے ہیں تو خلقت کی معاش تباہ ہو جاتی ہے۔

جب عالم لوگ تباہ ہو جاتے ہیں تو خلقت کا دین تباہ ہو جاتا ہے۔

جب فقراء لوگ تباہ ہو جاتے ہیں تو خلقت کا دل تباہ ہو جاتا ہے۔

جو شخص اپنے نفس کا عاشق ہوا۔ اس پر حسد، تکبر، کواری عاشق ہو جاتی ہے۔

غرور حسن اعمال اور فساد باطن سے بچو۔ شیطان ایسا ہی تھا۔

امارت علوم میں ہے۔

فخر فقر میں ہے۔

عافیت زہد میں ہے۔

قلت حساب خاموش میں ہے۔

راحت ناامیدی میں ہے۔

معرفت کے درخت کو فکر کا پانی دیا جاتا ہے۔

غفلت کے درخت کو جہالت کا پانی ملتا ہے۔

توبہ کے درخت کو ندامت کا پانی ملتا ہے۔

جنت کے درخت کو موافقت کا پانی ملتا ہے۔

دل پانچ قسم کے ہوتے ہیں:

1۔ مردہ دل ...... مردہ دل کافروں کا

2۔ بیمار دل ...... بیمار دل گنہگاروں کا

3۔ غافل دل ...... زیادہ کھانے والوں کا

4۔ وہ دل جس پر پردہ پڑا ہو ...... یہود کا دل

5۔ ہوشیار دل ...... عبادت گزار متقی لوگوں کا ہے

دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں:

- انسان جب گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو پھر توبہ گناہوں کو کھا جاتی ہے۔
- جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو وہ پھر رزق کو کھا جاتا ہے۔
- جب انسان کسی کی غیبت کرتا ہے تو وہ اس کی نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔
- جب انسان کسی چیز کا غم کرتا ہے تو وہ بندے کی عمر کو کھا جاتا ہے۔
- جب انسان صدقہ کرتا ہے تو وہ آنے والی ہر بلا کو کھا جاتا ہے۔
- جب انسان غصہ کرتا ہے تو وہ عقل کو کھا جاتا ہے۔
- جب انسان پشیمان ہوتا ہے تو وہ سخاوت کو کھا جاتی ہے۔
- جب انسان غرور تکبر کرتا ہے تو وہ علم کو کھا جاتا ہے۔
- جب انسان نیکی کرتا ہے تو وہ بدی کو کھا جاتی ہے۔
- جب انسان انصاف کرتا ہے تو وہ ہر ظلم کو کھا جاتا ہے۔

مصیبت میں نعمت کا ملنا

انسان جب حقیقی راستہ کو چھوڑ دیتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتایا ہے اور شیطان کا راستہ اپنا لیتا ہے جو بہت ہی برا اور تباہی و بربادی کا راستہ ہے۔ طرح طرح کے گناہ کرنے لگ جاتا ہے تو وہ مزید گناہوں کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے تو پھر انسان پر طرح طرح کی مصیبتیں مشکلاتیں تو آئین گی اور تیرے اوپر گریں گی۔ جب تک توبہ نہیں کی جاتی۔ اگر انسان توبہ کر لیتا ہے اللہ پاک سے معافی مانگ لیتا ہے اور اسی سے ہی مدد مانگتا ہے تو پھر اگر مصیبتیں مشکلیں آ بھی جائیں تو تو انسان پر نہیں گرتی بلکہ اس کے آس پاس گرتی ہیں۔ مصیبت کا آنا بھی انسان کیلئے بہتری کی علامت ہے۔ جیسے سونے کی آگ کی بھٹی میں نہ تپایا جائے تو کھرا سونا نہیں بنتا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرے تو

پھر جو مصیبت آجائیگی اس کی گھبراہٹ ہوگی وہ انسان کے بدن تک ہی رہے گی اس کے دل کے اندر نہ جائے گی۔ ظاہری طور پر رہے گی باطنی طور پر نہیں ہوگی۔ یہ مصیبت انسان کیلئے عذاب نہیں بلکہ ذہنی نصیحت بن جائے گی۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو پھر بندشیں رکاوٹیں یقینی ہوں گی۔

ایک بادشاہ نے کسی درویش سے کہا کہ مجھ سے کچھ مانگ لے۔ درویش نے کہا کہ اپنے غلاموں سے کچھ نہیں مانگتا۔ بادشاہ نے یہ کیا بات ہے تو درویش نے کہا میرے دو غلام ہیں جو تیرے آقا ہیں۔

ایک حرص۔ دوسرا امید۔

تو ان دونوں کا غلام ہے میں تجھ سے کیا مانگو۔ پس انسان کو چاہیے کہ اللہ پاک کا شکر ادا کرے اور اسی سے مانگے۔

یہ دنیا فانی ہے ہمارے حسب احوال عارضی ہیں اور ہمارے سانس بھی گنتی کے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ہماری غفلت اور سستی برقرار ہے۔

مقام سلوک

سلوک صوفیا کرام کی ایک اصطلاح ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کیلئے اور ریاضت کرنے کے ہوتے ہیں۔

جو بھی شخص اس پر عمل کرتا ہے صوفیا کرام کی اصطلاح میں اس کو سالک کہا جاتا ہے مگر یاد رہے کہ سلوک کے کچھ درجات یا مقامات بھی ہوتے ہیں۔

1۔ ذکر کا درجہ ہوتا ہے۔

2۔ فنا کا درجہ ہوتا ہے۔

3۔ فقر کا درجہ ہوتا ہے۔

4۔ حلم کا درجہ کا ہوتا ہے

5۔ معرفت کا درجہ ہوتا ہے۔

بزرگوں کے بقول ریاضت کرنے سے ہی سلوک کی منزلوں میں ترقی ہوتی ہے اور شیخ طریقت کی نگاہ کا ہونا بھی اس مقصد کا ذریعہ ہوتا ہے۔

ضمیر لالہ میں روشن چراغ کو آرزو کر دے
چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کر دے
سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شہادت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

درویش

مسلمان فقیر جو ہوتے ہیں وہ اپنے مخصوص انداز میں غربت کی زندگی بسر کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ ان درویشوں کے بے شمار سلسلے ہوتے ہیں ان میں اکثر سیلانی زندگی کے عادی ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک کے اندر کچھ قلندروں کے گروہ اسی زمرے میں آتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو عورتوں کی طرح بڑے بڑے رنگین کپڑے پہنتے ہیں اور زیور بھی پہنتے ہیں ان لوگوں کا خیال ہے کہ جس طریقے سے عورت اپنے مرد کو اچھی لگتی ہے اسی طرح ہم بھی اللہ کے نزدیک مقبول ہو جائیں گے۔

درویشوں کے چار بنیادی سلسلے ہیں:

1۔ نقشبندی سلسلہ

2۔ سہروردی سلسلہ

3۔ قادری سلسلہ

4۔ چشتی سلسلہ

ہر درویش کا تعلق ان سلسلے میں سے کسی نہ کسی سے تعلق ہوتا ہے۔

درویش وہی ہے جو سینوں میں انقلاب برپا کردے

لٹنے والے کو قیامت کا نقشہ دکھا دے حرارت ایمانی سے گرما دے

اوصاف درویش

☆ درویش وہ ہوتا ہے کہ جس کو دنیا کے مال و متاع کے چھن کا کا خوف نہ ہو۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو اپنے دل کی دولت ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو دنیا اور دنیا کی دولت سے بے نیاز ہو جائے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جس کی نظر میں چیزوں کا ہونا نہ ہونا برابر ہوں۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جس کی نظر چیزوں پر نہیں بلکہ چیزوں کے خالق پر ہو۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو غنی ہو۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو کسی کا محتاج نہ ہو۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو مخلوق سے بے نیاز ہو۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جس کا زادِ راہ کلمہ طیبہ ہے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو اپنے حال کو دنیا والوں سے پوشیدہ رکھے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو دوست دشمن دونوں کا دوست ہوتا ہے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے کہ دنیا والوں کی محبت درویش کے دل کی پریشانی ہے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو فاقے تو کر سکتا ہے لیکن غیر اللہ سے کچھ طلب نہیں کرتا۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو نہ کوئی بری بات سنے اور نہ ہی دیکھے اور نہ زبان پر لائے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو اپنے دل اور نفس کی حفاظت کرے اور فرائض الٰہی بجا لائے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جس کی پہلی منزل کسب حلال ہو۔ نورِ ایمان بھی کسب حلال سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو لوگوں سے سوال نہ کرے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کو پہچان لے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو دل کو خیانت اور تکبر سے پاک رکھے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو زبان سے ایسی بات نہ کہے جو اللہ کے حکم کے خلاف ہو۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو مخلوق میں سے سب سے زیادہ اپنے آپ کو تقصیروار سمجھے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو ماسوائے اللہ کے کسی اور سے حاجت نہ مانگے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے ہے جو اپنی خواہشات نفس سے دور بھاگے۔

☆ درویش وہ ہوتا ہے جو حاجتمندوں کی مدد کرے۔

درویشوں کے اقوال

☆ اہل دین کو اہل دنیا کے سامنے ذلیل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ لوگ ظاہر بین ہیں بھوک کے تین مقام ہیں۔

☆ پہلے مقام کو بھوک کی آگ کہتے ہیں جس کی غذاء پانی اور طعام ہے۔

☆ دوسرے مقام کو درد و محبت و عشق کی آگ کہتے ہیں اس کی غذاء خون جگر اور خاشاک وغیرہ ہے۔

☆ تیسرے مقام کو محبوب و معشوق کی آگ کہتے ہیں جس کی غذا حسن و جمال اور اوصاف کمال ہیں۔

☆ درویش کے پاس چار چیزیں ہونی چاہئیں دو ثابت اور دو شکستہ دین اور یقین ثابت ہونا چاہیے اور پیر اور دل شکستہ۔

☆ طمع مرض ہے سوال کرنا سکرات ہے اور انکار کرنا موت ہے۔

☆ دنیا سایہ کی مانند ہے اور آخرت آفتاب کی مانند ہے۔ اگر کوئی سائے کی طرف جائے تو اس کو ہرگز نہیں پکڑ سکتا جب کوئی آفتاب کی طرف جائے گا تو سایہ خود بخود اس کے ساتھ ہو جائیگا۔ اتنے شیریں نہ بنو کہ مکھیاں چاٹنے لگیں۔

☆ وضو کر کے کھایا جانے والا طعام تسبیح کرتا ہے اور رگوں میں نور بن کر دوڑتا ہے۔ درویشوں کی مجلس میں آنا تو آسان ہے مگر سلامتی سے باہر جانا مشکل ہے۔

☆ دنیا میں ترک دنیا سے بہتر کوئی نیکی نہیں۔

☆ تقدیر کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔

☆ جو لوگ دنیا کی حقیقت سے آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ دنیا ڈھول کا پول ہے اور کچھ نہیں۔

☆ دنیا آگ کی مثل ہے یہ اتنی ہی کافی ہے جس سے کوئی چیز پکا کر کھالیں اور سردی میں گرم ہو جائیں جب زیادہ ہو جاتی ہے تو جلا کر ہلاک کر دیتی ہے۔

☆ صوفیا کیلئے علم توحید کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ طریقت و حقیقت کا انحصار اسی علم پر ہے جو ریاضت و مجاہدہ نہ کرے اس دولت مشاہدہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ ولی کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ عالم ہو جاہل نہ ہو۔

☆ درویش بشرط پیروی قول و فعل و حال اپنے پیغمبر کے ولی ہوتا ہے۔

☆ اگر مخالف ہے تو پھر ولی نہیں ہوسکتا۔

☆ جاہل صوفیوں سے دور رہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے راہزن ہیں۔

☆ اولیاءاللہ کسی آدمی سے نہیں ڈرتے مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

☆ سالک کو چاہیے کہ وہ غیر حق کے دل میں جگہ نہ دے۔

☆ جو شخص کہ طالب حق نہیں حقیقت میں وہ باطل ہے۔

☆ جب تک کوئی شخص اوصاف مذمومہ سے پاس نہیں ہوتا اس کا شکار جانوروں اور درندوں میں ہے۔

☆ جب تک اللہ کا فضل اور رحمت دست گیری نہ کرے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوتا۔

☆ نفس کو اچھی طرح سے سمجھو جب اپنے نفس کو جان لو گے تو دنیا کو پہچان لو گے اگر تو روح کو پہچان لے تو عقبیٰ کو پہچان لو گے

☆ انسانیت کو حقیقت ہی الوہیت کے راز حقیقت کی مظہر و آئینہ دار ہے۔

☆ زندہ دل وہ ہے جس میں محبت خدا ہو

☆ اگر زندگی ہے تو علم میں ہے اگر راحت ہے تو معرفت میں ہے

☆ اگر شوق ہے تو محبت میں اگر ذوق ہے تو ذکر میں

☆ زہد تین چیز دل میں ہے جس میں یہ نہیں وہ زاہد نہیں ہو سکتا۔

☆ اول شناخت حق دنیا اور دست بردار ہونا اس سے

☆ دوئم خدمت مولیٰ اور نگاہ رکھنا اس کے آداب کا

☆ سوئم آرزومند رہنا آخرت کا اور طلب کرنا اس کا۔

☆ کسی کا دل نہ توڑو کیونکہ یہ ایسا موت ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ہی کو صرف اپنی امیدوں کا مرکز بناؤ۔

☆ وہ شخص کامل ایمان ہوتا ہے جو دنیا کو مچھر سے بھی زیادہ حقیر سمجھتا ہے۔

☆ درویش دوست اور دشمن دونوں کا دوست ہوتا ہے۔

☆ جس انسان کے دل میں احساس نہیں ہوتا وہ دل قبرستان ہے۔

☆ حرص سے دور ہو جا کیونکہ حرص کی آنکھ کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا۔

☆ مکاروں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

چار اصول

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور ساتھ ہی طرح طرح کی نعمتوں سے بھی نوازا اور زندگی کو گزارنے کے طریقے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے بتائے۔ پس انسان کو چاہیے کہ اسوہ حسنہ پر عمل کر کے اپنی زندگی کو گزارے اور دوسروں کیلئے مشعل راہ بنائے۔

اچھی اور اعلیٰ زندگی گزارنے کیلئے چار نشانیاں ہیں۔

جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنی زندگی اچھے اور اعلیٰ طریقے سے گزار سکتا ہے۔

1- انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں جھوٹ کبھی نہ بولے اگر بولتا ہے تو اس کو ترک کر دے۔ جھوٹ ایک ایسی بیماری اور لعنت ہے اور ہر برائی کی جڑ ہے۔

2- انسان کو اپنی زندگی گزارنے کیلئے اچھے اور اعلیٰ اعمال ہی کرنے چاہئیں اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے۔ اچھا اخلاق دانشمند ہونے کی بھی ایک بڑی اہم دلیل ہے۔ اچھا بولنے پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ اس لیے انسان کی عزت و عظمت بھی اس میں ہے۔

3- انسان کو اپنی زندگی بسر کرنے کیلئے اچھے کردار کی ضرورت ہے اگر انسان کا کردار اچھا نہ ہو گا مخلوق خدا اس سے تنگ و پریشان ہوں گے تو یہ انسان کو زندگی گزارنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کی سیرت بھی اچھی اور اعلیٰ ہونی چاہیے تا کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔

4- انسان کو اپنی زندگی کو بسر کرنے کیلئے اپنی نیت کو صاف رکھنا ضروری ہے۔ ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہی ہے اگر انسان کی نیت خراب ہو گی تو وہ دنیا میں کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا بلکہ تنگ و پریشان ہی رہے گا۔

ایسے لوگوں کے پاس مت جاؤ جو دجالوں کی طرح ہیں۔

ایسے لوگ جو نفسانی لذتوں اور خواہشات اور حرص طمع و لالچ کو شریعت بنا لیتے ہیں ان سے دور رہو۔

ایسے لوگ جو ریاکاری اور نمائش کو خوف خدا سے تعبیر کرتے ہیں ان سے بچو۔
ایسے لوگوں کے قریب بھی جانا انسان کے اخلاق و ایمان کیلئے خطرہ ہے۔
آگ پر چلنا تو بڑا آسان ہے مگر علم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔
اگر آپ ولیوں اور درویشوں کی صحبت میں رہو گے تو سکون ملے گا۔
فرض اور شوق یکجا کر دو سکون مل جائے گا۔
کسی کا سکون برباد نہ کرو تو سکون مل جائے گا۔
دل سے کدورت نکال دو سکون مل جائے گا۔
اگر ہم ان اصولوں پر کاربند رہیں گے تو زندگی اچھی گزرے گی۔
اگر عمل نہ کریں گے تو پھر آپ خود سوچ لیں۔

دل ایک بہت وسیع اور عظمت والی چیز ہے دل محض گوشت کا لوتھڑا ہی نہیں ہے جو سینے کے بائیں جانب لٹک رہا ہے اور خون کو بدن میں دھکیلتا ہے۔ دل تو ایمان کی جگہ ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است (رومی)

ترجمہ: اپنے دل کو حاصل کریں کیونکہ یہی حج اکبر ہے اور ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے۔
اس کی حفاظت کرنا بھی ہمارا ہی فرض ہے۔
پانچ چیزیں ایسی ہیں جو دل کیلئے بڑی مفید ہیں۔

(۱) پیٹ کو خالی رکھیں۔ بغیر بھوک کے کچھ نہ کھائیں۔ یہ دل کیلئے بہت مفید ہے۔
(۲) اہل اصلاح کی ہم نشینی بہت ضروری ہے۔
(۳) تہجد کی نماز پڑھنا دل کی حفاظت کیلئے ضروری ہے۔
(۴) صبح کے وقت تزاری کرنا بہت مفید ہے۔
(۵) صبح کے وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

دل کیلئے یہ سب چیزیں روحانی طور پر بہت فائدہ دیتی ہیں۔ ان کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

دانا نادانوں کی اصلاح کرتا ہے۔ عالم بے علم کی اور حکیم بیماروں کی اصلاح کرتا ہے۔

کیموفلاج Camouflage

جیسا کہ آپ نے جنگلوں میں ایسے جانوروں کو دیکھا ہوگا کہ ان کے جسم پر ایسے نشانات ہوتے ہیں کہ ان کو شفاف کرنا آسان نہیں ہوتا کہ یہ کوئی پودا ہے یا کوئی جھاڑی ہے وہ اپنے پس منظر میں اس طرح سے مل جاتے ہیں کہ شناخت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گھنے جنگلوں میں جب سورج کی روشنی درختوں سے ٹکرا کر زمین پر آتی ہے تو بالکل قریب بیٹھا جانور دکھائی نہیں دیتا اسی طرح سے بہت سے کیڑے مکوڑے ایسے نظر آتے ہیں جیسے درختوں کے پتے اور کونپلیں ہیں۔ مینڈک وغیرہ بھی ماحول کے مطابق اپنا رنگ بدل لیتے ہیں۔ایسی چیزوں کا مشاہدہ کر کے ہماری افوج کے ماہرین نے جنگلوں کے دوران دشمنوں سے بچنے کیلئے اپنے سازوسامان کو دشمن کی نظروں سے بچانے کیلئے یہ تکنیک ایجاد کی ہے۔ جس کو کیموفلاج کہا جاتا ہے۔ اسی طریقے سے آج کل کے نام نہاد جعلی عاملین، بابے، درویش بن گئے ہیں۔لال پیلے کپڑے پہن، کنگھر دباندھ کر آستانے بنا کر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو چند سکوں کی خاطر لوٹنے میں ہمہ تن معروف ہیں حقیقت میں ان کو درویش کی حقیقت کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ نماز روزہ تو ایسے لوگوں پر شائد فرض ہی نہیں۔ دین اسلام کا کچھ پتہ نہیں ایسے لوگوں نے بھی اپنے آپ کو بچانے کیلئے اپنے اوپر کیموفلاج کی چادر اوڑھ رکھی ہے کہ ہمارا اصل چہرہ بے نقاب نہ ہو جائے ایسے لوگوں کے نزدیک سب کچھ پیسہ ہی ہے۔

پیسہ ہی رنگ روپ ہے پیسہ ہی مال ہے
پیسہ نہ ہو تو آدمی چرخے کی مال ہے
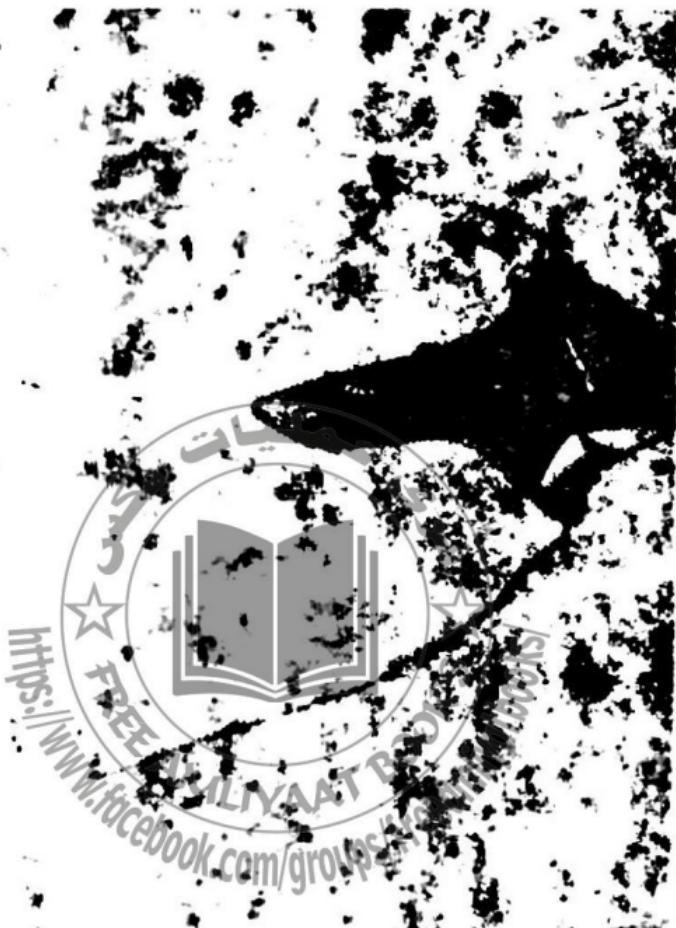
کیموفلاج Camouflage

جیسا کہ آپ نے جنگلوں میں ایسے جانوروں کو دیکھا ہوگا کہ ان کے جسم پر ایسے نشانات ہوتے ہیں کہ ان کو شفاف کرنا آسان نہیں ہوتا کہ یہ کوئی پودا ہے یا کوئی جھاڑی ہے وہ اپنے پس منظر میں اس طرح سے مل جاتے ہیں کہ شناخت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

یہ لوگ فلاح نہیں پاسکتے

اس مخلوق انسانی کے اندر اس طرح کے بھی لوگ ہیں جو اپنی غلطیوں کوتاہیوں کی وجہ سے کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ وہ تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1- بخیل قسم کے لوگ۔

2- کاہل قسم کے لوگ۔

3- ملول قسم کے لوگ۔

سخی جو ہوتا ہے اس کی ہتھیلی ہمیشہ کشادہ رہتی ہے اور اس کے ہاتھ بھی کشادہ رہتے ہیں۔ بخیل جو ہوتا ہے اس کی ہتھیلی اور ہاتھ دونوں ہی بند رہتے ہیں اور حقیقت کے دروازے بھی اس پر بند ہوتے ہیں جو خدا کا دوست ہوتا ہے وہ کبھی دنیا کا دوست نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ اس امت کا اس وقت تک نگہبان ہے۔ جب تک یہ امت تین کام نہ کرے گی۔

اول کام: یہ ہے کہ نیک لوگ جو ہیں وہ برے لوگوں سے ملاقات نہ رکیں۔

دوم کام: یہ ہے کہ اچھے بہتر لوگ برے لوگوں کو بزرگ نہ سمجھیں۔

سوئم کام: یہ ہے کہ اہل طریقت و تابعین امیروں کی طرف اور ظالموں کی طرف رغبت نہ کریں۔

اگر ہم ان درج ذیل تینوں کاموں کی خلاف ورزی کریں گے تو وہ پھر اللہ تعالیٰ امت پر رسوائی، خواری کو مسلط کر دے گا۔

والدہ کی دل جوئی

ایک شخص فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت ابو حازم مدنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت سو رہے تھے۔ تو میں وہیں پر ہی بیٹھ گیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو مجھے دیکھ کر کہنے لگے کہ میں نے اس وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ماں کے حق کی حفاظت کرنا حج ادا کرنے سے بہتر ہے۔ جا چلا جا اور جا کر والدہ کی دلجوئی کر میں یہ حکم سن کر فوراً اپنی والدہ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ یہ بڑے غور کی بات اور مقام ہے کہ والدین کے حقوق کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ مگر آجکل اس کے بالکل برعکس ہو رہا ہے۔ والدین کی نافرمانی اور بے ادبی کی جارہی ہے اور ایسے بھی لوگ جاہل قسم کے ہیں جو ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں اور روحانیت کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بعد سب سے بڑی ہستی ماں باپ کی ہے۔

ماں باپ خوش ہیں تو سب کچھ مل سکتا ہے اگر ماں باپ ناراض ہیں تو کچھ بھی حاصل وصول نہ ہوگا۔ چاہے جتنے مرضی لال پیلے رنگ کے کپڑے پہن لو بلکہ آفات اور بلیات میں گرفتار ہوتے چلے جاؤ گے۔

اس بات پر غور کرو دھیان دو یہی راستہ نجات کی طرف لے جائیگا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا کر پیس کر میرا سرمہ بنا کر پھر اس کو ہوا میں اور کچھ خشکی میں اڑا دینا۔ آ کر وہ شخص مر گیا اور اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا اور پانی سب کو حکم دیا کہ یہ سب کچھ محفوظ رکھو۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے جو یہ کام کیا تھا تجھ کو اس چیز پر کس نے ابھارا تھا تو وہ کہے گا کہ میں بہت ہی گنہگار تھا مجھے تجھ

والدہ کی دل جوئی

ماں باپ خوش ہیں تو سب کچھ مل سکتا ہے اگر ماں باپ ناراض ہیں تو کچھ بھی حاصل وصول نہ ہوگا۔ چاہے جتنے مرضی لال پیلے رنگ کے کپڑے پہن لو بلکہ آفات اور بلیات میں گرفتار ہوتے چلے جاؤ گے۔

سے بے حد شرم آئی تو میں نے ایسا کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

اللہ پاک بڑا غفور رحیم ہے۔ جب انسان اس سے خوف اور ڈر رکھا جاتا ہے تو اللہ پاک اپنے بندے کو معاف کر دیتا ہے۔

☆ ماں ہی تو دنیا کی عظیم مقدس ہستی ہے۔
☆ ماں انسان کو سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہستی ہے۔
☆ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔
☆ ماں کی آغوش میں انسان کی پہلی درسگاہ ہے۔
☆ ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔
☆ ماں گلشن کا ایک پھول ہے جس کی مہک کبھی ختم نہیں ہوتی۔
☆ ماں ہر غم و تکلیف کی مرہم ہے۔
☆ ماں ایک ایسا چمن ہے جس میں مسلسل بہار رہتی ہے۔
☆ ماں آسمان کا بہترین اور آخری تحفہ ہے۔
☆ ماں سے بڑھ کر کوئی استاد نہیں۔
☆ ماں کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔
☆ ماں کی دعا عظیم کامیابی کا راز ہے۔
☆ ماں کی محبت پھل سے زیادہ تر و تازہ اور لطیف ہے۔
☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔

جن کے سر پر ممتا کی دعائیں ہیں
قسمت والے ہیں جن کی مائیں ہیں
جسم تو ہوتا ہے پر جان نہیں ہوتا
ان سے پوچھو جن کی ماں نہیں ہوتی

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

جذبۂ ایثار

جذبہ ایثار کے بارے میں حضرت علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دس اللہ کے نیک بزرگ درویش جنگل میں دوران سفر راستہ بھول گئے۔ مشکیزہ میں سے پانی بالکل ختم ہو گیا۔ سخت پیاس کی وجہ سے بہت برا حال ہو رہا تھا۔ سب پیاس کی وجہ سے بے حال ہو رہے تھے۔ مشکیزہ میں صرف ایک ہی پیالہ پانی تھا۔ مگر اس کو کوئی بھی درویش پینے کیلئے تیار نہ تھا۔ ہر کوئی ایکدوسرے کو پلانے کی خواہش میں تھا۔ آخر کار دس درویشوں میں سے نو درویش سخت پیاس کی وجہ سے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ تو دسویں بچ جانے والے درویش نے پانی کا پیالہ ہاتھ میں لے لیا اور اس پانی کو تھوڑا تھوڑا پیتے۔ آبادی تک آن پہنچا اور لوگوں کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ لوگ بڑے سخت پریشان ہوئے بلکہ کئی لوگوں کی چیخیں تک نکل گئیں کہ اتنا بڑا واقعہ ہو گیا۔ کسی نے جو درویش زندہ بچ گیا تھا اس سے پوچھا اگر پانی تو بھی نہ پیتا تو کیا اچھا ہوتا۔ درویش نے یہ سن کر جواب دیا کہ میں شریعت کے مطابق نہ پیتا تو میں خودکشی کرنے والوں میں سے ہو جاتا اور اللہ کی پکڑ میں آ جاتا تو اس شخص نے کہا کہ جو تجھ سے پہلے نو درویش فوت ہو چکے ہیں کیا ان سب نے خودکشی کی ہے۔ درویش نے جواب دیا نہیں۔ کیونکہ ان میں ہر ایک پانی اس لیے نہیں پیتا تھا کہ دوسرے کو سخت پیاس لگی ہے وہ پی لے اور اس طرح وہ ایثار کرتے ہوئے ایک دوسرے کی خاطر قربان ہو گئے ہیں۔ بس اب میں اکیلا ہی رہ گیا ہوں۔ شریعت کے مطابق مجھ پر لازم ہو گیا کہ میں پانی پی کر اپنی جان بچاؤں۔ ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ایثار قربانی کیا ہے۔ اس جذبے کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے جس کے اندر یہ جذبہ ایثار نہیں ہوتا وہ درویش کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ فقر کا راستہ اماں جی کے گھر کا حلوہ نہیں بلکہ یہ ایک بڑا دشوار گزار راستہ ہے۔ آج کل لال پیلے رنگ کے کپڑے پہن کر درویش بن کر لوگوں سے کیا سلوک کر رہے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیے۔

احتساب نفس

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو ہوتے ہیں وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی مالک خدا ہی ہے۔ جو نیک لوگ اپنے مالک کو پہچان لیتے ہیں وہ ڈرنے لگتے ہیں اور ڈر کر اپنے نفس کا احتساب کرتے رہتے ہیں۔ اگر اس نفس کا احتساب نہ کیا جائے تو پھر یہ انسان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اللہ کی یاد سے غافل کر کے گناہوں کی دلدل میں دھکیل دیتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت بڑے صحابی اور جان نثار ساتھی تھے وہ بھی اپنے نفس کا بڑی سختی سے احتساب کیا کرتے تھے۔ اگر آپ کے دل میں ذرا سا بھی شائبہ پیدا ہو جاتا تو فوراً آپ اس کا تدارک کرتے تھے۔ ایک دفعہ خطبہ میں آپ نے فرمادیا کہ ایک وقت تھا کہ میں اس قدر نادار تھا کہ لوگوں کو پانی بھر کر لا دیتا تھا اور وہ لوگ اس کے عوض مجھے چھوہارے دیتے تھے۔ میں وہی کھا لیتا تھا آپ یہ کہہ کر منبر شریف سے اتر آئے لوگوں کو حیرانگی ہوئی کہ یہ بات منبر شریف پر کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طبیعت میں ذرا غرور آ گیا تھا۔ یہ اس کی دواء تھی اس لیے میں نے یہ کام کیا حضرت عمرؓ اس رعب و جلال تو تھا ہی جس سے انکاری نہیں کی جا سکتی۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ عاجزی و انکساری اس قدر تھی کہ آپ اپنے کام بلکہ دوسرے لوگوں کے کام بھی اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ بیت المال کے اونٹوں پر تیل مل رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ امیر المومنین کسی غلام سے یہ کام کرا لیا جاتا تو آپ نے کہا کہ مجھ سے بڑا غلام کون ہے۔ آپ کا تو یہ عالم تھا دوران جنگ مدینہ شریف خود لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کے خطوط لکھتے ان کیلئے پانی بھر کر لا دیتے اور سودا سلف بھی خرید کر لا دیتے تھے۔ وہ ایک شالی حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ مثالی احتساب النفس بھی تھے اس لیے تو آ دو دو جہان حضرت محمد مصطفیٰؐ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر جاری کیا اور دل میں پیدا کیا۔

جس راستہ پر عمر چلتا ہے شیطان راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

تو دیکھیئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو کیسا شرف بخشا اور اللہ کے رسولؐ نے ان کو

کیسے کیسے القابات سے نوازا۔ یہی لوگ اپنے نفس کا احتساب کر کے اس اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتے ہیں۔ ہم لوگ آج کل دنیا کا مال اکٹھا کرنے میں ہمہ وقت معروف رہتے ہین کہ کسی نہ کسی طرح دنیا کا مال ہاتھ لگ جائے۔ بڑی بڑی کوٹھیاں، زمینیں وغیرہ خرید کو فرد ملکیت حاصل کر لیتے ہیں اور دکھاتے پھرتے ہیں کہ ہم اتنی بڑی جائیداد کے مالک ہین۔ ہمارے پاس ان کی فرد ملکیت ہے۔ کبھی کسی نے نہیں سوچا کہ ہمارے اعمال کی فرد ملکیت کیا ہے۔

اس پر کبھی غور ہی نہیں کیا۔ جو اصل فرد ملکیت ہے۔

تو آئیں ہم بھی اللہ کے ایسے پیارے نیک بندوں کے نوش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور اپنے نفس کا احتساب کریں۔ ممکن ہے کہ ہم دنیا کی معیبتوں، پریشانیوں، مشکلوں اور رکاوٹوں بندشوں سے نجات حاصل کر سکیں گے۔ معرفت الٰہی کی راہ میں سب سے بڑا حجاب جو ہوتا ہے انسان کا اپنا نفس ہے جو لوگوں کو تمناؤں میں الجھا کر اور خواہشات کے سمندر میں ڈبو کر انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے۔ نفس کی ہی پیروی کی وجہ سے لوگ حقیقت کو چھوڑ کر بے راہ روی اختیار کر لیتے ہیں جبکہ اللہ کے پیارے نبیؐ کی شریعت ہر قسم کے کرافات سے بچا کر انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔

انسان کو چاہیے کہ اپنے تمام تر معاملات قضا کے سپرد کر دے اور اس کی طرف سے جو بھی حالت پیش آئے اس پر دل و جان سے راضی ہو جائے اس پر اعتراض کرنا بیوقوفوں کا کام ہے۔ کوئی بھی مخلوق تقدیر الٰہی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لیے اس کو خوشی سے قبول کر لینے میں بہتری ہے۔ کیونکہ انسان کی ترکیب تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

روح۔ نفس۔ جسم

روح کیساتھ عقل۔

نفس کے ساتھ خواہشات۔

جسم کے ساتھ حواس قائم ہیں۔

مومن جو ہوتا ہے وہ اپنی دین کی سمجھ رکھنے والی عقل سے مشورہ لیکر زندگی گزارتا ہے۔

فاسق اپنے نفس کی خواہشات کی غلامی کرتا ہے۔

نفسانی خواہشوں کا غلام ذمہ داری کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

نفس زندگی اور مال سے دوستی نقصان دہ ہے۔
نفس تعریفوں سے فرعون بن جاتا ہے۔
جو شخص اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے اس کو مہذب کر لیتا ہے۔
نفس کی مخالفت سب عبادتوں کا سر چشمہ ہے۔
نفس سے دشمنی کرو خدا کا دو بن جاؤ۔
نفس تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ کافر، منافق، ریا کار۔
نفس کو پہچانو ورنہ دھوکہ کھا جاؤ گے۔
جو نفس کو تابعداری کرنے سے شہوت کا اسیر ہو جاتا ہے۔
نفس بڑے بڑے عالموں اور زاہدوں کو تر نوالے پر جھکا کر برباد کر دیتا ہے۔
نفس آمادہ پر سوار ہو کر نفس مطمئنہ بنا لیا اس نے اسم اللہ ذات کا بھید جان لیا۔
نفس امارہ کی صورت ایسی ہے جیسے کوئی سیاہ رنگ کا کتا بلکہ کتے کا بچہ ہو۔
نفس پر دل فاتح ہو گیا تو سمجھو وہ مردہ ہے۔
نفس پر قابو پا لینا زندگی کی سب سے بڑی فتح ہے۔
نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔
نفس کو اپنے رب کی عبادت کرنی چاہیے ورنہ اس کا دیا ہوا رزق نہ کھائے۔
نفس نے گناہ کرنا ہے تو ایسی جگہ کو تلاش کرے جہاں خدا نہ دیکھے ورنہ گناہ مت کرے۔
نفس کو جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے ان سے منع رہو ورنہ اس کے وطن سے نکل جائے۔
نفس کی خواہشات کو ترک کرنا بھی حصول مراد ہے۔

چار چیزیں:

جس کو دعا کی توفیق ہو گئی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہو گا۔
جس کو توبہ کی توفیق ہو گئی وہ توبہ قبولیت سے محروم نہ ہو گا۔
جس نے استغفار کیا وہ مغفرت سے محروم نہ ہو گا۔
جس کو شکر کی توفیق مل گئی وہ زیادہ نصیحت سے محروم نہ ہو گا۔

فسق وفجور

آج کل کے دور میں ہم اگر اپنی زندگیوں پر نظر دوڑا کر دیکھیں کہ ہم اپنی زندگیاں کس طریقے سے گزار رہے ہیں تو پتہ چلے گا کہ ہماری زندگیاں فسق وفجور میں بھری پڑی ہیں اور ہم بسر کر رہے ہیں کہیں بدکاری ہو رہی ہے۔ کہیں جوا ہو رہا ہے۔ کہیں شراب کے دور چل رہے ہیں۔ کہیں سود خوری کی بھرمار ہے کہیں کمزوروں پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ کہیں قتل وغارت ہو رہی ہے۔ کہیں عورتوں کی تذلیل کی جا رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ ہماری زندگی کے لوازمات ہیں۔ اگر یہ نہیں ہیں تو پھر ان لوازمات کو چھوڑنا ہوگا۔ ان بری عادات وخواہشات کو ترک کرنا ہوگا اور اس کے خلاف بغاوت علم کرنا ہوگا۔ اس جاہلیت کو اپنے پاؤں تلے پامال کرنا ہوگا اور تعلیم حق کو پوری ذمے داری سے ادا کرنا ہوگا۔

جیسا کہ عورتوں پر تمہارے حقوق ہیں اور عورتوں کے بھی تم پر حقوق ہیں ان پر تمہارا حق ہے وہ شریک زندگی کی حیثیت سے تمہارے ساتھ ہیں تمہارے گھروں کی مالکہ ہیں ان کیساتھ ظلم نہ کرو بلکہ ان سے اچھا سلوک کرو۔

عورت اور مرد گاڑی کے دو پہیے ہیں اگر ان میں سے ایک بھی خراب ہو جائے تو گاڑی رک جاتی ہے۔ چل نہیں سکتی۔ قبل اسلام عورتوں کے حقوق کو بری طرح پامال کیا جاتا ہے۔ ان کو بنیادی حقوق کا تحفظ نہیں تھا مردوں کا یہ مقام نہیں ہے کہ ان کو بھیڑ بکریوں کی طرح سمجھیں اور ان کے جائز حق دیں جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کے تحت ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ نوکروں کا خاص خیال رکھیں۔ ان سے حسن سلوک کریں۔ کسی سے انتقام نہ لیں۔ اپنے بھائیوں کی جان و مال کا تحفظ کریں۔ ان کی عزت وحرمت کا خیال رکھیں۔ ان تمام چیزوں پر عمل پیرا ہو کر انسان حقیقت کی بہاروں کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ورنہ خدا کی ناراضگی کے باعث عذاب مشکلات مصیبتیں رکاوٹوں اور طرح طرح کی بندشوں کیلئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ پھر ہمارے ساتھ یہی ہوگا۔

ایمان

انسان کا ایمان جو ہوتا ہے وہ خیال کی اصلاح کرتا ہے۔ شکوک وشبہات کی نفی کرتا ہے۔ وسوسوں کو دل سے نکالتا ہے۔ غم اور خوشی میں اللہ تعالیٰ کے قریب کرتا ہے۔ ایمان ہر آزمائش میں پورا اترنے پر آمادہ رکھتا ہے۔ سہارا بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر یقین کی سعادت سے محروم نہیں ہونے دیتا۔ اس ایمان کی وجہ سے ہم لوگ ایک سچے اور پکے مسلمان بن سکتے ہیں اور ایک عظیم قوم بن سکتے ہیں۔ اگر ایک دوسرے کو معاف کرنا شروع کر دیں معافی مانگنا شروع کر دیں پھر ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہوں گے جو زندگی میں ہی مردہ ہوتے ہیں بلکہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو سکون مل رہا ہے۔

اگر ہم لوگ بھی سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہم کو چاہیے کہ

ولیوں کی صحبت میں بیٹھا کریں۔ سکون مل جائے گا۔ فرض اور شوق کو یکجا کر دیں تو سکون مل جائے گا۔ کسی کا سکون برباد نہ کرنے سے سکون مل جائے گا۔ دلوں سے کدورتوں کو نکال دیں تو سکون مل جائے گا۔

تو اسی لیے انسان کیلئے کامل ایمان ہونا ضروری ہوتا ہے کیونکہ زندگی خدا سے ملی ہے اس کو خدا ہی کیلئے استعمال کریں۔ دولت خدا سے ملی ہے تو اس کو خدا ہی کی راہ پر سب خرچ کریں۔ نبیؐ سے محبت سر دین بھی ہے اور وسیلہ دنیا بھی اس کے بغیر انسان نہ دین کا نہ دنیا کا۔ جس قدر ہم لوگ خدا کو دوست رکھیں گے مخلوق ہم کو دوست عزیز سمجھے گی۔

یہ دنیا تو حرص وطمع لالچ ابلیس ملعون کی دوکان ہے ہم لوگوں کو چاہیے کہ اس سے کوئی بھی چیز نہ خریدیں اور نہ ہی چرائیں تاکہ یہ ہمارا دین ایمان کو نہ چھین لے۔ یہ دنیا تو شیطان کی شراب ہے اس سے دور رہو ورنہ جو بھی اس کو پیئے گا اس کے ہوش اڑ جائیں گے۔ وہ کبھی ہوش میں نہ رہے گا وہ قیامت کے روز نادم اور ذلیل وخوار ہوگا۔ دنیا کا مال و زر تو سانپ اور بچھو ہیں خبردار رہو جب تک ان کا عمل نہ سیکھ لو اس پر ہاتھ مت ڈالنا ورنہ ان کا زہر جو ہے وہ تم کو ہلاک کر دے گا۔

قرآن مجید کا حکم

قرآن مجید ایک بلند پایہ کتاب ہے جو آخرالزمان نبی حضرت محمدؐ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی اور اس میں انسانوں کیلئے بہترین کیلئے نازل ہوئی۔ اس میں انسانوں کیلئے مکمل طور پر ضابطہ حیات ہے۔ ضابطہ قانون و اخلاق ہے یہ وہ کتاب ہے جو لاریب ہے جس کو پہاڑوں نے قبول کرنے انکار کر دیا۔ آخر کار اس کو انسان نے ہی اپنے اوپر قبول کر لیا اور پھر میدان کربلا کے اندر اس کو نیزے کی نوک پر پڑھ کر سنایا۔ یہ کتاب تو صرف ڈرنے والوں کو ہی فائدہ پہنچاتی ہے۔ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہیے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں وہ تو فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور وہ حقیقت میں فریب نہیں دیتے۔ مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں پر بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو۔ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں۔ سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے ہیں اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے جیسا اس کی شادی کے لائق ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کرید لی۔ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔ ان کی کہاوت
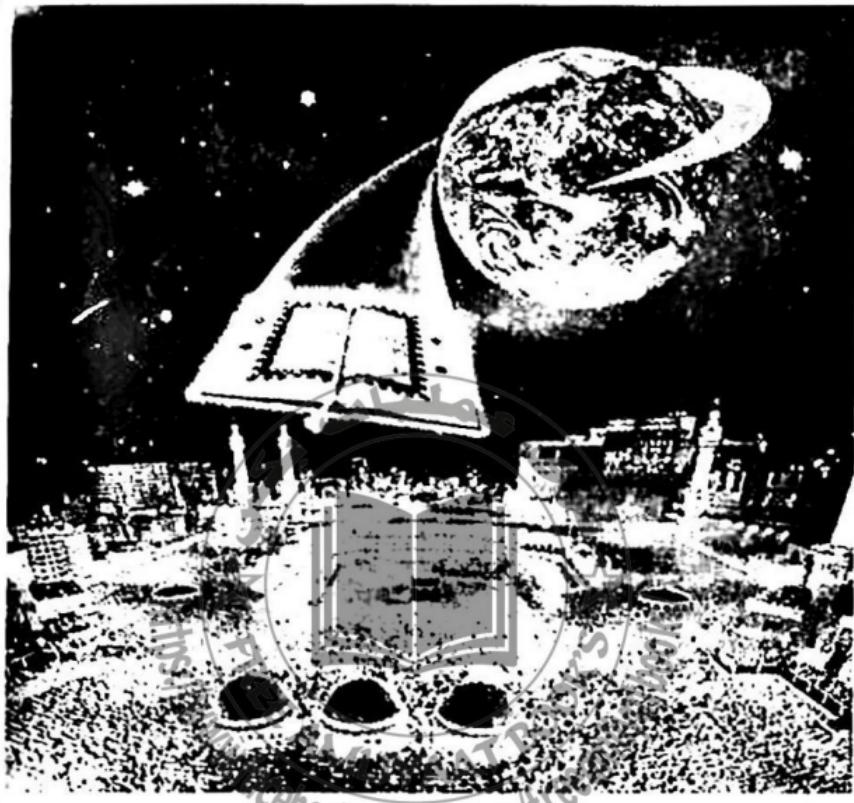
قرآن مجید کا حکم

قرآن مجید ایک بلند پایہ کتاب ہے جو آخر الزمان نبی

حضرت محمدؐ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی اور اس میں انسانوں کیلئے بہترین

کیلئے نازل ہوئی۔ اس میں انسانوں کیلئے مکمل طور پر ضابطہ حیات ہے۔

اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا۔

بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سواہ کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں ہوسکتا۔ دنیا تو ایک دارالعمل ہے اس لیے ہر انسان کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روز جزاء کیلئے ایک دن مقرر کر دیا ہے۔

ان آیات مبینہ میں ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کے بارے میں ذکر ہے کہ جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ مخالفت میں ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں ان کو کوئی نفع نہی ہوگا مگر اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعی بیکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے پیارے محبوب کو فرمایا کہ آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا۔ کفار ایمان لائیں یا نہ لائیں تو یہ لوگ بدنصیب ہیں۔ جنہوں نے آپ کی اطاعت نہیں کی۔ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے سننے سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو۔ انسان کیلئے روز اول سے ہی ہدایت کی راہیں بند نہیں تھیں بلکہ ان کے کفر فساد سرکشی بیدینی مخالفت حق عداوت بغض حسد عناد یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرتا ہے اور خود زہر کھالے اور مر جائے یہ کہاں کی عقلمندی ہے وہ تو خود ہی ملامت کا مستحق ہے۔

قرآن مجید میں یہاں سے تیرا آیتیں منافقین کے حق میں نازل ہوئیں۔

جو لوگ باطنی طور پر کافر تھے اور اپنے آپ کو بظاہر مسلمان کہتے تھے حالانکہ وہ مسلمان نہیں تھے۔ دھوکا فریب کرتے تھے ان کے دلوں میں ایمان نہ تھا اور نہ ہی ان کے دلوں نے تصدیق کی۔ ایسے منافقین لوگ جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے لوگ بہتر صفات و انسانی کمالات سے عاری ہوتے ہیں ایسے لوگوں نے تو انبیاء علیہ السلام کے فضائل و کمالات سے انکار کر دیا تھا ایسے فریب کاری مکار اور ایسے احمق بھی انسانوں میں ہیں اللہ تعالیٰ تو اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکہ دے سکے وہ تو اسرار و مخفیات کا جاننے والا ہے۔ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے

ہیں۔ مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر تو ان بیدینوں کا فریب نہ خدا پر چلے اور نہ اس کے رسولؐ پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں۔ بدعقیدگی جو ہوتی ہے وہ قلبی مرض ہوتی ہے اور یہ روحانی زندگی کیلئے بڑی تباہ کن ہوتی ہے کیونکہ جھوٹ بولنا حرام ہے۔ برے لوگوں سے میل جول کفار سے میل جول اہل باطل کیساتھ تعلق واسطہ رکھنا ایسے لوگوں کی خوشی کیلئے ان کے ساتھ مل جانا حق کے اظہار سے باز رہنا یہ منافع ہیں اور اسی ہی کو منافقین کا فساد کہا جاتا ہے آجکل کے لوگوں میں بھی یہ بات عام ہے کہ جہاں بھی گئے انہی کے ہو گئے انہی کے رنگ میں ڈھل گئے۔ ظاہری اور باطنی طور پر یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے اسلام میں اس کی ممانعت ہے۔

منافقین مسلمانوں کے سامنے آتے تو بدزبانی نہ کرتے بلکہ کہتے کہ ہم بھی باخلاص مومن ہیں جب وہ اپنی مجلسوں میں جاتے اپنے دوستوں ہمزادوں کے پاس جاتے تو مومنوں کو برا بھلا کہتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ راز فاشکر دیا۔

اور وہ جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فطرت سلیمہ عطا ہوء اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا لیکن انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کر لی اور جب حق کی بات سننے اور ماننے کہتے راہ حق دیکھنے سے محروم ہو گئے تو ان کے کام زبان آنکھ سب بے کار ہو گئے اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ جیسے بارش زمین کی حیات ہوتی ہے اس کے ساتھ ہی گرج و چمک اور بارش ہوتی ہے۔ اس طرح سے قرآن اور اسلام قلوب کی حیات کا سبب ہے۔

منفقین میں سے دو آدمی حضور نبی کریمؐ کے پاس سے مشرکین کی طرف سے بھاگے راستے میں بھی بارش ہوئی اس میں شدت کی گرش کڑک اور چمک تھی جب گرج ہوئی تو وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے۔ جب چمک ہوتی چلنے لگتے جب اندھیری ہوتی اندھے رہ جاتے۔ آپس میں کہنے لگے کہ خدا خیر سے صبح کرے تو حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضورؐ کے دست اقدس میں دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے ان کے حال کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کیلئے مثل کہاوت بنایا۔ جو آپ علیہ السلام کی مجلس میں حاضر ہوتے تو اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیا کرتے کہ کہیں حضور علیہ السلام کا ارشاد پاک اثر نہ کر جائے جس سے

مر ہی جائیں اور جب ان کے مال اولاد زیادہ ہوئے تو کہتے ہیں کہ دین محمدی سچا ہے اور جب مال اور اولاد ہلاک ہو جاتے کوئی بلا آجاتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دن کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پلٹ جاتے آرام کے وقت منافقین اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں ہی کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں۔

منافقین کے گروہ کا سردار عبداللہ ابی تھا ایک روز انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن ابی نے اپنے دوستوں سے کہا کہ دیکھو کہ میں انہیں کیسا بناتا ہوں، جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن ابی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بارک اپنے ہاتھ میں لیکر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تعریف کی اور پھر اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین مخلوق ہیں اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں ڈر نفاق سے نہیں کی گئیں۔ بخدا ہم آپ کی طرح مومن صادق ہیں جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدائشی طور پر برا نہیں بنایا بلکہ انسان خود اپنے برے اعمال کی وجہ سے اچھا برا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شر اور خیر کے دونوں راستے بتا دیئے ہیں جو لوگ برائی اور منافقت کے راستے اختیار کریں گے وہ اپنے کیے کی سزا بھگتیں گے اور جو اچھے اعمال کریں گے ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے۔ دنیا ایک دارالعمل ہے جیسے منافقین کے بارے میں ہم نے پڑھا ہے۔

رب کی عبادت کرو:

اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔ اور جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل نکالے۔ تمہارے کھانے کو تو اللہ کیلئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے ان خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی صورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بلا لو اگر تم

سچے ہو پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرما دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۱: البقرہ)

اللہ کے عہد کو توڑنے والے:

وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا حکم خدا نے دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی نقصان میں ہیں۔
(پ ۱: ۴۸ تا ۵۰)

میرا عہد پورا کرو:

اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا۔ اے یعقوب کی اولاد یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور خاص میرا ہی ڈر رکھو اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو اور میری آیوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھی سے ڈرو اور حق سے باطل نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا۔ (پ ۱: ۶۸ تا ۷۸)

سخت دل:

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔ (البقرہ)

خرابی ہے ان کیلئے:

کیا تمہیں عقل نہیں کیا نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ ان پڑھ ہیں کہ جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑلینا یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ برے گمان میں ہیں تو خرابی ہے ان کیلئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی ہے ان کیلئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔ (البقرہ ۱۲۷)

ماں باپ سے بھلائی کرو:

اللہ کے سواہ کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات ہو۔

دنیا کی زندگی:

تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے گا اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے۔ (البقرہ:۱۳۹۔۱۶۱)

اپنی جانوں کیلئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

ایک امت ہے کہ گزر چکی ان کیلئے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے جو تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی۔

حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی اور ہماری کرنی ہمارے ساتھ اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں۔

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

ماں باپ سے بھلائی کرو

اللہ کے سواء کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات ہو۔

مرے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو، بیشک اللہ صابروں کیساتھ ہے۔ (پ: البقرہ۔ ۲۷۷۔۲۷۸)

بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کیلئے ہم اس کتاب میں واضح فرما چکے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔ (۲۸۷)

ان سب میں عقلمندوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔ (۲۹۲)

اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا کہ بدی اور بے حیائی کا۔ (۲۹۶)

اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی۔ (۳۰۷)

اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑنے میں۔

اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنھوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔

اے محبوبؐ جب تم سے میرے بندے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (۳۳۲)

آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو۔ (۳۴۲)

اور بعض آدمی وہ ہے کہ وہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد

ڈالتا پھرے۔

اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(۳۹۴)

بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔ مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔(۴۸۹)

اللہ والی:

دین میں بیشک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ والی ہے۔ مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ (پ۳:۵۳۲)

درگزر کرنا:

اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔ اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کرو۔ احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کیلئے خرچ کرے۔ (پ۳:۵۵۲۔۵۵۳)

خیرات:

اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے۔ (پ۳:۵۷۵)

سچی گواہی:

اور اللہ سے ڈر۔ اور اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دن گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

دل ٹیڑھے:

اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں

؛پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہے بڑا دینے والا۔

ایک گروہ:

کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کر دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں شعور نہیں اے کتابیوں اللہ کی آیتوں سے یہ کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو۔ اے کتابیوں حق میں باطل کیوں ملاتے ہو اور حق کیوں چھپاتے ہو۔

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے۔ قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔ (پ ۴:۱۹۰)

تم بہتر ہو سب امتوں میں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ (پ ۴:۱۹۹)

بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا۔ (۲۰۹۔۲۱۰)

اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔ (پ ۴:۲۲۴)

اور اللہ و رسولؐ کے فرمانبردار رہو۔ اس امید پر کہ تم پر رحم کیے جاؤ اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آ جائیں۔ پرہیزگاروں کیلئے تیار رکھی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ ۴:۲۳۶)

تین طرح کے مرشد

اس دار فانی کے اندر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن پر افسوس اور تعجب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگو میری طرف آؤ۔ وہ نہیں آتے بلکہ دور بھاگتے ہیں تو ان پر معرفت الٰہی کی ایک جھلک بھی نہیں پڑتی مگر ایسے لوگ اپنے آپ کو بڑے کامل ولی عارف درویش سمجھ بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ حقیقت معرفت اور مقام حضور سے سینکڑوں میل دور ہوتے ہیں۔ اپنی کشف وکرامات اور بدعت میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں اور شب و روز دنیا کامل اکٹھا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

مرشد جو ہوتے ہیں تین طرح کے ہوتے ہیں۔

اول مرشد کامل جو ہوتا ہے طلب کے حق میں رحمت ہوتا ہے۔

دوئم مرشد ناقص طالب کے حق میں زحمت ہوتا ہے۔

سوئم مرشد جو کہ دنیوی مراتب میں کمال حاصل کرتا ہے اور وہ اپنی اس ترقی سے مرتبہ فرعون کو پہنچ جاتا ہے۔

اور جو مرشد کہ نہ مراتب دنیا ہی حاصل کرتا ہے اور نہ مقامات معرفت کو طے کرتا ہے وہ دونوں جہانوں کی رسوائی اور ذلت اپنے اوپر لے لیتا ہے۔

فقیر کو چاہیے کہ وہ ان مقامات کو طے کر کے آگے بڑھے اطمینان اور دل جمی حاصل کرے اور ایسوں کو نظر ہمیشہ روز جزا پر ہی رہتی ہے اس لیے وہ خلق خدا کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ بھلائی کرتے ہیں۔

فقر کے تین حروف ہیں۔ ف ق ر

ف سے مراد فنائے نفس

ق سے مراد قہر بر نفس

ر سے مراد راضی بہ خدا مراد ہے۔

اور

ف سے فخر

ق سے قرب

ر سے راز مراد ہے

یہ مراتب جو ہوتے ہیں جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقیر ہوتے ہیں ان کو حاصل ہوتے ہیں نہیں تو پھر

ف سے فضیحت

ق سے قہر خدا

ر سے رد ہے

اہل دنیا تو دولت کے غلام ہیں دنیا اور دولت فقیر کے غلام ہیں۔ فقیر کو چاہیے کہ چاروں نفسوں کے چاروں پرندوں کو ذبح کر ڈالے یعنی شہوت کا مرغ، حرص کا کوا، زینت کا مور، حرص کا کبوتر۔ اگر فعل شرع محمدؐ کے خلاف ہے تو وہ صوفی نہیں بلکہ شیطان ہے اس سے کنارہ کشی کر لینی چاہیے۔ فقر معرفت الٰہی دریائے رحمت کی موجیں ہیں۔

پیری فقیری کوئی معمولی بات نہیں۔ حرص وحسد کا انجام آخر خواری وذلت ہے۔

خبردار ہوشیار رہیں

- دل کی گندگی کے ساتھ جسم کی پاکی تجھے کچھ بھی نفع نہ دے گی۔
- دنیا اور آخرت دل میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔
- مخلوق اور نفس آگ کے دو سمندر اور ہلاک کرنے والے دو جنگل ہیں۔
- ظلم دل کو تاریک، اور چہرہ اور نامہ اعمال کا سیاہ کر دیتا ہے۔
- دنیا کے فتنوں سے محفوظ رہو
- دنیا میں غرق ہو کر خدا کی یاد سے غافل نہ ہو کہ یہ بھی شرک کی ایک صورت ہے۔
- علم سے غفلت اور لاپرواہی کرنا کفر ہے۔
- لمبی لمبی امیدیں خواہشات میں مبتلا کر دیتی ہیں۔
- نہ کرو غرور تکبر نہ چلو سر اٹھا کے..... خدا نے مٹا دیئے ہیں کئی نقشے بنا بنا کے
- دنیا کو اپنا مقصد اور قبلہ نہ بناؤ۔
- شرعی احکام میں آسانیاں نہ گھڑو۔
- نئی نئی بدعتیں ایجاد نہ کرو۔
- کبیرہ گناہوں پر قائم رہنا کفر تک پہنچا دیتا ہے۔
- جس کام میں نفس کا غلبہ ہوا اس میں برکت نہیں ہوتی۔
- معافی کی امید پر گناہ کرنا محض شیطان کا دھوکہ ہے۔
- دنیا کے کام کو آخرت پر مقدم نہ سمجھو۔
- ایسی امیری نہ مانگو جو اللہ کی یاد سے غافل کر دے۔
- بہت سے شیطان انسانی چہروں میں ہوتے ہیں اس لیے ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہ پکڑائیں۔
- اگر کسی صاف دل والے کے ساتھ حسد کرے گا تو اس کی وجہ سے دل میں سیاہی پیدا

ہوگی۔

- ان لوگوں سے ہوشیار رہو جو علماء کی تقریروں کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔
- علم شریعت کے بغیر انسان جاہل ہے۔
- غلط فہمیوں میں مبتلا ہو کر اپنی زندگیوں کو مشکل نہ بناؤ۔
- حسد بہت بری شے ہے اس کو دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔
- بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔
- اپنے ماں باپ کو قبلہ سمجھیں۔
- جھوٹ تمام گناہوں کی ماں اور سچ تمام برائیوں کا علاج ہے۔
- اپنے آپ کو پرکھے بغیر زندگی بسر کرنا بے معنی ہے۔
- بدنفس وہ ہے جو لوگوں کی بدی کو ظاہر کرے اور نیکی کو چھپائے۔
- انسان کی بقاء کا راز انسانیت کے احترام میں ہے۔
- انسان کا اصل جوہر اس کی صداقت ہے۔
- مومن کا درجہ بہت بلند ہوتا ہے کیونکہ وہ راضی برضائے الٰہی ہوتا ہے۔
- اللہ کے ولیوں کے سامنے ایسے رہو جیسے شیر کے سامنے بکری۔
- نفس اور شیطان کو دشمن جو سمجھتے ہیں وہ اللہ کے دوست ہوتے ہیں۔
- نفس کی غذاء گناہ ہوتی ہے اور روح کی غذاء اللہ کی یاد ہوتی ہے۔
- زندگی کو حرص و ہوس میں ضائع کرنے والا پریشان ہوتا ہے۔
- خبردار رہو تمہارے نفس کا کتا تمہارے دل کے بائیں طرف گھات لگائے بیٹھا ہے۔
- جو دل غفلت کی دلدل میں پھنس جائے اس سے پتھر بہتر ہے۔
- کامل وہ ہوتا ہے جو ایک نظر سے مردہ دلوں کو زندہ کردے۔
- فقیر وہ ہوتا ہے جس کی قبر زندہ ہو۔
- حیوانوں پر زیادہ تر بے زبانی اور انسانوں پر زبان کی وجہ سے بلائیں نازل ہوتی ہیں۔
- انسان کی بہترین خصلت حلم ہے۔

- بہترین قول ذکر ہوتا ہے اور بہترین فعل عبادت ہوتی ہے اور بہترین خصلت علم ہوتی ہے۔
- انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت داغدار ہو جائے۔
- زندگی کی مصیبتیں کم کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔
- وہ درویش سب سے زیادہ ذلیل وخوار ہوتا ہے جو امیروں سے مداہمت کرتا ہے۔
- اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار کرنا درویشی ہوتی ہے۔
- اصل بندہ وہ ہوتا ہے جو ان واقعات کے ضائع ہونے پر رویا جائے جن میں کوئی نیکی نہ کی گئی ہو۔
- خدا سے ڈرو اور اس کی اطاعت کرو کہ گزشتہ لوگوں کی طرح دنیا تم کو فریفتہ نہ کرے جو شخص اپنے آپ کو بزرگ سمجھتا ہے وہ متکبر ہے۔
- کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے کندھوں پر مصلے ڈالے اور گلوں میں کفن پہنے ہوئے اور بڑی شیریں باتیں کرتے ہوئے نظر آرہے ہوتے ہیں ظاہری طور پر یہ بڑی متقی و پرہیزگار نظر آتے ہیں مگر ان کے دل چھری کی طرح تیز ہوتے ہیں۔ ظاہری طور پر ان لوگوں کے دلوں میں تو ع اندھیری رات کی طرح تاریکی ہوتی ہے اور سیاہ ہوتے ہیں۔ ظاہری طور پر بڑے نور والے دکھائی دیتے ہیں۔
- انسان کی عظمت کا اندازہ اس کے قول وفعل سے لگایا جا سکتا ہے۔
- اگر تیری داڑھی میں سفید بال آجائیں تو موت کو ہر وقت قریب جان لے اور آخرت کیلئے کچھ کر لے۔ دنیا ایک مہلک بیماری ہے جس کو لگ جائے تو اس سے چھٹکارا مشکل ہو جاتا ہے۔
- اگر بہتری چاہتا ہے تو اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھا کرو۔
- اپنے رب سے محبت کرو تا کہ تم پر نیا رنگ چڑھ جائے۔
- لالچ کے جوہڑ میں ہاتھ ڈالے گا تو پھر کیچڑ اور بدبو کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔
- گودڑی پہننے اور گلے میں منکوں کی مالا پہن لینے سے کوئی درویش نہیں بن جاتا۔
- دنیا میں سربلندی ان کو ملتی ہے جو غرور تکبر سے بچتے ہیں۔

- جو شخص دوسروں کے غم پر غمزدہ نہیں ہوتا تو اس کو انسان کہلانے کا کوئی حق نہیں۔
- اس درویش پر بہت افسوس ہے جو دن کو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور رات کو گہری نیند سوتا ہے۔
- اگر درویشی کا دعویٰ ہے تو اپنے مال کو دنیا سے پوشیدہ رکھو۔
- درویش کہلانے کا وہی حقدار ہے جو حاجت مندوں کی مدد کرتا ہے۔
- صابر کی اصلیت کا پتہ مصیبت آنے پر چلتا ہے۔
- اگر کسی کو خوشی نہیں دے سکتے تو غم بھی نہ دو۔
- دولت کے حریص کو کبھی سکون نہیں ملتا۔
- اگر کسی بدعتی کو ہوا میں بھی اڑتا دیکھو تو اس پر اعتبار نہ کرو۔
- بتوں کی پوجا شرک ظاہری اور غیر اللہ مخلوق پر بھروسہ کرنا شرک باطنی ہوتا ہے۔
- اللہ کی نافرمانی میں رحمت کی امید کرنا جہل اور بڑی حماقت ہے۔
- قدرت کا قانون توڑنے والا کبھی سزا سے نہیں بچ سکتا۔
- صبر اور پرہیزگاری جنت کا راستہ ہے۔
- فقیر کا زادراہ کلمہ طیبہ ہے۔

نامور بزرگوں کے واقعات

چند ایسے نامور بزرگوں کے واقعات جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اپنی ساری عمر جنگلوں، بیابانوں اور پہاڑوں کی کھوہوں میں گزار دی اور تمام عمر جدوجہد کرتے رہے۔ صرف اور صرف اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر کے خوشنودی حاصل ہو سکے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے بندوں پر رحمت کے دروازے کھول دیئے۔ ان کو ولیوں کی لسٹ میں شامل کر لیا ان کو اپنا دوست بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہو گئے۔ ایسے لوگوں کا قیامت تک نام زندہ رہے گا اور ان کی تمام تر زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان کے کردار سیرت، گفتار، عمل سے استفادہ حاصل کریں۔ یہاں کچھ ایسے بزرگوں کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے اپنی تمام عمریں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں گزار کر اور اپنے نفس کو مار کر اس کے خلاف جہاد کر کے لالچ، طمع، غرض کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بنے۔ درویشی، فقیری کوئی معمولی بات نہیں ہے آج کل اس دنیا میں بہت سے ان پڑھ اور جاہل لوگوں نے اس کو بدنام کر رکھا ہے۔ کالے پیلے کپڑے پہن کر فقیر بن جاتے ہیں اور اپنے نفس لعین کو پالیتے ہیں اور لوگوں کو لوٹتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اگر فقیری حاصل کرنی ہے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور درج ذیل ان بزرگوں کے نقش وقدم پر چلیں۔ تو آٹے دانے کے بھاؤ معلوم ہو جائیں گے کہ ان کی زندگیوں سے ہمیں سبق حاصل تو ہوتا ہے مگر ہم سبق حاصل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے نیک بندوں کو بیشمار کرامات سے نوازا ہے۔

نگاہ مولی میں یہ تاثیر دیکھیں
بدلتی زمانے کی تقدیر دیکھیں

حضرت حاجی وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت حاجی وارث علی شاہؒ ابھی آپ سن بلوغت کو نہیں پہنچے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے والد محترم کا انتقال بھی آپ کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا۔ آپ نے پانچ سال کی عمر میں تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ آپ بچپن ہی سے جنگلوں ویرانوں میں پھرتے رہتے تھے اور آپ کو بچپن سے ہی عشق و محبت سے بڑا گہرا لگاؤ تھا۔ آپ کا دل شہر میں نہیں لگتا تھا آپ اپنے مرشد کے حکم کے مطابق وطن عزیز کو چھوڑ کر اجمیر شریف خواجہ غریب نواز کے دربار پر حاضری کیلئے گئے۔ مزار شریف میں داخل ہونے لگے تو دروازے پر بیٹھے ہوئے شخص نے آپ کو کہا کہ جوتوں سمیت اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ نے وہیں جوتے اتار دیئے تو پھر ساری عمر آپ نے جوتے نہیں پہنے۔ وہاں سے آپ بمبئی چلے گئے۔ آپ نے ساری عمر شادی نہیں کی۔ آپ فقر میں ہی بادشاہی کرتے تھے۔ آپ صابر شاکر اس قدر تھے کہ آپ نے روپیہ پیسہ کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا تھا آپ کھانا بہت کم کھایا کرتے تھے اور آپ چارپائی پر نہیں سوتے تھے آپ کا فرمان تھا کہ جس عورت کا خاوند موجود ہو تو اس کو کھانے پینے کی اشیاء کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کاوند خود بخود اس کا انتظام کر دیتا ہے۔ جب اللہ شہ رگ کے قریب ہے تو پھر انسان کو اپنی روزی کیلئے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ ایک دفعہ بات ہو رہی تھی کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تہتر فرقوں میں بہتر ناری ہیں اور ایک ناجی ہے جب آپ سے اس فرقے کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا کہ حسد کے کتنے اعداد ہوتے ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ حسد کے عدد بہتر ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ جو فرقہ حسد سے باہر ہے وہی ناجی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔ اسلام اور چیز ہے ایمان اور چیز ہے۔ حسد سے احتراز کرو۔ اللہ اللہ کیا کرو۔ بغیر محبت ذکر سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

آپ جنگلوں، بیابانوں میں گھوم پھر کر قدرت کا مشاہدہ کرتے تھے۔ آپ نے اپنی وفات سے ایک دن قبل ہی اپنے مرید سے کہہ دیا تھا کہ کل صبح چار بجے اس دنیا فانی سے

چلے جائیں گے۔ آپ کو زکام ہوا اور آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اللہ کے نیک بندوں کو خدا پر مکمل بھروسہ ہوتا ہے وہ خدا کا قرب حاصل کرنے کیلئے دنیا سے پیار محبت نہیں کرتے وہ اپنے نفس کو مارتے ہیں بہت جہد کرتے ہیں۔ تب جا کر اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

آج کل کے فقیر شریعت سے بالکل عاری ہوتے ہیں۔ گھر بیٹھے ہی مکہ و مدینہ کی سیریں کرتے پھرتے ہیں۔ کبھی یورپ انگلینڈ میں آنکھ جھپکتے ہی پہنچ جاتے ہیں۔ اس بارے میں آپ ذرا خود سوچیں۔

حضرت مالک بن دینارؒ:

اللہ پاک کے نیک بزرگ حضرت مالک بن دینارؒ ایک دفعہ کشتی میں سوار تھے کہ کسی سوداگر کا قیمتی موتی کشتی میں سے غائب ہو گیا۔ کشتی میں سوار تمام لوگوں میں سے آپ بالکل اجنبی تھے لہٰذا یہ موتی چرانے کی تہمت آپ پر لگ گئی۔ آپ نے پریشانی کے عالم میں سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دریا کی تمام مچھلیاں اسی وقت اپنے اپنے منہ میں ایک ایک موتی لیکر کشتی کے اردگرد جمع ہو گئیں۔ آپ نے ایک مچھلی سے موتی لیکر اس سوداگر کو دیدیا اور خود پانی کی سطح پر قدم رکھ کر دیا پر چلنے لگے اور کنارے پر پہنچ گئے۔ یہ ہیں اللہ کے نیک بزرگ ولی۔ جب انسان اللہ کی راہ پر چلتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود ہی بندے کے لیے آسانیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے اعلیٰ بات اعلیٰ نیت کی ہوتی ہے۔

حضرت حبیب الراعیؒ:

ایک صاحب اللہ کے نیک بزرگ حضرت حبیب الراعیؒ کی زیارت کیلئے گئے تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور ایک بھیڑیا آپ کی بکریوں کی حفاظت کر رہا ہے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس صاحب نے آپ سے پوچھا کہ ایک بھیڑیا بھی بکریوں کیساتھ موافقت رکھتا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے ایک برتن ایک پتھر کے نیچے رکھ دیا اس شخص

نے دیکھا کہ اس پتھر سے دو چشمے پھوٹ پڑے ہیں۔ ایک دودھ کا دوسرا شہد کا۔ فرمایا کہ یہ پی لو۔ اس شخص نے آپ سے پوچھا کہ یہ کمال آپ نے کیسے حاصل کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور غلامی کی ہے جس کی وجہ سے مجھے یہ درجہ اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے۔

اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو بھی شخص اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کی اطاعت و تابعداری کرے گا اللہ تعالیٰ اس درجہ کمالیت پر پہنچا دے گا۔

حضرت فضل رحمٰن رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت فضل رحمٰنؒ اللہ کے نیک بندے تھے۔ آپ چھ سال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ اپنے والد کے پیر و مرشد کے پاس گئے تو آپ کو دیکھتے ہی انہوں نے کہا کہ یہ لڑکا ہندوستان کا قطب ہوگا۔ جب آپ دہلی میں اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ آفاق سے بیعت کی تو مرشد کی نظر و عنایت کو دیکھ کر دوسرے مریدوں نے کہا کہ ہم تو پہلے کے مرید ہیں اس پر اتنی نظر کرم کیوں تو آپ کے مرشد نے جواب دیا کہ تم کو میں چاہتا ہوں کہ کچھ ہو جاؤ اور ان کو خود اللہ تعالیٰ چاہتا ہے آپ کتب کی صحیح کا کام کرتے تھے۔ معمولی سے اجرت مل جاتی تھی اس سے گزر بسر کرتے تھے آپ صرف باجرے کی روٹی کھاتے تھے اور مٹی کے برتن میں کھانا کھاتے تھے۔ آپ گوشت وغیرہ بالکل نہ کھاتے تھے۔ آپ کے پاس بستر تک نہ تھا وہ ایک لکڑی کے تختہ پر ہی سوتے تھے۔ آپ کے پاس جو کچھ آتا تھا سب غریبوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ

اشتیاق لقائے الٰہی یہی ولایت ہے

اتباع سنت یہی غوثیت ہے اور قطبیت ہے

ایک دن آپ اپنے والد محترم کے ساتھ جا رہے تھے اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ آپ کے والد کے پاس ایک پنجرہ تھا ایک کھیت کے پاس سے گزرے تو آپ کے والد محترم نے کھیت سے ایک خوشہ توڑ کر پنجرہ میں ڈال دیا۔ آپ کو یہ بات ناگوار گزری۔ آپ

وہیں رک گئے آپ کے والد نے جب دیکھا کہ میرا بیٹا چل نہیں رہا تو آپ کو بلایا آپ نے کہا جب تک کھیت کا مالک نہیں آئے گا میں یہاں سے نہیں چلوں گا۔ جب تک کھیت کا مالک نہ آجائے اور اس سے یہ معاف نہ کرالوں۔ آپ کے والد نے وہ خوشہ پنجرے سے نکال کر پھینک دیا تب آپ اپنے والد کے ہمراہ چلے۔ یہ فقیری ہے۔ آجکل کے فقیر تو سب کچھ ہڑپ کر جاتے ہیں۔

حضرت سید غوث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ جناب حضرت سید غوث علی شاہؒ نے مختلف بزرگوں سے دینی علوم کو حاصل کیا اور اپنے کئی سلسلوں میں بیعت حاصل کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کو مرتبہ غوثیت بھی حاصل تھا۔ آپ توکل ریاضت و مجاہدہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے پاس جو کچھ بھی آتا تھا سب غریبوں، بیواؤں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتے تھے۔ آپ بہت کم کھاتے تھے۔ آپ شریعت طریقت کے منبع تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے کہ غیر اللہ سے کبھی ملتجی نہ ہونا کسی حاجت کے واسطے وال نہ کرنا۔ سوال اصول طریقت کے خلاف ہے۔ سوال کرنا فقیر کی شان نہیں۔ عظمت کے منافی ہے اور سب مذلیل ہے۔ یہ فعل فقراء کے پاک دامن پر ایک بدنما دھبہ ہے۔

آپ کا فرمان ہے کہ توحید تین قسم کی ہے۔

توحید عامہ جس کو توحید شریعت کہتے ہیں۔

دوسری توحید خاص و توحید طریقت۔

تیسری خاص الخاص توحید معرفت و حقیقت۔

توحید عامہ میں جمہور خلائق شریک ہیں اس توحید کا اصول احکام شرعی کی اتباع پر منحصر ہے۔

توحید خاص و خاص الخاص از روئے منومنات باطنی حاصل ہوتی ہے۔ یہ توحید انبیاء علیہ السلام اور اولیائے کرام کا حصہ خاص ہے۔

زبان سے لا الہ اللہ کہنا اور دل سے یکتائی حق پر اعتقاد رکھنا عام ہے۔ تجلیات ذات

مطلق کا قلب سالک پر متجلی ہونا اور ذرہ آفتاب ہوں۔ امتیاز کی وبیشی نور حق نظر آنا اور نور ذات کے سامنے ذات وجود عالم کا معدوم ہونا اور ایک ذات کا نور پیش نظر رہنا توحید خاص ہے۔

استقامت اور استقلال انسان کیلئے بڑی نعمت ہے۔

صبر اگرچہ دواء ہے اس کا پھل میٹھا ہے۔

دنیا مردار ہے اس کے طلب کرنے والے کتوں کی خاصیت رکھتے ہیں۔

عشق سے انسان کو حیات اور ابدی حاصل ہوتی ہے۔

ہر شخص نے اپنی خواہشات کے موافق جداگانہ فیصلہ بنا رکھا ہے۔ اسی خیال میں مستغرق ہیں۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے دینی علوم حاصل کرنے کے بعد حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ سے دست بیعت کی اس وقت آپ کی عمر سولہ برس کی تھی۔ آپ ایک جھونپڑی میں رہتے تھے اور وہیں عبادت ریاضت مشاہدہ میں مشغول رہتے تھے اور لوگوں کو راہ حق کی تلقین کرتے۔ آپ اسی بات پر زور دیتے تھے کہ انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ آپ کہتے تھے کہ اچھی صفات حاصل کیے بغیر اچھی زندگی گزارنا ناممکن ہے۔ آپ جھوٹ، غیبت، بے ایمانی، لالچ، حسد، غرور اور تکبر سے بچنے کی تاکید فرماتے تھے۔

آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ پر ہر حالت میں اعتماد اور بھروسہ رکھنا چاہیے۔ دنیا کی محبت کی مذمت کرتے تھے۔ دنیاداروں کی صحبت میں سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں ملتا۔ اس لیے دنیاداروں کی صحبت سے بچنا ہی بہتر ہے۔

آپ کو عجز و انکساری بہت پسند تھی۔

آپ فرماتے تھے کہ اپنے آپ کو ادنیٰ اور سب سے بدتر سمجھنا چاہیے۔

کوئی بھی شخص ظاہر و باطنی میں اتباع شریعت کے بغیر بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوسکتا۔

صفائی قلب اور روحانی ترقی کیلئے اتباع شریعت بہت ضروری ہے۔ مسلمانوں کو

غیر مشروط امور سے پرہیز کرنا چاہیے۔
ہمیں بھی چاہیے کہ ان باتوں پر عمل کریں۔

حضرت سیدنا شاہ امیر ابوالعلی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا نام نامی اسم گرامی امیر ابوالعلی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ سالک کو جاننا چاہیے کہ باخدا ہونے کے معنی اپنی ہستی سے گزر جانے اور نیست ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اور جملہ طالبان خوا کا مقصود مطلوب یہی ہے۔ نیز تمام فقراء کی انتہا اور اس مقام پر پہنچ جانا فنا فی اللہ جو حاصل ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ وہ چلہ کشی کرے خلوتوں اور ریاضتوں میں لگا رہے بلکہ صوفی تو وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو تنہا کر دے اور جب صوفی اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو ہر سہ متولات کے اثرات منکشف ہو جاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

اہل دنیا پست ہمت بے عقل نادان نجان زندگی ان کا روز و مال
تسبیح ان کی دولت جاہ و جلال دنیا مقام عبرت دولت دنیا
شیطان لعین کی میراث وملکیت قابل نفرت دنیادار مکار روپے پیسے کی
ذکر و فکر میں مستغرق فرد برابر الٰہی میں متجسس و پریشان
مشکلات کا حل تقویٰ
زندگی کا مقصد عبادت الٰہی۔
درویشی بادشاہی سے بہتر ہے۔

آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ عبادات، ریاضات، مجاہدات، صبر و تحمل، فقر و فاقہ، عفو، درگزر، قناعت توکل سخاوت میں یگانہ تھے۔
جو عامل درویش ہیں ایسی سیرت و صورت کو اپنائیں۔

حضرت شاہ کمال کتھیلی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شاہ کمال کتھیلیؒ بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ ان کے دور میں ایک ہندو

ایک دن آپ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے یہ ماجرا دیکھا تو آپ مسکرا کر واپس آ گئے۔
آپ نے آنے کے بعد جب ہندو فقیر باوا استیل پوری نے اپنی آنتوں کو اپنے پیٹ کے اندر رکھنا چاہتا تو وہ صحیح طریقہ سے نہ بیٹھیں۔ وہ پریشان ہو گیا اور آپ کے پاس آ کر اپنی پریشانی کو بیان کیا۔ آپ نے ان کی طرف توجہ دی تو وہ ٹھیک ہو گیا اور وہ آپ کا مرید ہو گیا۔

ایک دن باوا استیل پوری آپ کے پاس گئے آپ کے چھوٹے بیٹے کو بڑا کمزور ناتوان دیکھ کر ان کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ کئی دن سے کھانا نہیں کھایا۔

باوا استیل پوری یہ سن کر بڑے حیران ہوئے اور فوراً وہاں سے واپس آ گئے اور ایک پارس پتھر لیکر واپس آئے پارس پتھر کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس سے اگر لوہے کو مس کر دیا جائے تو لوہا سونا بن سکتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر باوا استیل آپ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہی حال ہے۔ عرض کی کہ پارس کے ہوتے ہوئے بھی وہی حال ہے غریب اور ناداری ہے۔ آپ نے باوا استیل پوری سے کہا کہ آؤ باہر چلیں۔ آپ نے ایک جگہ پر پہنچ کر استنجا کیا۔ استنجا کر کے مٹی کا ڈھیلا زمین پر پھینک دیا جہاں وہ مٹی کا ڈھیلا گرا وہیں زمین سونے کی بن گئی۔ آپ نے باوا استیل پوری سے کہا کہ جتنا چاہو اٹھا لو۔ پھر آپ نے فاقے کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ فاقہ کشی کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں سنت رسولؐ ادا کر رہا ہوں۔ آپ نے باوا استیل پوری کا دیا ہوا پارس پتھر دریا میں پھینک دیا۔ درویشوں کی سنت اپناؤ۔

حضرت شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شاہ مینا رموز ربانی تھے۔ آپ دنیا اور دنیوی معاملات سے الگ رہتے تھے۔ آپ رات کو دیوار پر بیٹھ کر عبادت الٰہی کیا کرتے تھے تاکہ اگر نیند آ جائے تو دیوار سے نیچے گر پڑیں تاکہ آنکھ کھل جائے اور پھر عبادت میں مشغول ہو جائیں۔ اگر زمین پر بیٹھ کر عبادت کرتے تو اپنے چاروں طرف کانٹے رکھ لیتے تاکہ اگر نیند کے غلبہ سے گریں تو کانٹوں پر گریں اور پھر ہوشیار ہو کر بیٹھ جائیں۔ جاڑے کے موسم میں اپنے کپڑوں کو پانی سے تر کر کے خانقاہ کے صحن میں بیٹھ کر عبادت کرتے تھے۔

آج کل کوئی ایسا درویش ہے تو مجھے بھی دکھا دیں۔ میں بھی شرف ملاقات کر سکوں۔

حضرت شاہ بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شاہ بدیع الدینؒ فرماتے ہیں کہ اول اپنے آپ کو پہچانو تو خدا کو پہچان لو گے۔ تم کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اور کہاں جانا ہے۔ اس عالم میں کس لیے آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس لیے پیدا کیا ہے اور نیک بختی اور بدبختی کیا ہے ان چیزوں سے آپ کو آگاہ ہونا چاہیے۔

بعض تمہاری صفات حیوانی ہیں۔

بعض تمہاری صفات شیطانی ہیں۔

بعض تمہاری صفات ملکی ہیں۔

تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ تمہاری اصل صفات کونسی ہیں۔

حیوانی صفات: کھانا پینا، سونا، فربہ ہونا، غصہ کرنا یہ ہیں۔

شیطانی صفات: مکروفریب کرنا، فتنہ برپا کرنا یہ ہیں۔

اگر آپ ان صفات کے تابع ہوں گے تو آپ اللہ کی معرفت حاصل نہیں کر سکو گے۔ اگر صفات ملکوتی حاصل کر لو گے تو معرفت خداوندی سے تمہارا قلب روشن ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے بنایا ہے۔

ایک بدن۔ دوسری روح۔

روح کی دو قسمیں ہیں۔ حیوانی اور انسانی روح۔

حیوانی روح تمام جانوروں کو عنایت ہوتی ہے۔

اور روح انسان تو انسان ساتھ ہے۔

جب تک انسان روح انسانی سے کام نہیں لے گا انسان نہیں ہو سکتا اور نہ ہی معرفتِ الٰہی حاصل ہو سکتی ہے۔

حضرت بابا سائیں معراج دین قادری رحمتہ اللہ علیہ:

آپ اللہ تعالیٰ کے بہت نیک بندے تھے۔ شریعت کے بڑے پابند تھے۔ آپ ہمیشہ دنیاوی معاملات سے الگ رہتے تھے آپ بڑے خاموش طبع تھے لیکن دینی معاملات میں لوگوں کو کبھی کبھی راہ حق کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ جھوٹ، غیبت، حسد، لالچ غرور و تکبر سے بچنے کی نصیحت فرماتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ دنیا کی محبت کی مذمت کرتے رہتے اور کہتے کہ دنیاداروں کی صحبت میں سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں ملتا۔ اس لئے دنیاداروں کی صحبت سے بچنا ہی بہتر ہوتا ہے آپ اپنے آپ کو بہت ہی ادنیٰ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ اگر فقیری حاصل کرنی ہے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور انسان کو چاہیے کہ اپنے تمام تر معاملات اللہ کے سپرد کر دے اور اس کی طرف سے جو بھی حالت پیش آئے اس پر دل و جان سے راضی ہو جائے اس پر اعتراض نہ کیا جائے کیونکہ کوئی بھی مخلوق تقدیر الٰہی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے اس کو قبول کر لینے میں ہی انسان کی بہتری ہے۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے روحانی بزرگ حضرت بابا نور شاہ قادریؒ کے دست بیعت ہوئے آپ نے اپنے مرشد پاک کے حکم پر اکثر اپنی زندگی کو جنگلوں بیابانوں میں گزارہ۔ پھر آپ ضلع حافظ آباد کے ایک قصبہ دھریانوالہ میں واپس آ گئے اور گاؤں کے باہر بیابان میں ایک جھونپڑی میں رہنے لگے۔

آپ اچانک ایک دن اپنے حقیقی مالک سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ کا مزار وہیں پر ہے ہزاروں لوگ فیضاب ہو رہے ہیں۔

اور آپ کا عرس بڑی عقیدت سے منایا جاتا ہے۔

یاد رکھنا ہماری قربت کو
یہ قرض ہے تم پہ چار پھولوں کا

پسماندگان میں آپ کا صاحبزادہ ہے۔

جس کا نام عبدالمجید قادری

بھائی بابا محمد انور قادری

خلیفہ رانا ثناء اللہ

منیر احمد، محمد ارشد عادل نعت خواں (درباری)

ڈاکٹر محمد یونس بھٹی، محمد جمیل عادل نعت خواں (درباری)

سکوت شام میں گونجی صدا ادسی کی
کہ ہے امید اداسی دوا اداسی کی
امور دل میں کسی تیسرے کا دخل نہیں
یہاں فقط تیری چلتی ہے یا اداسی کی
بہت شریر تھا ہنستا پھرتا تھا
پھر ایک فقیر نے دی دوا اداسی کی
چراغ دل کو ذرا احتیاط سے رکھنا
کہ آج رات چلے گی ہوا اداسی کی
بہت دنوں سے ملاقات نہیں اب شاکر
کہیں سے خیر خبر لے کے آ اداسی کی

خاکپائے سگ دربار

شوکت علی شاکر قادری

محقق، مؤلف، شاعر

☆

طارق عزیز قادری قلندری

خلیفہ اوّل بکاہنہ نو

0321-4935636

خوش جیوے ... شاہ وچ ماچھڑ

علم اور اصلاح

علم کی جستجو جس رنگ میں بھی کی جائے عبادت ہی کی ایک شکل ہے۔ وہ شخص تعریف کا مستحق ہے جو قوت علم کیساتھ شدت غضب کو زائل کر سکے۔

تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ امرا۔ علما۔ فقراء

جب امراء لوگ تباہ ہو جاتے ہیں تو خلقت کی معاش تباہ ہو جاتی ہے۔

جب عالم لوگ تباہ ہو جاتے ہیں تو خلقت کا دین تباہ ہو جاتا ہے۔

جب فقراء لوگ تباہ ہو جاتے ہیں تو خلقت کا دل تباہ ہو جاتا ہے۔

علم میں تین حرف ہیں: ع ل م

ع: سے مراد علم

ل: سے مراد عمل

م: سے مراد اخلاص

علم نر ہے اور عمل جو ہوتا ہے وہ مادہ ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں باہم ملتے ہیں ان کا باہمی ملاپ ہوتا ہے تو دین و دنیا کے کام ہوتے ہیں۔

لیکن ایک بات ضرور ہے کہ علم حاصل کرنے کیلئے بڑی بڑی سختیاں اور مصیبتیں جھیلنا پڑتی ہیں۔ تب جا کر ایک اچھا انسان ایک اچھا عالم بن سکتا ہے اور اپنی زندگی کو ایک دوسرے لوگوں کی زندگیوں کو علم شریعت سے منور کر سکتا ہے جو بہت بڑی نعمت خداوندی ہے اور علم ایک شفیق ماں کی طرح تمہارا محافظ بھی ہے۔

دانا لوگ جو ہوتے ہیں وہ نادان لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں۔

عالم لوگ جو ہوتے ہیں وہ بے علم لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں۔

اور حکماء حضرات بیماریوں کی۔ وہ حکیم خاک علاج کرے گا جس کو اپنے مریض سے محبت پیار نہ ہو۔

جو گنہگاروں سے نفرت کرے گا وہ ان کی اصلاح نہیں کرسکتا۔

☆

کالا منہ وٹگے چبے خال سارے سید بنن اے نبیؐ دی آل دیّی
ایویں کرن بدنام سادات تائیں عمل ذرا نہ رتی روال دیّی

شیخ سید نوں پیر نہ مول جانو کم کرے جے اوہ چنڈال دیّی
ہوکے چوہڑا جو ترک حرام کردے مسلمان سب اوس دے نال دیّی

ترک صوم وصلوٰۃ درپیش رکھن دنیا واسطے محنتاں جان دیّی
ایہہ نماز نہ چھٹی پیغمبراں توں تارک مار دے دم کمال دیّی

ویکھو عقل شعور جو ماریا نے پے ہورناں نوں کولوں گال دیّی
اینویں بھیس فقیری دا پکن ملیندے واقف ہون نہ حال تے قال دیّی

بھانویں بنڑ مرید دا مرے بھکھا پیر اپنے نفس نوں پال دیّی
ایہہ شیطان شطونگڑے وڈے ظالم لٹیرے لالیندے نک کنگال دیّی

شان ویکھ مشتنڈیاں ہون راضی آون سائیں ہووی ڈیل ڈال دیّی
سگوں پیر دے نام نوں لاج لائی ایہہ رد درگاہ جلال دیّی

گھٹ گئی زکوٰۃ زنا ودھیا ایہہ نشان سمجھ قحط وبال دیّی
کاں باغ دیوچہ کلول کردے تتر مور چکور بھکھ جال دیّی

(وارث شاہؒ)

بلھے نالوں چلھا چنگا جس تے طعام پکائی دا
رل فقیراں مجلس کیتی بھورا بھورا کھائی دا
رنگھڑ نالوں کھنگر چنگا جس تے پیر گھسائیدا
بلھیا شوہ نوں سوئی پاوے جھڑا بکرا بنے قصائی دا

اٹ کھڑ کے دکڑ وجے تتا ہووے چلھا
اون فقیر تے کھا کھا جاون راضی ہووے بلھا

من منجولا منج دا کیتے گوشے بہہ کے کٹ
ایہہ خزانہ تینوں عرش داتوں سنبھل سنبھل کے لٹ

پینڈے پیئے پریم دے گیا پینڈا آواگون
لبھے نوں اٹھا مل گیا راہ دسے کون

نین غرور ساڑ سٹ تے ہووس کھو ہے وچ پا
تن من سرت گوادے گھر آپ ملے گا آ

پڑھ پڑھ علم نجوم وچارے
گنداراساں برج ستارے
پڑھے عزیمتاں منتر جھاڑے
ابجد گنے تعویذ شمار

بابا بلھے شاہؒ

مناجات

تو ہی مالک تو ہی کالق تو ہی رازق ہے میرے خدا
کدھر جائیں کہاں جائیں اور کوئی نہیں تیرے سوا
تیرے در کو چھوڑ کر جائیں تو جائیں کہاں
تیرے گنہگار بندوں کا ٹھکانہ ہے کہاں
ہر مصیبت و مشکل سے ہم کو بچا دے
جو سیدھا راستہ ہے اسی پر ہم کو چلا دے
روزی کو ہماری وسیع کر دے تیرا ہے کمال
یہ تیری ہی مہربانی ہو گی اے میرے رب جلا جلال
دے بیماروں کو شفاء ہمیں تو آسرا ہے تیرا
اس دُعا کو قبول کر لے عرض کرتا ہے بندہ تیرا
شاکر قادری ہمیشہ کرتا رہے گا دُعا
کبھی تو منظور کر ہی لے گا با طفیل مصطفیٰؐ

آپ کی دعاؤں کا طلبگار
شوکت علی شاکر قادری
0307-4917497

دوستو! بزرگو! غور کرو

ہر کتاب کے لکھنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے اس کتاب کا مقصد دنیاوی کاموں میں بندشیں کیسے لگتی ہیں۔ بندہ ناچیز نے مخلوق خدا کی بھلائی اور حقائق سے پردہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اس کتاب میں جادو کے ذریعے سے لگنے والی بندشیں یا پھر انسان کی اپنی غلطیوں، کوتاہیوں کی وجہ سے لگنے والی بندشوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دن رات محنت کر کے بیان کیا گیا ہے۔ یہی نہیں بندشیں لگانے والوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور درویشوں کی صفات کو بیان کیا گیا ہے اور حقیقت کو بیان کرنے سے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ اس کا فیصلہ تو ناظرین (قارئین) پڑھنے کے بعد ہی کریں گے۔ میں ان لوگوں کا بھی ذکر ضرور کروں گا جو میرے لیے استاد کا درجہ رکھتے ہیں میں تو ایک نادان سا گنہگار آدمی ہوں۔ میرا علم تو نہ ہونے کے برابر ہے۔اس لیے میں ان استادوں کی کتب سے استفادہ حاصل کر کے عوام الناس کو اس کتاب سے روشناس کروانے کی کوشش کی ہے امید ہے کہ اللہ کی مخلوق اس سے ضرور فائدہ حاصل کر سکے گی اور بندہ ناچیز کے حق میں اچھائی کے چند کلمات ضرور کہیں گے اور بندہ کے مرحومین ماں باپ۔ بہن بھائیوں کے حق میں دعائے خیر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

اللہ کی توفیق سے یہ کتاب بندشیں کیسے لگتی ہیں مکمل ہوئی۔

زندگی نے وفا کی تو پھر کسی اور کتاب میں ملاقات ہوگی۔انشاءاللہ۔

نوٹ:۔ دوست احباب اپنے مسائل اور ان کے حل کیلئے اور جو علمی جستجو رکھتے ہیں رابطہ کر سکتے ہیں۔ دعا کے ساتھ ہر قسم کی بیماری کے لئے دواء کیلئے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

خدا حافظ

شوکت علی شاکر قادری

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

عثمان پبلی کیشنز کی بہترین کتابیں

یہ کتابیں آپ کی زندگی میں بہترین تبدیلیاں لا سکتی ہیں۔ان کتب کو پڑھنے سے آپ کو نہ صرف علمی راہنمائی ملے گی بلکہ یہ آپ کو آپ کی منزل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ان کا ایک ایک لفظ آپ کی زندگی کو منور کر دے گا۔

تصانیف: شوکت علی شاکر قادری

ایسڈ یٹی، تیزابیت
قرآن مجید کا پیغام
شیطانیت کیا ہے
الرجی
کتاب الاستخارہ
چورن سفوف
بندش کیسے لگتی ہے
کیمیکل فارمولے
علم الاعداد کا انسائیکلوپیڈیا
عضو تناسل کے کرشماتی فارمولے
علم جفر
علم النجوم
کالے جادو کا توڑ
تسخیر ہمزاد
کمالات ہپناٹزم
عامل کامل
عملیات عشق و محبت
کسٹرول سے نجات
بلڈ یوریا
موٹاپہ
الف لیلیٰ (معاونت)
میٹریا میڈیکا (معاونت)
ہیر را نجھا (زیر طبع)
سرجیکل آرتھوپیڈک ہومیو (نظر ثانی)
ہومیو پیتھک فلاسفی
آرگنن کی دوائیں
فارمیسی
بندشیں کیسے لگتی ہیں؟

......احمد دواخانہ کی لاجواب ادویات......

ہر قسم کی دوائی طلب کرنے پر تیار کی جاتی اور بذریعہ وی پی بھجوائی جاتی ہے۔

فون: 0307-4917497

مسنون منجن:

ترکیب استعمال: 1 رتی سفوف لیکر انگلی سے دانتوں پر ملیں۔ منہ کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ پانچ منٹ بعد کلی کر لیں۔ دانتوں کی تمام بیماریوں میں ازحد مفید ہے۔

قیمت: 40 روپے

جوہر حیات: ہربل گولیاں:

خوشگوار ازدواجی زندگی کی ضامن، جریان، احتلام، سرعت انزال، بانجھ پن

ترکیب استعمال: 2 گولی صبح اور 2 گولی شام ہمراہ دودھ

قیمت: 60 گولی کورس قیمت: 1500 روپے

بانجھ پن کورس قیمت: 2500 روپے

ایسڈیٹی:

اپھارہ، بدہضمی، سینے کی جلن، پیٹ کا پھول جانا، بھوک نہ لگنا

ترکیب استعمال: 3 ماشہ سفوف ہمراہ تازہ پانی یا عرق سونف و پودینہ

قیمت: 50 روپے

ہادی ہربل ہیر آئل:

بالوں کو سیاہ گھنا اور لمبا کرے، خشکی، سکری دور بھگائے اور سلکی پن لائے

قیمت: 220ML: 450 روپے

120ML: 350 روپے

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر